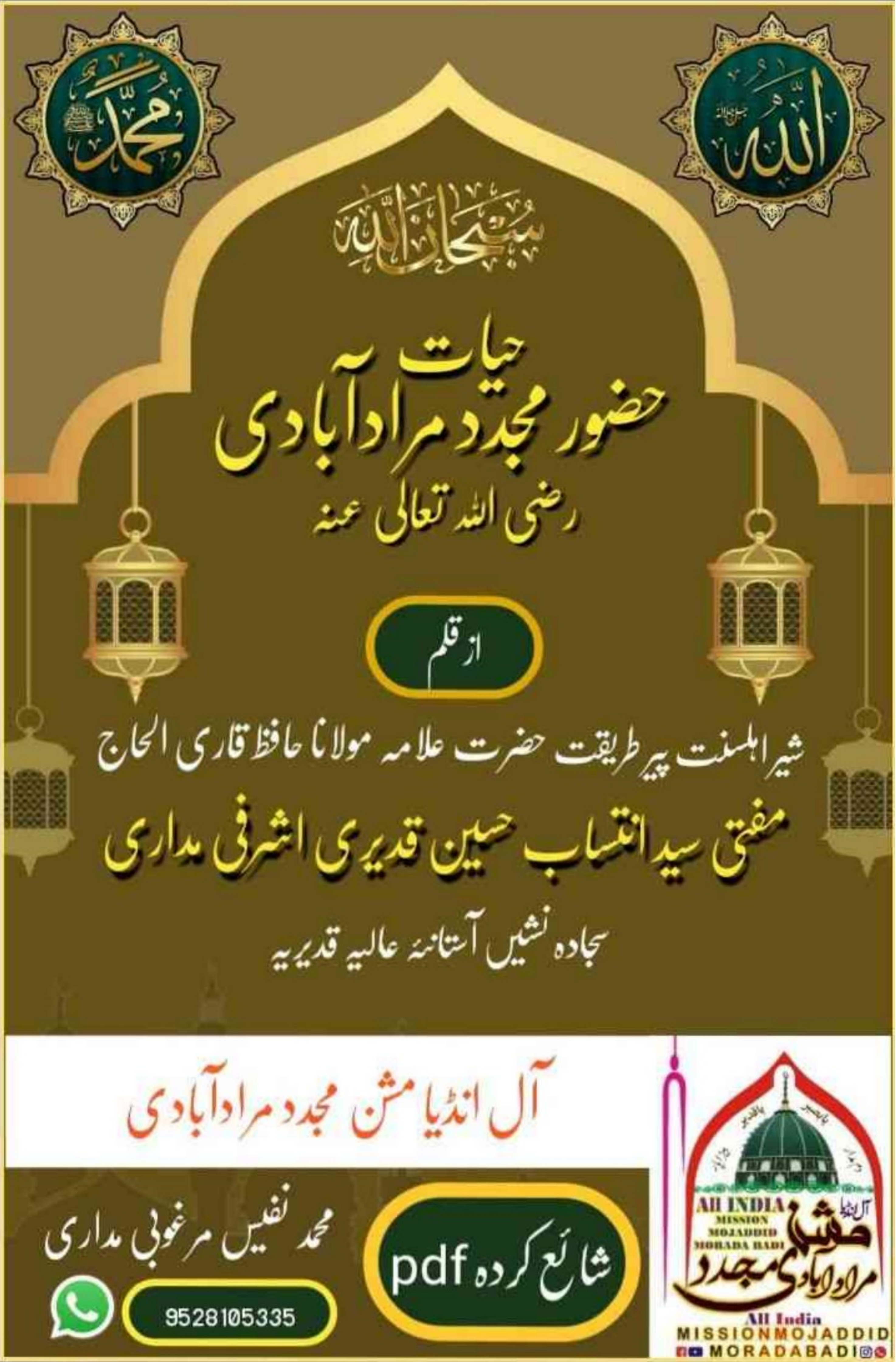

محمد
الله
سبحان الله
حیات
حضور مجدد مرادآبادی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ
از قلم
شیر اہلسنت پیر طریقت حضرت علامہ مولانا حافظ قاری الحاج
مفتی سید انتساب حسین قدیری اشرفی مداری
سجادہ نشین آستانہ عالیہ قدیریہ
آل انڈیا مشن مجدد مرادآبادی
محمد نفیس مرغوبی مداری
9528105335
شائع کردہ pdf
All India Mission Mojaddid Moradabadi
MISSIONMOJADDID
MORADABADI

MADAARI MEDIA

دم مدار بیڑا پار

The Silsila e Aaliya Madaariya Social Platform

سلسلۂ مداریہ کے بزرگوں کی سیرت و سوانح

سلسلۂ عالیہ مداریہ سے متعلق کتابیں

سلسلۂ مداریہ کے علماء کے مضامین تحریرات

سلسلۂ مداریہ کے شعراء اکرام کے کلام

حاصل کرنے کے لئے اس ویب سائیٹ پر جائیے

www.MadaariMedia.com

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

@MadaariMedia

Authority : Ghulam Farid Haidari Madaari

ایک نظر اِدھر بھی

نام کتاب ----------- حیاتِ حضور مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مرتبہ ----------- مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

اشاعت اول ----------- ۲۱؍شوال المکرم ۱۴۳۳ھ مطابق ۹؍ستمبر ۲۰۱۲ء

کتابت ----------- قدیری کمپیوٹر مرکز، قدیری منزل محمد علی روڈ مرادآباد شریف

ہدیہ ----------- ۴۰؍چالیس روپے

ناشرین

سید محمد فیضیاب حسین قدیری اشرفی مداری نگراں آستانہ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مرادآبادی

مولانا حافظ قاری سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری ناظم اعلیٰ مرکز اہلسنت

مولانا حافظ قاری سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری مالک کتب خانہ قدیریہ رشیدیہ

نبیرۂ حضور مناظر اعظم قاری سید محمد احتساب حسین قدیری اشرفی مداری

نبیرۂ حضور مناظر اعظم قاری سید محمد کامیاب حسین قدیری اشرفی مداری

ملنے کے پتے

☆ دربارِ حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکنپور شریف ☆ دربارِ حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ محلہ محمد واصل پیلی بھیت شریف ☆ آستانہ حضور شاہ ولایت، پانی پت ☆ جناب محمد اعظم مداری بدھولیا بریلی ☆ خانقاہِ قدیریہ سکند لانسرز بیدفورڈ لین کلکتہ ۱۶ ☆ خانقاہ قدیریہ وزیریہ سلیا شریف ضلع گیا بہار ☆ خانقاہ قدیریہ آکاش نگر عنبر پیٹ حیدرآباد ☆ خانقاہ قدیریہ میٹھی کھاڑی سورت گجرات ☆ صوفی نبیہ حسن قدیری خانقاہ قدیریہ کچی کھجوری دہلی ☆ محمد تقی قدیری، ۵ بلاک سندر نگری دہلی ☆ شیر محمد قدیری، امینہ ٹاور نل بازار ممبئی ☆ مولانا امتیاز قدیری، رمضان پورہ مالیگاؤں ☆ محمد رضوان قدیری ہزار خولی مالیگاؤں ☆ محمد سلیم قدیری، آپا گنج گوالیار ☆ محمد ایوب قدیری، کوٹلہ دھولپور ☆ محمد شارق قدیری، لائن ۱۱ آزاد نگر ہلدوانی ☆ مولانا تبریز قدیری، جموں کشمیر

الحمد لله الاحد الحمید الوهاب۔ البصیر القدیر التواب۔

والصلوٰة والسلام علیٰ حبیبه الاشرف الرشید الانتخاب۔لا نظیر له ولا مثیل لهٗ ولا مثال له ولا جواب۔ وآله واصحابه واحبابه الیٰ یوم الحساب۔

اما بعد: دھرتی کے سینے پر علماء کی کوئی کمی نہیں ہے اور نہ ہوگی۔آج کا زمانہ ایسا ہے کہ مدرسے میں ایک دو سال پڑھ کر داڑھی رکھ کر ٹوپی پہننے والا مولانا کہلانے ہی لگتا ہے۔ لیکن جو حقیقت میں عالم دین کہلانے کے حقدار ہوں اور عالم دین ہونے کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوں ایسے لوگ دنیا میں کم ہی نظر آتے ہیں۔

سرزمین مرادآباد شریف بھی اس سے اچھوتی نہیں رہی ہے یہاں بھی علماء کالبادہ اوڑھے بہت سارے لوگ نظر آتے ہیں مگر ایسے علماء ومشائخ بھی یہاں ہوئے جنہوں نے ملک و بیرون ملک اپنی صلاحیتوں وکمالات کا لوہا منوایا ہے۔لیکن جب تیرہویں صدی نصف آخر سے اختتام کی جانب رواں دواں تھی اور سچائی کا ایسا علمبردار دور دور تک نظر نہ آتا تھا جو سچی بات برملا کہنے کا حوصلہ رکھتا ہو، جو سنیت کی پاسبانی کی کسوٹی پر کھرا اُترتا ہو تب اہل علم و دانش کو یہ فکر ضرور ہوئی کہ اب حق بات بلا جھجک کون کہے گا، اب باطل کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر انکو انکی اوقات کون دکھائیگا، اب کون سنیت کا پاسبان ہوگا؟ اب کس کے دم سے مرادآباد شریف علم کا مرکز بنا رہے گا؟ اب کون سچائی کا علمبردار ہوگا؟ اب کس کے دم سے سنی سینہ تان کر چلیں گے؟ اب کون سنیوں کی ڈھال بنے گا؟ اب کون ہوگا جسے رب تعالیٰ علم وعمل کا آفتاب وماہتاب بننے کی سعادت عطا فرمائیگا؟

اور یہ بے چینی تب اور بڑھ گئی جب اہلسنت کو کھلے وہابیوں سے زیادہ خود میں موجود چھپے وہابیوں سے نقصان پہونچنے لگا، کوئی کہہ رہا تھا کہ خانقاہِ سیدنا حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عطا تعزیہ شریف ناجائز ہے اور اسکو دیکھ کر منھ پھیر لو! کوئی کہہ رہا تھا کہ سیدنا حضور غریب نواز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت سماع (قوالی) ناجائز ہے! کوئی کہہ رہا

تھا کہ محفل میلاد شریف میں سیدنا حضور شہید اعظم امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرنا منع ہے! کوئی کہہ رہا تھا کہ فجر کے بعد صلوٰۃ وسلام نہیں پڑھنا چاہئیے! کوئی کہہ رہا تھا کہ مزار شریف کو ہاتھ نہیں لگانا چاہئیے بلکہ چار ہاتھ فاصلے پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھنا چاہئیے! کوئی نوے فیصد مسلمانوں کو رذیل قرار دینے کی ناپاک کوشش کرر ہا تھا! مسلک حنفی کو پس پشت ڈال کر اک نئے پانچویں مسلک کو چلانے کی مذموم کوشش کی جا رہی تھی!

منافقت زدہ ایسے سسکتے ماحول میں ایمان والوں کے ایمان کو جلا دینے کیلئے اور اہل باطل کو انکے بھیانک انجام تک پہونچانے کیلئے رب قدیر جل مجدہ نے عاشق اولیاء حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری علیہ الرحمۃ والرضوان اور محترمہ سیدہ صغریٰ بیگم قدیری علیہا الرحمۃ والرضوان کو ایک چاند سے بیٹے سے نوازا جو کہ ۱۲ ربیع الاول شریف ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۲/ جنوری ۱۹۴۹ء بروز بدھ عین اس وقت دنیا میں تشریف لایا جب آپکے والد ماجد حضرت سید محمد الطاف حسین قدیری محلّہ کی مسجد میں اذانِ ظہر پکار رہے تھے اور آپ کی زبان پر شہادت ثانیہ میں سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا مبارک نام تھا، بس سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی ﷺ کا نام نامی اسم گرامی سنتے ہوئے سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت محدث عظیم مفسر فہیم مترجم قرآن کریم ولیٔ کامل غوث زماں شیخ العرب والعجم تاریخی شاعرِ دربارِ رسالت حضور مناظر اعظم علامہ حافظ قاری مفتی سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس دنیا میں قدم رکھا۔

۱۹/ ربیع الاول شریف ۱۳۶۹ھ مطابق ۱۲/ جنوری ۱۹۵۰ء کو دو سرخ بکروں پر عقیقۂ مسنونہ ہوا اور ضیافت کا اہتمام کیا گیا۔

۷/ شوال المکرّم ۱۳۷۰ھ مطابق ۲۲/ جولائی ۱۹۵۲ء بروز اتوار رسم سنت ادا کی گئی۔

۱۶/ رجب المرجب ۱۳۷۲ھ مطابق یکم اپریل ۱۳۵۳ء بدھ کو نئی بستی اسکول مرادآباد شریف میں داخلہ لیا۔ اسی دوران محلے کی مسجد کے امام مولوی محمد حسین بنگالی سے ناظرہ قرآن کریم پڑھا۔

۱۷ر محرم الحرام ۱۳۷۷ھ قرآن کریم حفظ کرنے کی ابتدا فرمائی اور مدرسہ شاہی میں ۴ پارے حفظ فرمائے، بعدہٗ مدرسہ فلاح دارین میں حفظ کیا اور اختتام حفظ ۲۳ر اکتوبر ۱۴۱۶ھ کو مدرسہ امدادیہ مرادآباد شریف میں فرمایا اور وہیں حفظ کی دستار بندی ہوئی۔ درجۂ حفظ کے ساتھیوں میں محسن اہلسنت جناب الحاج حافظ محمد مسلم صاحب اشرفی ایکسپورٹر سالارُور سیز کا نام سرفہرست ہے جنکی قربت وقت وصال شریف تک سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایسی رہی جو دوستی کی ایسی مثال ہے جسمیں محبت وعقیدت بدرجۂ اتم موجود تھی۔

اسی دوران اکھاڑے میں کشتی کرنا شروع فرمایا اور مرادآباد شریف کے مشہور پہلوان استاذ نبیہ پہلوان قدیری مرحوم کی دیکھ ریکھ میں کسرت اور کشتی فرماتے۔ ساتھ ہی ساتھ لاٹھی چلانے اور تلوار چلانے بندوق چلانے میں بھی آپ نے مہارت تامہ حاصل فرمائی جسکا نمونہ کئی مرتبہ دیکھنے کو ملا۔ مثال کے طور پر ۲۰۰۰ء میں جب آپ مہاراشٹر کے منماڑ اسٹیشن سے حیدرآباد آندھرا پردیش کیلئے کاچی گوڑا ایکسپریس سے روانہ ہوئے تو تقریباً ۲۵ یزیدیوں نے جو پہلے سے گھات لگائے بیٹھے تھے' آپ پر اچانک جان لیوا حملہ کیا اور اپنے آباء واجداد ابن زیاد وشمر لعین کی یاد کو تازہ کیا لیکن اس حسینی لال نے بھی اپنے جد کریم سیدنا امام عالیمقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شجاعت کی یاد تازہ فرمادی اور اکیلے ہی ان ۲۵ سے زائد یزیدیوں کو دن میں تارے دکھادئے اور آپنے فن سپہ گری کا ایسا نمونہ پیش فرمایا کہ سارے یزیدی بھاگتے نظر آئے۔

اپنے اس بہادرانہ وغازیانہ مزاج کا اظہار واعلان حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے اس شعر میں بھی فرمایا ہے کہ:

کاش مجھ کو مل جاتا شمر اور یزید ابتر
میری یہ چھڑی ہوتی مارنے پہ پل جاتا (یانبی)

۲۳؍اکتوبر ۱۹۶۱ء جمعرات کو بہت ہی پُر وقار اور شاندار طریقے پر تقریب ختم حفظ قرآن کریم منعقد ہوئی جس میں وعظ و میلاد شریف اور ضیافت کا اہتمام ہوا۔

۱۴؍جمادی الاخریٰ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳؍نومبر ۱۹۶۱ء جمعرات کو سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ آپکے بیعت ہونے کا واقعہ بھی خود میں ایک عظیم کرامت لئے ہے۔ چنانچہ ایک شب آپ نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ سیاہ لباس میں ایک چھپر والے مکان میں انار کے پیڑ کے نیچے رونق افروز ہیں اور میرے سر پر ہاتھ رکھ کر دعاؤں سے نواز رہے ہیں۔ چنانچہ آپنے یہ واقعہ محلّہ نئی بستی کے بالکل قریب میں رہنے والے جناب صوفی سردار احمد قدیری (جو بعد میں حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سفارش پر سیدنا حضور قبلۂ عالم دامت برکاتہم القدسیہ کے خلیفہ بھی بنے) سے بیان کیا۔ انہوں نے کہا کہ جو شکل وصورت آپ بتارہے ہیں وہ تو سیدنا تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبد القدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اور وہ آج کل رامپور آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ جناب صوفی سردار احمد صاب قدیری آپکو ساتھ لیکر رامپور حاضر ہوئے اور اس وقت سرکار تاج الاولیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ محلّہ باجوڑی ٹولہ میں اپنے مرید صوفی عبد القدیر خاں قدیری کے مکان پر تشریف فرما تھے۔ جیسے ہی حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مکان پر میں داخل ہوئے تو دیکھا کہ وہی مکان ہے جو خواب میں دیکھا تھا وہی انار کا پیڑ ہے اور وہی بزرگ رونق افروز ہیں۔ چنانچہ آپ نے دست بوسی پابوسی کی اور شرف بیعت حاصل کیا۔

اُسی روز شام میں بعد نماز عصر آستانۂ عالیہ حضور شاہ درگاہی محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں محفل قل شریف تھی جسمیں حضور امیر اہلسنت اپنے پیرو مرشد کیساتھ تشریف لیگئے، قبلِ دعا سرکار تاج الاولیاء نے حضور امیر اہلسنت کو حکم فرمایا کہ مولوی صاحب تقریر کرو! حضور

امیر اہلسنت نے عرض کیا کہ حضور! میں تو ابھی ابتدائیہ کا طالب علم ہوں اور تقریر کرنا نہیں آتی۔ سرکار تاج الاولیاء نے فرمایا کہ آنکھ بند کر کے ہمارا تصور کرو اور شروع ہو جاؤ! سبحان اللہ! پیر و مرشد نے ایسا شروع کرایا کہ خطابت کا تاجدار بنا دیا، ایسا خطیب بنا دیا کہ فن خطابت ہمیشہ حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حضور دست بستہ رہا اور ایسے خطیب بنے کہ کبھی رٹی رٹائی تقریر نہیں فرمائی بلکہ جب اور جہاں جس نے بھی کوئی موضوع دیدیا تو اُسی کو آپ نے موضوعِ خطاب بنالیا اور علمی گہر کی بارش فرمادی۔ حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زبان مبارکہ سے نکلا ہوا ایک ایک جملہ اپنے اندر بے پناہ حکمتیں اور اسرار و رموز رکھتا تھا۔

حق بیانی پہ اہل صداقت فدا اور لہجے پہ اہل فصاحت فدا
آسمانِ خطابت کے اے ماہتاب اے مرے انتخاب
(حضرت مصباؔح ولی مکنپوری مدظلہ العالی)

۲۰ رشوال المکرّم ۱۳۷۳ھ مطابق ۱۴ رمارچ ۱۹۶۳ء منگل کو لال مسجد میں داخلہ لیا اور حضرت علامہ قاری شعبان علی صاحب حبابی سے فارسی کتابیں پڑھیں۔

۱۵ رشوال المکرّم ۱۳۷۴ھ مطابق ۲۹ رفروری ۱۹۶۴ء کو جامعہ نعیمیہ مرادآباد شریف میں داخلہ لیا۔ جب سے پیر کی نظر کرم پڑی تو رب قدیر نے سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زبان کو ایسی تاثیر عطا فرمادی تھی کہ اپنے تعلیمی سفر کے ابتدائی دور میں جامعہ نعیمیہ مرادآباد شریف کی مشقی انجمن میں تقریر فرما رہے تھے تو شہر کے مشہور صنعت کار ایکسپورٹروں کے والد گرامی جناب الحاج عابد حسین مرحوم جامعہ نعیمیہ میں موجود تھے، جناب الحاج عابد حسین صاحب نے مفتیٔ جامعہ سے کہا کہ یہ بچہ تو دیسی معلوم ہوتا ہے؟ مفتیٔ جامعہ نے کہا کہ جناب الطاف حسین کارخانیدار کے صاحبزادے ہیں۔ جناب حاجی صاحب نے حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور بڑی محبت کا

اظہار فرمایا اور فرمایا کہ آپکی تقریر آئندہ جمعرات کو ہمارے غریب خانے پر ہوگی۔ چنانچہ حاجی صاحب نے اپنے مکان کو خوب آراستہ فرمایا اور جمعرات کو بعد نماز عشاء سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت اپنے چند مخلص ساتھیوں کیساتھ حاجی صاحب کے دولت خانے پر تشریف لے گئے۔ قرآن خوانی نعت خوانی ہوئی اور پھر اخیر میں سیدنا امیر اہلسنت نے ایک گھنٹہ تقریر فرمائی جو غالباً مراد آباد شریف میں آپ کا پہلا باقاعدہ خطاب تھا۔

اخیر میں حاجی صاحب نے ایک سو روپیہ نذرانہ پیش کیا جو اس زمانے کے اعتبار سے اک بڑی رقم تھی اور صبح کو سیدنا امیر اہلسنت حضور مناظر اعظم مجدد مراد آبادی کے والد ماجد کے پاس آئے اور انہیں بہت ہی مبارکباد دی۔

۱۹۶۷ء میں انجمن اصلاح البیان جامعہ نعیمیہ کا صدر منتخب ہوئے۔

۸؍جنوری ۱۹۶۷ء کو آپ اپنے آبائی قصبہ انچولی ضلع میرٹھ ایک تقریب تشریف لے گئے لیکن کچھ وہابی مولویوں سے سابقہ پڑ گیا اور وہابی مولویوں سے وہاں کی جامع مسجد میں مناظرہ فرمایا اور انہیں شکست فاش دی۔ یہ آپ کا باقاعدہ پہلا مناظرہ تھا جو طالب علمی کے زمانے میں آپ نے فرمایا اور فتح مبین حاصل فرمائی۔

۱۹۶۷ء میں انجمن تبلیغ اہلسنت ونعیمی دارالمطالعہ کے لائبریرین منتخب ہوئے۔

۱۹۶۷ء میں میرٹھ ہاؤس محلہ نئی بستی میں کتب خانہ قدیریہ قائم فرمایا۔

۲۰؍ستمبر ۱۹۶۸ء کو سیدنا تاج الشرفاء شیخ العرب والعجم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم، حضور قبلۂ عالم قطب دوراں ولیٔ کامل حضرت علامہ مولانا الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ مدظلہ النورانی نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیلی بھیت شریف نے خلافت قدیری سے سرفراز فرمایا۔

۱۰؍نومبر ۱۹۶۸ء کو بزمانہ طالب علمی احادیث کریمہ پر مشتمل ایک پوسٹر "احادیث طیبہ" کے نام سے ترتیب دیا جو تقریباً پچاس ہزار کی تعداد میں بلا قیمت پورے ملک میں تقسیم ہوا۔

۲۸؍جون ۱۹۶۹ء کو پہلی کتاب ''مسائل انتخاب'' بزمانۂ طالب علمی ہی منظر عام پر آئی جو ایک لاکھ سے زیادہ چھپ کر سنی مسلمانوں کے ہاتھوں کی زینت بنی۔ اس کتاب میں حضور مناظر اعظم مجدد مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک سلگتے ہوئے مسئلے پر سیر حاصل گفتگو کی۔ وہ مسئلہ یہ تھا کہ سنی مسلمانوں کو قبر پرست کہا جاتا تھا اور ان کا جرم یہ تھا کہ وہ قبروں کو چومتے تھے، وہابیوں نے اپنی حماقت سے اس چومنے کو پوجنے کا نام دیدیا تھا۔ سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چومنے اور پوجنے کا فرق بتایا اور قبر کو چومنے کے دلائل کا انبار لگا دیا۔

۲۸؍ستمبر ۱۹۶۹ء کو ''منازل انتخاب'' نام سے بھی ایک کتاب بزمانۂ طالب علمی منظر عام پر آئی جسمیں وہابی تراجم کی کمزوریاں دکھائیں، یہ کتاب بھی ایک لاکھ سے زیادہ چھپ کر منظر عام پر آئی اور سنی مسلمانوں نے اس کی خوب پزیرائی کی۔

۲۳؍نومبر ۱۹۶۹ء کو ایک گستاخ نے سیدنا تاج العرفاء غوث زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبد البصیر میاں عرف سرکار اللہ ہو میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عرفیت کو نشانہ بناتے ہوئے ایک کتابچہ لکھ مارا۔ حضور مناظر اعظم مجدد مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کا جواب ''دلائل انتخاب'' کے نام سے ایسا تحریر فرمایا کہ دربار اولیاء کے گستاخ کو دن میں تارے نظر آ گئے اور ایسا اسکے قلم پر تالا لگا کہ ''دلائل انتخاب'' کی تصنیف کے ۳۵ سال بعد تک زندہ رہا مگر دلائل انتخاب کے دلائل کا جواب دینے کی ہمت نہ کر سکا۔

نبی کے عشق سے معمور جسکا تن من ہے
نصیب جس کو مدارِ جہاں کا دامن ہے
وہ انتخاب قدیری ہی مردِ آہن ہے
منافقوں کا جو جینا حرام کرتا ہے (علامہ فرید مداری بہیڑوی)

یکم جون ۱۹۷۰ء کو چوتھی کتاب ''مشاغل انتخاب'' منظر عام پر آئی، اس میں تیجہ دسواں

چالیسواں وغیرہ کا اثبات تھا۔اس کتاب نے بھی ایک لاکھ سے زیادہ زیور طبع سے آراستہ ہوکر سنیت کے پرچار کا کام کیا۔ ابتداءً یہ کتابیں آپکے جلسوں میں بلا قیمت تقسیم ہوتی تھیں جب مانگ زیادہ بڑھ گئی تو فی کتاب دس پیسے ہدیہ مقرر کیا۔ پھر جوں جوں کاغذ مہنگا ہوتا رہا قیمت میں اضافہ ہوتا رہا، کبھی پندرہ نئے پیسے فی کتاب اور کبھی بیس نئے پیسے فی کتاب اور کبھی پچیس نئے پیسے فی کتاب ہدیہ ہوتا رہا۔ جو رقم گھٹتی وہ سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت کے والد ماجد عطا فرماتے اور یہ تبلیغی مشن بہت زوروشور کیساتھ چلتا رہا۔

اسی دوران حافظ ملت حضرت علامہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث مرادآبادی علیہ الرحمۃ والرضوان کیساتھ ایک جلسے میں خطابت فرمائی تو حضرت حافظ ملت نے آپ سے دریافت فرمایا کہ آپ کہاں سے فارغ ہیں؟ امیر اہلسنت نے فرمایا کہ ابھی تفسیر کی جماعت کا طالب علم ہوں اور مرادآباد شریف محلہ نئی بستی کا رہنے والا ہوں۔

حافظ ملت کی للچائی ہوئی نظریں مجدد مرادآبادی پر پڑیں اورنہوں نے آپکو جامعہ اشرفیہ مبارکپور لیجانے کی خواہش کا اظہار فرمایا۔ حضور حافظ ملت نے آپکے والد ماجد قبلہ سے رابطہ فرمایا، والد صاحب نے بادل ناخواستہ مبارکپور کے سفر کی اجازت دی چونکہ مرادآباد شریف میں والد ماجد کا برتن کا کارخانہ تھا اور اسکی دیکھ ریکھ بھی حضور مناظر اعظم کے ذمہ تھی۔

۲۳ ستمبر ۱۹۶۹ء کو رخت سفر باندھ ہی لیا اور حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی مبارک پور پہونچ گئے۔ آپکے ساتھ آپکے مطالعہ کی کتابوں کے پانچ بکس بھی تھے، مبارک پور میں شور مچ گیا کہ ایک عجیب وغریب طالب علم آیا ہے جسکے ساتھ ایک پوری لائبریری ہے۔

حضور حافظ ملت نے جامعہ اشرفیہ میں امامت کی ذمہ داری بھی آپکو عطا فرمائی۔ تمام اساتذہ کرام حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اقتداء میں نماز ادا فرماتے اور خوشی کا اظہار فرماتے۔ بستی کے لوگ بھی جامعہ اشرفیہ آکر نماز پڑھنے لگے۔ آپکے ساتھ آپکے تین ساتھی حضرت علامہ مولانا محمد صدیق صاحب قدیری خلیل آبادی،

حضرت علامہ قاری محمد علاء الدین صاحب قدیری بھاگلپوری علیہ الرحمۃ والرضوان، حضرت علامہ مولانا عبدالطیف صاحب التفات گنجوی بھی تھے۔

حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کبھی کسی بھی مدرسے کا کھانا تناول نہیں فرمایا بلکہ دورانِ تعلیم جہاں بھی رہے اپنے پیسوں سے کھانا تناول فرمایا۔ آپکے تینوں ساتھی طلبہ مدرسہ کا کھانا بھی لیتے تھے اور آپکے ساتھ بھی شریک رہتے تھے۔ لیکن مبارکپور میں پانی کی قلت اور گوشت کی خرابی کی وجہ سے آپ دل برداشتہ ہوگئے اور پندرہ دن کے بعد ہی آپ نے یہ فیصلہ فرمالیا کہ یہاں کھانے پینے کی دشواری ہے لہٰذا مرادآباد شریف مراجعت کرلی جائے۔ چنانچہ آپ نے اپنا سارا سامان باندھ لیا اور حافظ ملت قبلہ سے عرض کیا کہ میں مرادآباد شریف واپس جارہا ہوں، یہاں نہ تو گوشت اچھا ملتا ہے اور پانی کی آسائش ہے۔ حضور حافظ ملت آبدیدہ ہوگئے اور فرمایا کہ اگر کوئی بات ہوتی تو میں اس کو پورا کرتا مگر یہ دونوں باتیں میری طاقت سے باہر ہیں۔ آپ اجازت لیکر پندرہ روز بعد ہی مرادآباد شریف واپس آگئے۔

اِدھر جامعہ حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل میں آپکے چچا حضرت علامہ سید اختر حسین وارثی علیہ الرحمۃ والرضوان شیخ الحدیث تھے اور بے پناہ قابل تھے، انہوں نے آپکے والد ماجد سے عرض کیا کہ آپ اس بھتیجے کو مجھے دیدیں میں ان کی بھرپور تعمیر کروں گا۔ اس طرح جامعہ حامدیہ اشرفیہ سنبھل پہونچے۔ آپنے تمام کتب تو حضرت علامہ اختر حسین وارثی سے پڑھیں مگر شرح عقائد نسفی اور سراجی حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی سے پڑھیں۔ جب آپ حضرت علامہ احمد حسن اشرفی سے سوالات فرماتے تو بڑی ہی سنجیدگی سے جوابات سے نوازتے اور ہر مسئلے میں آپ کی دلچسپی اور باریک بینی کو دیکھ کر فرماتے کہ تمہاری باتیں اور ادائیں تو مجدد والی ہیں۔ سبحان اللہ

کہاوت: پوت کے پاؤں پالنے میں نظر آتے ہیں

دو سال مسلسل صبح کو روزانہ سنبھل جانا اور دوپہر کو ایک بجے مرادآباد شریف واپس آنا آپ کا معمول تھا۔ اس دوران کبھی آپ نے مدرسے کا کھانا نہیں کھایا، بلکہ اکثر دوپہر کا کھانا شمس الاطباء حضرت الحاج حکیم محمد شکیل صاحب جعفری قدیری علیہ الرحمہ کے دولت سرائے اقدس ڈونگر سرائے میں تناول فرماتے اور مرادآباد شریف چلے آتے۔

۱۸ر ستمبر ۱۹۷۰ء کو ختم بخاری شریف ہوا جسمیں سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب اشرفی سنبھلی، حضرت علامہ آلِ حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ حافظ قاری مفتی حامد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری حبیب اشرف صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان اور دیگر حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔

۲/ اکتوبر ۱۹۷۰ء کو حضور مجدد مرادآبادی کے والد ماجد حضرت سید الطاف حسین قدیری علیہ الرحمہ نے اپنے خرچ سے مرادآباد شریف محلہ نئی بستی میں ''جشن فراغت علوم دینیہ'' کے نام سے ایک عظیم الشان اجلاس رکھا جس میں علم کے اس آفتاب کو دستار فضیلت سے نوازا گیا۔ اس اجلاس میں حضرت علامہ الحاج شاہ محمد یونس صاحب مہتمم جامعہ نعیمیہ، حضرت علامہ اختر حسین صاحب وارثی، حافظ ملت حضرت شاہ عبد العزیز محدث مرادآبادی، بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب اعظمی، حضرت علامہ قاری حامد حسن صاحب اشرفی، حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی سمیت کئی درجن حضرات علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ حضرت علامہ قاری احمد حسن صاحب اشرفی اپنی طرف سے عمامہ شریف لائے اور تمام ہی اکابر نے علم کے اس ماہتاب کو دستار فضیلت سے نوازا۔ حضرت علامہ قاری حامد حسن صاحب قبلہ نے سند فراغت سے نوازا چونکہ جامعہ حامدیہ اشرفیہ جامع مسجد سنبھل کے بانی و مہتمم وہی تھے۔ حضور امیر اہلسنت کے والد ماجد قبلہ نے تمام ہی حضرات علماء کرام کو عمامہ پیش کئے، سب حضرات نے اسٹیج پر ہی عمامے زیب سر فرمائے اور اساتذہ کرام کو شیروانیوں کے جوڑے بھی پیش کئے۔

آپ نے جہاں جہاں بھی تعلیم حاصل فرمائی وہاں ہمیشہ کبھی اعلیٰ درجے سے پاس ہوئے اور کبھی اعلیٰ ممتاز پاس ہوئے۔ دورۂ حدیث شریف کا امتحان لینے حضرت علامہ آل حسن اشرفی تشریف لائے اور انہوں نے بخاری شریف کا امتحان لیا۔ امتحان کے آغاز میں آپ سے فرمایا کتاب کھولو! آپ نے کتاب کھولی تو ''کتاب الجنائز'' نکلی، حضرت ممتحن صاحب نے فرمایا عبارت پڑھیئے! آپ نے عبارت پڑھی اور اتنا ہی پڑھا تھا کہ قُومُوا لِلْجَنَازَةِ! ممتحن صاحب نے فرمایا ترجمہ کیجئے! آپ نے ترجمہ کیا کہ کھڑے ہو جاؤ جنازے کیلئے۔ ممتحن صاحب نے سوال کیا کہ جنازہ تو فاسق کا بھی ہوسکتا ہے اور فاسق کی تعظیم اسکی زندگی میں تو منع ہے اب مرنے کے بعد اسکی تعظیم کس لئے؟ آپ نے بڑی برجستہ جواب دیا کہ جنازہ فاسق وفاجر کا ہی سہی مگر اسکی تعظیم کی جائیگی اسلئے کہ وہ قبر میں دیدار رسول کیلئے جارہا ہے۔ حضرت علامہ آل حسن اشرفی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے، آپ بھی آبدیدہ ہوگئے اور ایک جذباتی ماحول پیدا ہوگیا۔ حضرت علامہ حامد حسن قبلہ اور حضرت علامہ قاری محمد حسن صاحب قبلہ سے بھی نہ رہا گیا اور وہی جملہ ارشاد فرمایا کہ تم مجدد ہونیوالے ہو۔ حضرت علامہ آل حسن قبلہ نے فرمایا کہ اس بچے کا کیا امتحان لیا جائے یہ بچہ تو بڑے تابناک مستقبل کا حامل ہے، یہ بچہ تو بہت کچھ بنے گا۔

''جشن فراغت علوم دینیہ'' کے دوسرے دن شام کو لال مسجد کے مدرسے کے مہتمم صاحب نے آپکے والد صاحب قبلہ سے لال مسجد کے مدرسے کے تعلیمی نظام کو آپکے حوالے کرنے کی گزارش کی جسے آپکے والد صاحب قبلہ نے آپکے مشورے کے بعد قبول فرمالیا اور حضور امیر اہلسنت مجدد مرادآبادی یکم دسمبر ۱۹۷۰ء اتوار کو مدرسہ لال مسجد میں اعزازی طور پر صدر المدرسین کے منصب پر فائز ہوگئے اور فوراً تعلیمی اسٹاف مقرر کیا جسمیں حضرت علامہ لئیق احمد نیازی مرادآبادی، حضرت علامہ محمد صدیق صاحب قدیری خلیل آبادی، حضرت علامہ قاری محمد نورالحسن صاحب نیازی مظفرپوری آپکی صدارت ونیابت میں تعلیمی خدمات میں

مصروف ہو گئے۔ تقریباً چالیس طلبہ کے خورد ونوش کا انتظام کیا۔ محلہ لال مسجد، باڑہ شاہ صفا، محلّہ فیل خانہ، محلّہ نئی بستی اور کسرول میں طلبہ کے کھانے لگائے اور لال مسجد کا مدرسہ چمکنے لگا۔ مگر کچھ حاسدین کو یہ چمک نہ بھائی اور آپ نے جب یہ دیکھا کہ یہاں کام کرنیکے حالات سازگار نہیں ہیں تو تقریباً تین ماہ بعد استعفیٰ لکھدیا۔ آپ نے استعفیٰ دیا تو تمام مدرسین نے بھی استعفیٰ دیدیا جسے لال مسجد کے مدرسے کے ذمہ دار نے بنا چون و چرا منظور کرلیا۔ اُن طلبہ و مدرسین کو لیکر آپنے اپنے دولت سرائے اقدس ''میرٹھ ہاؤس'' میں تعلیم وتدریس کا بندوبست کردیا چونکہ آپکا مکان کافی وسیع وعریض تھا۔ اس طرح سال پورا کردیا اور پھر مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کا منصوبہ بنایا۔

۲۱ر مارچ ۱۹۷۱ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کا قیام عمل میں آیا اور آپنے تخت والی مسجد کے اطراف میں جو خارج مسجد زمین تھی اس پر مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کی تعلیم کا آغاز کیا اور اعزازی صدرالمدرسین اور مہتمم قرار پائے۔ صبح سے دوپہر تک حفظ و ناظرہ تجوید و قرأت کی تعلیم وتدریس کی خدمات انجام دیتے اور بعد نماز ظہر وعصر عربی فارسی کی تعلیم دیتے۔ ایک سال یوں ہی جامعہ چلا پھر ایک حافظ کو درجۂ حفظ میں مدرس رکھا، پھر حضرت علامہ محمد صدیق قدریری کو عربی درجہ میں مدرس رکھا۔

۱۸ر دسمبر ۱۹۷۱ء کو آپنے ''قبائل انتخاب عرف انگوٹھے چومنا'' نام کی کتاب مکمل کی جسنے بارگاہ رسالت کے گستاخوں کو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کردیا اور اہلسنت کو خوب مسرور کردیا۔

۱۲ر دسمبر ۱۹۷۲ء کو سیدنا حضور تاج الحکماء حضرت علامہ الحاج حکیم سید محمد ظفر الدین نعیمی قادری شہزادۂ سیدنا صدر الافاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرادآباد شریف نے سلسلۂ عالیہ نعیمیہ کی تمام اجازتوں وخلافتوں سے نوازا۔

۲۴ر جنوری ۱۹۷۳ء کو مرکز اہلسنت جامعہ قدریہ کی اپنی عمارت کا سنگ بنیاد عمل میں آیا جس میں آپکے والد ماجد مرحوم اور آپکے محبین ومخلصین نے اہم کردار ادا کیا اور دیکھتے ہی

دیکھتے مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی تین منزلہ بلڈنگ تیار ہوگئی۔ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی تعلیم و تعمیر ایک ساتھ چلیں اور آپنے دونوں خدمات انجام دیں۔ تدریسی خدمات بھی انجام دیتے اور راج مزدوروں کیساتھ ملکر کام بھی کراتے۔

مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ تخت والی مسجد کے اطراف میں اکثریت غیر مسلموں کی تھی جو اکثر مسجد میں شوروغل کرتے اور نمازیوں کو پریشان کرتے اور کئی مرتبہ انہوں نے تخت والی مسجد کے برابر میں مسجد کے کنویں پر بت خانہ بنانے کی بھی کوشش کی لیکن حضور مناظر اعظم اور محلّہ نئی بستی کے جانبازوں نے ان کفار کو کبھی انکی کوششوں میں کامیاب نہ ہونے دیا۔

۱۹۷۰ء میں آپ نے ارادہ فرمایا کہ تمام درسی کتب پر حواشی لکھے جائیں اور تراجم کیئے جائیں لہٰذا یہ کام بھی شروع فرمادیا اور آمدنامہ پر حاشیہ لکھا، پھر کریما پر حاشیہ لکھا، پھر حاشیۂ گلزار دبستاں لکھا، حاشیۂ پندنامہ لکھا۔ لیکن کسی ملعون نے آپکے لکھے حاشیۂ گلزار دبستاں و حاشیۂ پندنامہ دونوں کے اصل نسخے غائب کردئے جس سے آپ کو کافی قلبی تکلیف پہونچی اور پھر آپ نے یہ کام دوبارہ نہیں فرمایا۔

۳۱ر جون ۱۹۶۹ء کو آپ کا پہلا نعتیہ مجموعہ "شمائل انتخاب" منظر عام پر آیا جس سے احباب کی خوشیوں کی انتہا نہ رہی اور حاسدین کی آتش حسد میں اور اضافہ ہوا۔

۲ر فروری ۱۹۷۱ء کو دوسرا نعتیہ مجموعہ "شمائل انتخاب حصہ دوم" منظر عام پر آیا۔ محبین کو مسرت تھی اور معاندین کو حیرت تھی۔ آپکی نعت گوئی کا امتحان لیا گیا۔ فخر غزل حضرت قمر مرادآبادی مرحوم ایک مولوی صاحب کے یہاں رونق افروز تھے، اور بھی ایک شاعر صاحب وہاں موجود تھے۔ فوراً شاعر صاحب بولے کہ لو مسئلہ حل ہوگیا، آپ نے فرمایا کہ کیا مسئلہ حل ہوگیا؟ شاعر صاحب بولے کہ بہت دیر سے ہم اصحاب ثلٰثہ ایک منقبت لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں مگر موڈ نہیں بن رہا ہے اشعار نہیں ہو پا رہے ہیں۔ آپنے بھانپ لیا کہ یہ میرے امتحان کی تمہید ہے۔ آپنے فرمایا کہ کیا مصرع ہے؟ شاعر صاحب نے فوراً

مصرع وضع کر کے دیدیا، آپ نے برجستہ دس منٹ میں نوشعر کہدئے جو یا نبی کے صفحہ ۲۰۲ پر ہیں۔اس نعت پاک کا مطلع ملاحظہ فرمالیں:

وہ بے نیاز ہوئے ہیں ہر اک کی ان بن سے
جو منسلک ہیں شہ دو جہاں کے دامن سے

فخر غزل نے کمر تھپکی اور فرمایا کہ بیشک مولانا صاحب آپ زود گو شاعر ہیں، آپکے آنے سے پہلے یہ گفتگو چل رہی تھی کہ تھوڑے ہی دنوں میں دوسرا نعتیہ مجموعہ آگیا جبکہ کسی سے شعروشاعری کے سلسلے میں شرف تلمذ بھی نہیں رکھتے ہیں۔فخر غزل حضرت قمر مرادآبادی مرحوم سیدنا امیر اہلسنت حضور مجدد مرادآبادی کی شاعری ودیگر صلاحیتوں سے کتنے متأثر تھے اسکا اندازہ انکی اُس تقریظ سے کیا جاسکتا ہے جو یا نبی کے صفحہ ۱۵ پر موجود ہے۔

۲۰/جنوری ۱۹۷۳ء کو کتاب ''میزائل انتخاب'' کی طباعت ہوئی جس نے کھلے وہابیوں کو دن میں تارے دکھادئے۔

۷/دسمبر ۱۹۷۴ء کو مناظرہ لنڈھورہ فتح کیا اور بھگوانپور ضلع سہارنپور میں دارالعلوم گلزار صابری قائم فرمایا۔

۱۱/نومبر ۱۹۷۶ء کو تیسرا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب سوئم'' اہلسنت کے ہاتھوں کی زینت بنا۔

۱۵/فروری ۱۹۷۷ء کو ''نماز قدیری'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی۔

۷/اکتوبر ۱۹۷۷ء کو کتاب ''تاریخ عید قرباں'' لکھ کر ایک ضرورت دینی کو پورا کیا۔

۲۲/جنوری ۱۹۷۷ء کو مناظرۂ کچنار ضلع سیتاپور کی صدارت کی اور مناظرہ میں موجود اپنے شاگردوں کے ذریعے ہی وہابی سورماؤں کے چھکے چھڑادئے۔

۶/مارچ ۱۹۷۷ء کو چوتھا نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب حصہ چہارم'' زیور طبع سے آراستہ ہوا۔

۲۲/مئی ۱۹۷۸ء کو جھریا ضلع دھنباد کے مناظرے میں مناظر منتخب ہوئے اور اس مناظرے کو بڑی ہی خوبصورتی کیساتھ فتح کیا، جسکی تفصیلات ''رودادِ مناظرۂ جھریا'' میں

پڑھی جاسکتی ہیں جسکو اسد العلماء حضرت علامہ قاری محمد علاء الدین قدیری بھاگلپوری علیہ الرحمہ نے ترتیب دیا ہے۔ پورے جھریا کولفیلڈ علاقے میں فتح کے جلسے ہوئے جشن منائے گئے اور آپکو "فاتح کولفیلڈ" کا خطاب ملا۔

۱۲؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف ایک پوسٹر لکھا "نماز کے نام پر دھوکہ" جس نے مرادآباد شریف میں ہونیوالے تبلیغی اجتماع کی آپنے ڈھول اُڑادی۔

۱۵؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو ایک پوسٹر "وہابی مفتی کا یزیدی فتویٰ" لکھا جس نے دنیائے وہابیت میں کہرام مچادیا۔ یہ پوسٹر کتاب "شہید اعظم" کے صفحہ ۷/۸/۹ پر ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔

۱۶؍ستمبر ۱۹۷۸ء کو تبلیغی جماعت کے خلاف آپنے مرادآباد شریف میں ایک تاریخی اجلاس منعقد کیا، مرادآباد شریف کی تاریخ میں ابھی تک اتنا بڑا مجمع دیکھنے کو نہیں ملا ہے۔ اس تاریخی عظیم الشان اجلاس میں اصلاحی جماعت کے قیام کا اعلان کیا اور اصلاحی نصاب کی تصنیف و تالیف کا اعلان کیا۔ چنانچہ ۱۵؍دسمبر ۱۹۷۸ء کو "فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب" کے نام سے ایک کتاب اصلاحی نصاب کے طور پر قوم کو پیش کی جس کو اندازے سے کہیں زیادہ مقبولیت ملی اور مساجد اہلسنت میں یہ کتاب پڑھی جانے لگی اور چند سالوں میں بہت سے ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ لئے گئے۔

۱۹۷۸ء میں دار العلوم اشاعت الاسلام جھریا میں جلسۂ ختم بخاری شریف تھا اور ختم بخاری شریف کیلئے ایک مولوی (حقے والے بابا) کا نام پوسٹر میں دیا گیا تھا جس کا علم سے کوئی واسطہ نہ تھا بلکہ "پدرم سلطان بود" والا معاملہ تھا، یا یوں کہئے کہ "اونچی دکان پھیکا پکوان" والا معاملہ تھا۔ جب وہ مولوی صاحب میدان میں پہونچے تو انہوں نے اپنی جگہ حضور مناظر اعظم کو بٹھانے کی کوشش کی، حضور مناظر اعظم سمجھ گئے کہ یہ ڈھول کا پول ہے۔ آخر کار انہوں نے بھرے مجمع میں حضور مناظر اعظم کے نام کا اعلان کردیا کہ یہ ختم بخاری شریف کرائینگے۔ بعد نماز ظہر حضور مناظر اعظم نے عظمت حدیث شریف اور اقسام

حدیث کے عنوان پر ایک تفصیلی خطاب کیا جسکی جھلک مداری شریف کے مقدمے میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ حضور مناظر اعظم نے تقریباً ایک گھنٹہ بخاری شریف کی آخری حدیث شریف پر تفصیلی خطاب کیا اور حدیث شریف کے لطائف ونکات بیان کئے اور ختم بخاری شریف کرایا۔ اس ختم بخاری شریف میں علاقائی علماء کرام کی تعداد تقریباً ایکسو تھی۔ ۱۹۸۰ء سے وصال شریف تک مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ میں ختم بخاری شریف حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہی کرایا۔

۲۲/اپریل ۱۹۷۹ء کو الجامعۃ القدیریہ بصیری کالج کیلئے سو بیگھہ زمین کا معاہدہ بیع کرایا۔ لیکن ۲۰۰۲ء میں یہ زمین گورمنٹ نے اکوائر کرلی اور یہ زمین حاصل نہ ہوسکی۔

یکم ستمبر ۱۹۷۹ء کو تخت والی مسجد محلہ کسرول محمد علی روڈ کے منصب تولیت پر فائض ہوئے۔

۱۵/ستمبر ۱۹۷۹ء کو آل انڈیا ریڈیو کی اُردو سروس پر پہلا نعتیہ پروگرام ہوا۔

۲۴/اکتوبر ۱۹۷۹ء کو بنالی گاؤں آسنسول میں کھلے وہابیوں سے مناظرہ بلبل بنگال حضرت علامہ محمد قمر الدین صاحب علیہ الرحمہ نے طے کیا اور اس کیلئے حضور مناظر اعظم اور سلطان المناظرین حضرت علامہ مفتی محمد حسین صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان کو مرادآباد شریف آکر مدعو کیا اور ہر دو نے منظوری دی۔ جب یہ دونوں آسنسول اسٹیشن پہونچے تو سنی مسلمانوں کے جم غفیر نے شاندار استقبال کیا۔ ان میں وہابی بھی تھے جو یہ دیکھنے آئے تھے کہ سنی مناظرین آئے ہیں یا نہیں۔ جب انہوں نے بچشم سر دیکھ لیا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شیر آگئے تو انکے طوطے اُڑ گئے کہ اب کیا ہوگا۔ چنانچہ یہ قافلہ بنالی گاؤں پہونچ گیا۔ اہلسنت نے اپنا اسٹیج سجایا مگر وہابیوں کی کوئی تیاری نہ تھی، جب رابطہ کیا گیا تو انہوں نے دوٹوک جواب دیدیا کہ ان دونوں کے علاوہ ہم ہر سنی عالم سے مناظرہ کرنے کو تیار ہیں۔ اہلسنت نے وہابی گروپ کی بے بسی دیکھ کر بہت خوشی ومسرت کا اظہار کیا اور پھر مناظرہ جلسے میں بدل گیا۔ اللہ تعالیٰ نے اس قدیری

مداری شیر کو وہ جلالت و ہیبت بخشی تھی کہ چاہے کھلے وہابی ہوں یا چھپے وہابی، سب نے حضور مجدد مرادآبادی کے سامنے آنا ہی بند کر دیا۔

۲۰؍جنوری ۱۹۸۰ء کو مناظرۂ سیل پور ڈھکیا ضلع مرادآباد شریف طے ہوا تو حضور امیر اہلسنت سیل پور پہونچ گئے اور اہلسنت نے اپنا اسٹیج مناظرہ گاہ میں سجالیا مگر وہابی ندارد۔ بعد میں پتہ چلا کہ انکے مولویوں نے مناظرے سے صاف انکار کر دیا تھا کہ سنی مناظرین خصوصاً مجدد مرادآبادی کے سامنے جانے کی ہم میں سکت نہیں ہے۔

۲۹؍اگست ۱۹۸۰ء کو آپ نے کتاب ''خصائل انتخاب عرف تکبیر میں بیٹھنا'' لکھی اور وہ طباعت سے آراستہ ہوئی۔

۳۰؍اگست ۱۹۸۰ء کو کتاب ''نوافل انتخاب عرف اذان واقامت کے درمیان تثویب'' لکھی۔ ان دونوں کتابوں نے دنیائے وہابیت میں مَری پھیلا دی۔

۱۸؍ستمبر ۱۹۸۰ء کو مرادآباد شریف میں ہونے والے فساد اور مسلمانوں پر پولس کی زیادتی کی رپورٹ جسے کتابی شکل ملی ''۱۹۸۰ء کے فساد کا پہلا تفصیلی خط''۔

۲؍اکتوبر ۱۹۸۰ء کو دوسرا ریڈیو پروگرام ہوا۔

۱۳؍اکتوبر ۱۹۸۰ء کو ۱۹۸۰ء کے فساد کا دوسرا تفصیلی خط کتابی شکل میں پیش کیا۔ کرفیو زدہ ماحول میں فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب جلد پنجم کی تصنیف وتالیف کا کام کیا اور یہ کتاب پوری آن بان شان کیساتھ بازارِ اہلسنت میں آئی اور خوب سے خوب پذیرائی ہوئی۔ اس حصے میں فضائل حج وزیارت اور درود وسلام کا تفصیلی بیان ہے۔

۶؍نومبر ۱۹۸۰ء کو ۱۹۸۰ء کے فساد پر تیسرا تفصیلی خط ہے جو کتابی روپ کا حامل ہے۔ اس میں بھی ۱۹۸۰ء کے فساد میں ظلم وزیادتی کی کہانی پوری دیانت کیساتھ مرقوم ہے اور یہ بھی کتابی روپ ہے۔ مرادآباد شریف میں پولس اور پی اے سی کی زیادتی اور بھیانک حالات لکھ کر اس وقت کی وزیراعظم اندرا گاندھی کو بھیجے تھے۔

۱۹۸۰ء کو آپ نے پہلی بار مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ میں بحیثیت شیخ الحدیث درس بخاری شریف دیا۔ اس میں حضرت علامہ عین الحق چشتی قدیری دمکاوی، حضرت علامہ محمد ہاشم قدیری پیلی بھیتی وغیرہما زیر درس تھے۔ سراج خانوادۂ اشرفیت حضرت علامہ سید سرفراز حسین اشرف اشرفی جیلانی علیہ الرحمۃ والرضوان بانیٔ دار العلوم فیاضیہ جودھپور کی دعوت پر دو سال پورے دار العلوم کا سالانہ امتحان لیا۔ دورۂ حدیث کے طلبہ کا بھی امتحان لیا۔ اس زمانے میں دار العلوم فیاضیہ میں شیخ الحدیث کے منصب پر حضرت علامہ ریاض الحسن صاحب اشرفی علیہ الرحمۃ والرضوان رونق افروز تھے۔

۲۴ر فروری ۱۹۸۱ء کو شیشہ باڑی ہاٹ مغربی بنگال میں بحیثیت مناظر پہونچے اور وہابی مناظر کو سر پر پاؤں رکھ کر بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اور **جاء الحق وزهق الباطل** کی جلوہ نمائی ہوئی۔ اخیر میں تین گھنٹہ مسلسل رد وہابیہ کے موضوع پر قیامت خیز خطاب فرمایا۔

یکم اکتوبر ۱۹۸۱ء میں ''فضائل انتخاب عرف اصلاحی نصاب (چہارم) جسمیں فضائل رمضان وروزہ اعتکاف وشب قدر تھے'' طبع ہو کر سنیوں کی آنکھوں کا نور بنا۔

۴ر اکتوبر ۱۹۸۱ء کو حضور مناظر اعظم کی نعتوں منقبتوں کا پانچواں حصہ منظر عام پر آیا ''شمائل انتخاب حصہ پنجم''، جس نے اہلسنت کو مسحور ومسرور کر دیا۔

مرادآباد شریف میں ایک فتنہ حمایت یزید کا برپا ہوا، یہ فتنہ پہلے سے بھی تھا کہ ہم یزید کو کافر نہیں کہیں گے، یزید پلید نے کچھ بھی کیا ہو لیکن ہے ہمارا بھائی۔ مگر اس فتنے نے کھلے وہابیوں کے اسٹیج سے سر اُبھارا اور مرادآباد شریف میں ایک کتاب چھاپی گئی جسمیں یزید پلید کو امیر المومنین باور کرانے کی سعیٔ مردود کی گئی۔ عاشقانِ حسینی میں کرب یقینی تھا، سبکی نگاہیں حضور مناظر اعظم پر جمیں اور سنی مسلمانوں کے غول کے غول اس قدیری مداری شیر کی جانب حسرت بھری نظروں سے دیکھنے لگے کہ حضور! اس فتنے کی سرکوبی فرمائی جائے اس حق گوئی وحق نگاری کیلئے قدرت نے آپکا انتخاب فرمایا ہے۔ تو ۱۹۸۱ء میں ''شہید اعظم

عرف یزیدی محرم کا حسینی جواب'' لکھ کر اہل ایمان کی تسکین کا سامان فراہم کیا اور اس کتاب کا اثر یہ ہوا کہ اُس یزیدی مولوی کو مرادآباد شریف چھوڑ کر بھاگنے پر مجبور ہونا پڑا۔
یکم فروری ۱۹۸۲ء کو چھٹا نعتیہ منقبتی مجموعہ چھپا۔ یہ ''شمائل انتخاب چھٹا حصہ'' تھا۔
مئی ۱۹۸۲ء کو وہابیوں کے ایک پوسٹر کے جواب میں آپ نے قلم برداشتہ جواب لکھا'' وہابی دھرم میں جھوٹ کا مقام'' اس کتاب سے وہابیوں کے دل بجھ گئے اور انکا دم گھٹنے لگا۔
۳/نومبر ۱۹۸۲ء میں حضور مناظر اعظم نے ایک اور کتاب تحریر فرمائی جسکا نام تھا'' آئینۂ وہابیت'' جس نے وہابیت کی دنیا میں ہلچل مچادی۔
۲/دسمبر ۱۹۸۲ء میں ''منازل انتخاب'' اور ''قبائل انتخاب'' گجراتی زبان میں شائع ہوئیں اور گجرات میں وہابیت کی ارتھی سجی۔
۲۸/اگست ۱۹۸۳ء اتوار کو بریلی میں غیر مقلدوں وہابیوں کا چیلنج مناظرہ قبول کیا اور تفصیلی تحریری مناظرے کی منظوری دیدی اور اُسی وقت مناظرے کیلئے محلّہ سرائے خام پہونچے جہاں وہابی رہتے تھے۔ اس مناظرے میں بریلی کا کوئی مولوی حضور مناظر اعظم کیساتھ نہ جاسکا۔ محلّہ سوداگران میں میٹنگ تھی، سب مولوی صاحبان ایک ہی بات کہتے تھے کہ انکے گھر میں جانا انکے محلّہ میں جانا ٹھیک نہیں ہے۔ اس قدیری مداری شیر ببر نے فرمایا کہ آپ حضرات قانون کا پالن کریں اور اس آڑ میں اپنی گیدڑ پالیسی کو پروان چڑھائیں اور یہ کہہ کر آپ چل پڑے۔ بریلی کے مدرسوں کے طلبہ آپکے ساتھ تھے، جب آپ چلے اور آپکے ساتھ طلبہ چلے اور بریلی کی عوام کو یہ پتہ چلا کہ سنی مناظر وہابیوں کے محلے انکے گھر مناظرہ کرنے جارہے ہیں تو بریلی کی عوام کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر آپکے ساتھ گیا اور جب سرائے خام کے وہابیوں کو یہ معلوم ہوا کہ سرکارِ مدار العالمین و سرکار غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتخاب ہمارا خانہ خراب کرنے ہمارے گھر آرہا ہے تو انہوں نے اپنے اپنے گھروں کو خیرآباد کہدیا اور گھروں میں تالے ڈال کر بھاگ گئے۔

جب آپ پہونچے تو وہاں سناٹا چھایا ہوا تھا اور سرائے خام ویران ہو چکا تھا۔آپ انتہائی عزت و شان کیساتھ نعرہائے تکبیر و رسالت کی گونج میں لوٹ کر سوداگران آ گئے۔ بدعقیدوں پراس واقعہ کی اتنی دھاک بیٹھی کہ آج تک بریلی میں وہابی سر نہ اُٹھا سکے۔

۱۶؍جولائی ۱۹۸۳ء اجمیر شریف بیت النور میں ایک مناظرہ ہوا جسمیں ایک طرف تو حضرات سلسلۂ عالیہ مداریہ تھے اور مداری مناظر شیر بیشۂ مداریت حضور مجاہد اعظم حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم جعفری مداری مدظلہ العالی سجادہ نشیں مکنپور شریف تھے جو بریلی میں اقامت پذیر ہیں۔اور دوسری طرف رضا خانی گروپ تھا۔دو نشستوں میں سلسلۂ عالیہ مداریہ کے سوخت ہونے پر مناظرہ ہوا، مداری مناظر حضور مجاہد اعظم نے سلسلۂ عالیہ مداریہ کے جاری وساری ہونے پر دلائل کے انبار لگادئے اور اپنے مخالف مناظر کے طوطے اُڑادئے۔ تیسری نشست میں بریلویت کا حمایتی مناظر بنکر حضرات سلسلۂ عالیہ مداریہ کے مقابلے میں حضور مناظر اعظم سامنے آئے اور اپنی طاقت بھر بریلویت کے غبارے میں پھونک بھرنے کی کوشش کی۔ وقت ختم ہوجانے پر یہ مناظرہ اختتام کو پہونچا۔مگر اللہ تعالیٰ نے امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حق شناسی کی عظیم دولت سے نوازا تھا اسلئے آپنے اس مسئلے پر بھرپور غور وخوص فرمایا اور پھر یہ حقیقت آپ پر منکشف ہوگئی کہ حضرات سلسلۂ مداریہ کے خلاف یکطرفہ ذہن تیار کیا گیا تھا۔جب ان حضرات کی سنی تو معلومات میں خوبصورت اضافہ ہوا اور حضرات مداریہ کے حق ہونے کا یقین ہو چلا۔پھر حضرات مداریہ کی ایک کتاب منظر عام پر آئی جسکا نام تھا''صاعقہ برخرمن رضویہ'' اس کتاب نے دودھ کا دودھ پانی کا پانی کردیا۔لہٰذا حضرات مداریہ کے خلاف آپ نے جو کچھ لکھا تھا یا کہا تھا اس سے باقاعدہ توبہ کی اور لوازمات توبہ ادا کئے۔ یہ توبہ نامہ ''ندائے اہلسنت ویکلی'' ۱۲؍اپریل ۱۹۹۳ء مطابق ۹؍شوال المکرم ۱۴۱۳ھ میں چھپا اور آپنے حضور مدار پاک رضی اللہ تعالیٰ

عنہ کے دربار میں استغاثہ اور معذرت پیش کی۔ سیدنا حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دامن کرم میں خصوصی جگہ عطا فرمائی اور اتنا نوازا جسکو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکو خود اس طرح بیان فرمایا ہے:

مل گیا جب اُتار امکنپور کا انتخابِ قدیری ہوا ہے غنی

۲۱ رجنوری ۱۹۸۴ء کو ساتواں نعتیہ مجموعہ ''شمائل انتخاب حصہ ہفتم'' اہل ایمان کے دلوں کی دنیا میں نور و رحمت بھرتا منظر عام پر آیا۔

۱۴ رجولائی ۱۹۸۳ء کو آپ کی کتاب ''بدعت کی حقیقت'' نے دنیائے بدعت میں تہلکہ مچادیا اور عقیدے کے بدعتیوں کی نقاب کشائی کی اور بہت ہی علمی انداز میں بدعتی عقیدے والوں کی مکروہ صورت دکھائی دینے لگی۔

۱۸ رجولائی ۱۹۸۴ء کو آپ نے ایک کتاب ''مومن و منافق کا مکالمہ'' تحریر فرمائی جسنے اہل باطل کی دنیا میں صف ماتم بچھادی اور دنیائے وہابیت میں ہائے ہائے سنائی دینے لگی۔

۲۱ راگست ۱۹۸۴ء کو ولیٔ کامل حضرت مولانا حافظ قاری عبد اللطیف نعیمی ''صابری بلبل'' رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیکری شریف ضلع مظفر نگر کی فرمائش پر وہابیوں کی دو کتابوں کے جواب میں کتاب ''سیف لطیفی عرف وہابیوں کا نیا دھرم'' لکھی اور جواب کا حق ادا فرما دیا۔

۲۷ راپریل ۱۹۸۵ء کو عالمی سنی کانفرنس ممبئی کی انتظامیہ کے صدر قرار پائے اور اسٹیج کی نظامت بھی فرمائی۔ یہ پہلی سنی کانفرنس تھی جس میں غیر ممالک کے حضرات علماء اہلسنت نے شرکت فرمائی۔ عرب ممالک سے آئے ہوئے علماء کرام سے عربی میں بات چیت بھی آپ ہی فرماتے تھے۔ اس موقع پر سیدنا امام اہلسنت اشرف المشائخ حضرت علامہ الحاج مفتی سید محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی حضور سرکار کلاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خلافتِ اشرفیہ سے نوازا اور وہ تاجِ اشرفی جو صرف خاندان کے افراد ہی زیب سر فرماتے ہیں اگر کسی غیر خاندان والے کو یہ تاج بخشا گیا تو وہ سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین

وملت ہی ہیں۔ حضور سرکارِ کلاں، حضور امیر اہلسنت سے بے پناہ محبت فرماتے تھے جو بار بار دیکھنے کو ملی چنانچہ مالیگاؤں مہاراشٹر میں ایک مقام پر سیدنا حضور سرکار کلاں جلوہ افروز تھے اور آپ کے اولاد کرام بھی جلوہ گر تھی جو کہ سیدنا حضور سرکار کلاں کے سامنے بیٹھے تھے اور سیدنا حضور سرکار کلاں اکیلے مسند پر جلوہ گر تھے لیکن جیسے ہی حضور امیر اہلسنت وہاں تشریف فرما ہوئے تو حضور سرکار کلاں نے آپ کو مسند پر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا، حضور امیر اہلسنت جھجکے اور سامنے ہی دیگر افراد کے ساتھ بیٹھنے لگے تو سیدنا حضور سرکار کلاں نے دوبارہ سختی سے حکم فرما کر اپنے قریب مسند پر بٹھایا۔ سبحان اللہ۔ اس موقع پر صوفی فتح محمد قدیری، صوفی نظام الدین قدیری، امیر محمد اشرفی قدیری، پپو پہلوان قدیری، عبد الحمید قدیری، شیر محمد اشرفی وغیرہم موجود تھے۔

ایک مرتبہ سورت گجرات میں کچھ رضا خانی لوگ سیدنا حضور سرکار کلاں کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ آپکے خلیفہ مولانا انتخاب قدیری آج کل پانچویں امام کی بڑی دھجیاں اُڑا رہے ہیں لہٰذا ان سے آپ خلافت واپس لے لیں! حضور سرکار کلاں نے جلال کے عالم میں فرمایا کہ ہم نے انہیں بہت سوچ سمجھ کر خلافت سے نوازا ہے اور جب تم لوگ دوسرے کے بزرگوں کو بُرا بھلا کہتے ہو تو اپنے بزرگوں کو بھی سننے کیلئے تیار رہا کرو۔ اس موقع پر صوفی عبد الستار قدیری قلندر، صوفی مراد حسین قدیری علیہ الرحمہ، محمد محمود قدیری، حسین خاں قدیری مرحوم وغیرہم موجود تھے۔

شمائل انتخاب کے ساتوں حصے اور باقی کلام جو ساتوں حصوں کے برابر تھا سکو ملا کر ساڑھے چار سو منظومات پر مشتمل مجموعۂ کلام ''یا نبی'' منظر عام پر آیا اور ۲۸؍اکتوبر ۱۹۸۶ء کو مرادآباد شریف میں منعقد عظیم الشان جشن قدیری میں ''یا نبی'' کا اجراء عمل میں آیا۔

۱۳؍جولائی ۱۹۸۷ء کو آپ نے ایک کتاب ''اے ایمان والو!'' تحریر فرمائی۔

۱۴؍اگست ۱۹۸۷ء کو سیدنا حضور رہنمائے ملت حضرت علامہ الحاج سید محمد اختصاص

الدین نعیمی قادری شہزادۂ سیدنا صدر الافاضل رضی اللہ تعالیٰ عنہما مرادآباد شریف نے سلسلۂ عالیہ نعیمیہ کی تمام اجازتوں وخلافتوں سے نوازا۔

یکم جون ۱۹۸۸ء کو بھوجا گاؤں بنگال میں بحیثیت مناظر تشریف لے گئے مگر وہابی مناظر میدان میں آنے کی خود میں سکت نہ پا سکے۔

۲۲رنومبر ۱۹۸۸ء کو مرادآباد شریف قدیری منزل محلہ نئی بستی میں قدیری لیتھو پریس لگایا۔

۲۰ر۲۱رنومبر ۱۹۸۸ء جشن صد سالہ سرکار اللہ ہو میاں کی نظامت کا اہم فریضہ انجام دیا۔

۱۷راگست ۱۹۸۹ء کو آپ نے ایک کتاب ''اللہ اور اسکا رسول'' تحریر کی جسمیں اللہ تعالیٰ اور اسکے حبیب اعلیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرب کو اپنے حسین انداز میں تحریر فرمایا۔

۲۷رستمبر ۱۹۸۹ء کو مناظرۂ کلکتہ میں چھپے وہابیوں کو شرمناک شکست سے دوچار کیا اور ان چھپے رستموں کے چہرۂ مکروہ سے نقاب نوچ پھینکی جس کی تفصیلات ندائے اہلسنت میں چھپیں۔ اس مناظرے میں تمام ہی حضرات علماء اہلسنت و سادات کچھوچھہ شریف خصوصاً حضور سرکارِ کلاں کچھوچھوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور مناظر اعظم کو مناظر طے کیا۔ آپکے ہمراہ حضرت علامہ نصرت الدین قدیری امروہوی علیہ الرحمہ اور حضرت علامہ مفتی محمد معین الدین اشرفی سنبھلی تھے۔

۱۶راکتوبر ۱۹۸۹ء کو ہفت روزہ ندائے اہلسنت مرادآباد شریف کا اجراءعمل میں آیا جس نے دنیائے سنیت میں دھوم مچادی۔

یکم جنوری ۱۹۹۰ء کو پہلی مرتبہ ''قدیری اشرفی مداری کیلنڈر'' مارکیٹ میں آیا۔ آپ نے اس کیلنڈر کو ہر طرح سے سنی بنایا کہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیر کو اوپر رکھا اور عیسائیوں کے اتوار کو نیچے رکھا، اسلامی تاریخ کو جلی، اوپر، داہنی طرف رکھا اور انگریزی تاریخ کو بائیں جانب اور اسلامی تاریخ کے مقابلے اسکو ذرا خفی رکھا۔ اس کیلنڈر کی ایک خوبی یہ بھی تھی کہ اسمیں جنم اشٹمی وغیرہ نہیں دکھائے گئے۔ ہر سال یہ نئی سج

دھج کیساتھ منظر عام پر آتا ہے اور دلوں کو موہ لیتا ہے۔ غالبًا یہ پہلا کیلنڈر ہے جس میں سیدنا حضور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آستانۂ پاک کا طغریٰ ہوتا ہے۔

۹ر جولائی ۱۹۹۱ء کو آل انڈیا ریڈیو سے تقریر نشر ہوئی جس کا موضوع تھا وابستگیٔ رسول۔

۶ر مئی ۱۹۹۲ء کو سلیا شریف ضلع گیا بہار میں مسجد اللہ ہو میاں کا سنگ بنیاد آپکے دست مبارک سے عرس قدیری وزیری کے موقع پر عمل میں آیا۔

۱۴ر اگست ۱۹۹۲ء کو میٹھی کھاڑی سورت گجرات میں زمین خرید کر خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ کا سنگ بنیاد آپ نے فرمایا۔ اسکی تین منزلہ عمارت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۶ھ مطابق ۱۳ر اکتوبر ۱۹۹۵ء کو سیدنا حکیم الملت ولیٔ کامل حضرت علامہ الحاج حکیم سید ولی شکوہ بابا جعفری مداری سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ مداریہ مکنپور شریف نے عرس سیدنا حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موقع پر اسٹیج پر اعلان فرمایا کہ میں آج علامہ سید محمد انتخاب حسین قدیری کو سلسلہ عالیہ مداریہ کی تمام اجازتوں و خلافتوں سے نوازتا ہوں۔ لیکن سوئے اتفاق کہ حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی اس سال مکنپور شریف نہ پہونچ سکے، یہ خبر جب حضور حکیم الملت کو پہونچائی گئی کہ اس سال حضور مناظر اعظم صاحب نہیں آئے ہیں تو آپ نے فرمایا کہ اب جب وہ آئینگے تو ہم نہیں ہونگے، اور یہ فرما کر وہ خلافت نامہ و دستار مجاہد اعظم حضور شیر بیشۂ مداریت حضرت علامہ الحاج ڈاکٹر سید محمد موغوب عالم جعفری مداری مدظلہ العالی اور اپنے خلف اکبر پیکر علم و عمل پیر طریقت حضرت علامہ حکیم سید فاران شکوہ میاں جعفری مداری مدظلہ العالی کے سپرد فرمایا اور فرمایا کہ جب قدیری صاحب آئیں تو انکو یہ امانت سونپ دینا۔ چنانچہ عرس سیدنا مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد ۱۴ر جنوری ۱۹۹۶ء کو آپکا وصال شریف ہو گیا اور جب ۱۷ر جمادی الاولیٰ ۱۴۱۷ھ مطابق یکم ر اکتوبر ۱۹۹۶ء منگل کو حضور مجدد مرادآبادی عرس سیدنا حضور مدار العالمین رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں پہونچے تو

مندرجہ بالا دونوں حضرات نے یہ واقعہ بیان فرمایا اور وہ خلافت نامہ حضور مناظر اعظم کے سپرد فرمایا۔ اس طرح سلسلۂ عالیہ مداریہ کی خلافت بھی آپکو ملی تو اک ولی کی کرامت کے سائے میں ملی اور ساتھ ہی ساتھ اُس ولیٔ کامل کی حضور مناظر اعظم سے محبت کا اعلان بھی کرتی رہی۔ ''ولی راولی می شناسد''

۱۵؍دسمبر ۱۹۹۴ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ محمدی لائن قلعہ گولکنڈہ حیدرآباد آندھرا پردیش کا قیام عمل میں آیا۔

۱۹؍دسمبر ۱۹۹۴ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ آکاش نگر عنبر پیٹ حیدرآباد آندھرا پردیش کا قیام عمل میں آیا۔

۲؍مارچ ۱۹۹۵ء مدرسہ فیضان فضل احمد محلّہ چوکی حسنخاں مرادآباد شریف کی نئی عمارت میں تعلیمی افتتاح آپ کے ذریعہ ہوا۔

۲۵؍مئی ۱۹۹۶ء کو موضع کہلن پور ضلع ہری دوار میں بحیثیت مناظر پہونچے مگر وہابی مولویوں نے کہا کہ مجدد مرادآبادی کے علاوہ ہم کسی سے بھی مناظرے کو تیار ہیں اور وہابی مولوی قدیری مداری شیر کے سامنے سے دُم دبا کر بھاگ گئے۔

یکم جنوری ۱۹۹۷ء کو خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ مصطفےٰ آباد دہلی کا قیام عمل میں آیا۔

۶؍جولائی ۱۹۹۷ء کو مدرسہ اہلسنت قدیریہ اشرفیہ قانون گویان کا افتتاح آپنے فرمایا۔

۲۹؍نومبر ۱۹۹۷ء کو مالیگاؤں مہاراشٹر میں خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ کیلئے دو پلاٹوں کی خریداری فرمائی۔ اور انشاء المولی القدیر عنقریب ہی میں اسکی تعمیر کا آغاز کروں گا۔

۱۴؍۱۵؍جون ۱۹۹۹ء کو مرادآباد شریف میں عالمی سنی اصلاحی کانفرنس کا انعقاد کیا جسمیں آپ کا تاریخی نعتیہ مجموعہ ''یا حبیب'' منظر عام پر آیا۔

۲۷؍مارچ ۲۰۰۰ء کو ڈاک پتھر ضلع دہرہ دون اترانچل میں آپ کا نام سنکر کہ اہلسنت کے مناظر کی حیثیت سے مناظر اعظم آرہے ہیں، وہابی رفو چکر ہو گئے۔

۳۰ ستمبر ۲۰۰۱ء کو قرآن کریم کا اُردو ترجمہ ''بصیرۃ الایمان افادۂ قادری معینی'' اور ہندی ترجمہ ''اشرفی ترجمہ آیات قرآن'' مکمل کیا جس نے اپنی عظمت کا لوہا منوالیا۔

۱۷ نومبر ۲۰۰۲ء کو ''تفسیر قدیری بدیعی مع فوائد رشیدیہ'' کو مکمل کیا جو آپ کے قلم حق رقم کا عظیم شاہکار ہے، جس کی افادیت اپنے و بیگانے سبکو مسلم ہے۔

۲۰ اگست ۲۰۰۳ء کو ''اذان ثانی کا فقہی حکم'' نامی کتاب لکھی جس نے جوتوں میں اذان کہلوانے والوں کے خواب چکنا چور کر کے رکھدئے۔

۱۷ جنوری ۲۰۰۴ء کو یزیدی نظریات کے تار و پود بکھیرتے ہوئے کتاب ''تعزیہ شریف کا شرعی حکم'' لکھی جس سے حسینیوں کی آنکھوں کو ٹھنڈک ملی اور تعزیہ شریف کو ناجائز کہنے والوں کو بریلی کا سرمہ بھی آرام نہ پہونچا سکا۔

یکم اپریل ۲۰۰۵ء کو تیسرا تاریخی نعتیہ مجموعہ ''یارسول'' منصۂ شہود پر آیا اور اس موقع پر عظیم الشان ''جشن قدیری'' منعقد ہوا۔

۱۲ جنوری ۲۰۰۶ء کو آپ نے ایک اور منحوس نظریئے کے پرخچے اُڑادئے کہ 'مسلمانوں کی چار قومیں شریف ہیں باقی سب رذیل ہیں' اور کتاب ''معیار شرافت و رذالت'' لکھی، اس کتاب میں جم جم دلائل کیساتھ یہ بتایا گیا کہ مسلمانوں کو رذیل کہنا طریقۂ کفار ہے۔

۲۳ مئی ۲۰۰۸ء کو سیدنا حضور مدار العالمین مکنپور شریف ۵۹۱ ویں عرس مبارک کے موقع پر آپکی معرکۃ الآراء کتاب ''جامع مداری شریف'' کا اجراء ہوا جسمیں ۶ ہزار سنی حنفی احادیث کریمہ مع حوالہ جات ہیں۔ پھر انکا اُردو ہندی ترجمہ ''بصیرۃ العرفان وسمنانی سمان'' اور ہر حدیث شریف پر آپکا تبصرہ ''تشریحات قدیری'' کے نام سے ہے۔

اسی دوران درس نظامی کے طویل ہونے کا خیال آیا کہ آج کے دور میں اس کی ضرورت نہیں ہے اسلئے کہ یہ وقت کی ضرورتوں سے ہم آہنگ نہیں ہے اور عمر کا بڑا حصہ اسی میں لگ جاتا ہے لہذا ایک ایسا کورس ترتیب دیا جائے جو مختصر ہونے کیساتھ ساتھ بامقصد و

مفید بھی ہو۔ اور بستر علالت پر ہوتے ہوئے بھی ''درس بصیری'' کے نام سے ایک نیا ''مولانا کورس'' تیار کیا جو تین سالہ ہے۔ چنانچہ ۲۰۰۹ء میں یہ کورس لکھنا شروع کیا اور ''بصیرۃ النحو، بصیرۃ الصرف، بصیرۃ المنطق، 'بصیرۃ التجوید'' تحریر فرمائیں۔

زندگی میں کبھی آپ پوری رات نہیں سوئے۔ حفظ قرآن کریم کے زمانے میں رات دیر گئے تک قرآنِ کریم یاد کرنا، پھر درس نظامی کے زمانے میں رات کو دیر تک مطالعہ کرنا، پھر مقامی و بیرونی تقاریر و مواعظ کی وجہ سے شب بیداری اور پھر جو وقت ملا وہ تصنیف و تالیف میں گزارا۔ سفر میں عام طور پر دو مشغلے رہتے ایک تو تلاوت کلام پاک یا پھر نعت و مناقب گوئی۔ آپ نے اپنی زندگی کے لمحات کو بیکار نہیں ہونے دیا۔ یہ جو کچھ بھی لکھا ہے وہ بھی مشتے نمونہ ازخروارے کے مصداق ہے۔ جب کبھی نعت پاک یا منقبت شریف لکھنے کا ارادہ فرماتے تو ایسے نوازشات الٰہیہ کے بادل منڈلاتے کہ ہر منٹ پورا ہونے سے پہلے ایک شعر ہو جاتا۔ ایسا بھی بہت کم ہوتا تھا کہ آپ اپنے کسی کلام پر نظرِ ثانی فرماتے ہوں، زبانِ مجدد مرادآبادی سے ہر لفظ نکھر کر سنور کر سماعتِ عوام تک پہونچتا تھا اور آپ ایسے ایسے جملے عطا فرماتے تھے کہ آپ کا ایک جملہ ایک خطاب سے کم نہ ہوتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ رب قدیر نے اپنے پیارے محبوب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے طفیل آپ کو اتنی خوبیوں اور کمالات سے اور اتنے علوم وفنون سے نوازا تھا جسکی نظیر دورِ حاضر میں تو کیا ماضی قریب میں بھی کہیں اور دیکھنے کو نہیں ملتی مثلاً (۱) آپ بارہ ربیع الاول شریف کو پیدا ہوئے (۲) آپکے سینۂ مبارکہ پر کبھی بال نہیں اُگے، یہ بھی صدقۂ سنت نبوی ہے (۳) آپ عالم باعمل تھے (۴) آپ لاجواب حافظ قرآنِ کریم تھے (۵) آپ عظیم الشان قاریٔ قرآن عظیم تھے (۶) آپ علماء کے استاذ تھے (۷) آپ حفاظ کے استاذ تھے (۸) آپ قراء کے استاذ تھے (۹) آپ تقریباً ۱۶۵ کتابوں کے مصنف تھے (۱۰) آپ مترجم قرآن کریم تھے (۱۱) آپ مفسر قرآن کریم تھے (۱۲) آپ محدث عظیم

تھے (۱۳) آپ دو اخباروں کے مالک تھے (۱۴) آپ شعراء کے استاذ تھے (۱۵) آپ علماء کے والد تھے (۱۶) آپ قراء کے والد تھے (۱۷) آپ حفاظ کے والد تھے (۱۸) آپ شعراء کے والد تھے (۱۹) آپ تقریباً تین ہزار نعتوں منقبتوں کے شاعر تھے (۲۰) آپ مقرروں کے والد تھے (۲۱) آپ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کے بانی تھے (۲۲) آپ قدیری کمپیوٹر مرکز کے بانی تھے (۲۳) آپ دو اخباروں کے ایڈیٹر تھے (۲۴) آپ الجامعۃ القدیریہ پیلی بھیت شریف کے صدر تھے (۲۵) آپ بہترین آرٹسٹ تھے (۲۶) آپ شاندار مترنِم تھے (۲۷) آپ مایہ ناز مقرر تھے (۲۸) آپکو علماء ہند نے مناظر اعظم کا خطاب دیا (۲۹) آپ کو علماء پاکستان نے مناظر اعظم پاکستان کا خطاب دیا (۳۰) آپ سلسلۂ عالیہ قدیریہ کے خلیفۂ مجاز تھے (۳۱) آپ سلسلۂ عالیہ نعیمیہ کے خلیفۂ مجاز تھے (۳۲) آپ سلسلۂ عالیہ اشرفیہ کے خلیفۂ مجاز تھے (۳۳) آپ سلسلۂ عالیہ مداریہ کے خلیفۂ مجاز تھے (۳۴) آپ نے ہندوستان بھر میں تین سو زائد مدارس قائم فرمائے (۳۵) آپ نے ہندوستان میں تقریباً گیارہ خانقاہوں کا قیام فرمایا (۳۶) آپ آل انڈیا ریڈیو کی اُردو سروس کے خطیب تھے (۳۷) آپ دس لاکھ سے زائد مریدوں کے پیر تھے (۳۸) آپ مرکزی اصلاحی جماعت کے بانی تھے (۳۹) آپ مرکزی سنی جمیعۃ العلماء مالیگاؤں مہاراشٹر کے بانی تھے (۴۰) آپ تخت والی مسجد مرادآباد شریف کے اعزازی خطیب و امام تھے (۴۱) آپ تخت والی مسجد مرادآباد شریف کے متولی تھے (۴۲) آپ آل انڈیا جماعت اہلسنت کے بانی تھے (۴۳) آپ نے ۳۲ سال مسلسل تراویح میں قرآن کریم سنایا (۴۴) آپ ۲۲ سال شیخ الحدیث کے منصب پر فائز رہے (۴۵) آپ صاحب فکر ونظر مفتی تھے (۴۶) آپ کتب خانۂ قدیریہ رشیدیہ کے مالک تھے (۴۷) آپ کو انتخاب العلماء کا خطاب ملا (۴۸) آپ کو انتخاب المشائخ کا خطاب ملا (۴۹) آپکو شیخ العرب والعجم کا خطاب ملا

(۵۰) آپکو فاتح سورت کا خطاب ملا (۵۱) آپ نے مٹی کا اکھاڑہ کیا اور عظیم الشان پہلوان تھے (۵۲) آپ فن سپہ گری کے ماہر تھے (۵۳) آپ حیدر آباد ڈی وی کے شاعر تھے (۵۴) آپ قدیری لیتھو پریس کے مالک تھے (۵۵) آپ انجمن شانِ ملت کے بانی وسکریٹری تھے (۵۶) آپ عمارتی معاملات کے ماہر تھے (۵۷) آپ مختلف اقسام کے کھانے بنانے میں ماہر تھے (۵۸) آپ پیتل کارخانے کے مالک تھے (۵۹) آپ کی اولاد آپ کی مرید ہے (۶۰) آپ کے بھتیجے بھانجے آپ کی بہنیں آپ کی مرید ہیں (۶۱) آپکے خسر محترم حضرت خواجہ صوفی محمد آفاق چشتی صابری قدیری علیہ الرحمہ بھی آپکے خلیفہ تھے (۶۲) آپ کو وصال شریف کیلئے سیدنا امیر المومنین حضور مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ۲۱ ر رمضان مبارک نصیب ہوئی۔

(۶۳) بلاشک وشبہ آپ پندرہویں صدی کے عظیم مجدد ہیں

جب بد مذہبیت سر اُٹھانے لگتی ہے جب لوگ اسلام وسنیت کی حقیقی راہوں سے بھٹک کر غلط راستے اختیار کرنا شروع کردیتے ہیں جب حقوق اللہ میں کاہلی پیدا ہونے لگتی ہے جب اسلام کا لبادہ اوڑھ کر اسلام کے دشمن اہل اسلام میں گھس کر اسلام کو نقصان پہونچانے کی سعیٔ مذموم کرنے لگتے ہیں جب سنیت کا لبادہ اوڑھ کر منافقین اسلام بدامنی پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں تب ضرورت ہوتی ہے کہ کہ کوئی مردِ حق ہو جو اسلام واہل اسلام کو ایسے منافقین واسلام کے دشمنوں سے محفوظ کر سکے، کوئی ہو جو گمراہ ہونے والوں کو دین کا صحیح راستہ بتا سکے اور قرآن وحدیث واقوال صلحاء کو عوام تک پہونچا کر انہیں گمراہیت کے تاریک وادیوں سے نکال سکے اور ملت اسلامیہ کو اپنے تجدیدی کارناموں سے بدمذہبوں سے محفوظ کر سکے چنانچہ سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی مکی مدنی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان اللہ یبعث لھٰذا الامت علیٰ راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا امر دینھا ۔ (ترجمہ) بیشک اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اس امت کیلئے ہر صدی کے سرے

پر ایک مجدد بھیجتا ہے جو اپنے رب حکم کی تجدید کرتا ہے۔
اس کی شرح فرماتے ہوئے حضرت علامہ بدر الدین ابدال رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی کتاب ''مرضیه فی نصرت مذهب الاشعریه ''میں ارشاد فرماتے ہیں ''اعلم ان المجدد انما هو بغلبة الظن ممن عارفه بقرائن احواله والانتفاع بعلمه ولایکون المجدد الا عالما بالعلوم الدینیة الظاهرة والباطنة ناصرا للسنة قامعا للبدعة۔ (ترجمہ) مجدد کی شناخت قرائن واحوال سے کیجائے اور دیکھا جائے کہ کیا اسکے علم نے نیا نفع پہونچایا؟ اور مجدد ہی ہوگا جو عالم ہوگا علوم دینیہ ظاہرہ وباطنہ کا اور مددگار ہوگا سنت کا اور ختم کرنے والا ہوگا بدعت کا۔
حضرت علامہ امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ''مرقات السعود شرح سنن ابی داؤد''میں مجدد کی تعریف اس طرح بیان فرماتے ہیں: والذی ینبغی ان یکون المبعوث علیٰ راس المائة رجلا مشهورا معروفا مشارا الیه۔ (ترجمہ) اچھا یہ ہے کہ صدی کا مجدد وہ شخص ہو جو مشہور ومعروف ہو اور امر دین میں جس کی طرف اشارہ کیا جاتا ہو۔
اور حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی ان سارے ارشادات کی عکاسی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ جب ہندوستان میں وہابیت پاؤں پسارنے کی کوشش کر رہی تھی تو مجدد مرادآبادی نے اپنے قلم سے اپنی زبان سے اور اپنے بازوؤں کی طاقت سے وہابیت کا بینڈ بجادیا۔ جب وہابیت کے بانی اسماعیل دہلوی کے ایک خفیہ حمایتی نے سنیت کا لبادہ اوڑھ کر بھولے بھالے سنیوں کو بہکانے کی کوشش کی اور بڑی بڑی خانقاہوں کے بڑے علماء ومشائخ اسکے ڈھونگ کا شکار ہوتے چلے جارہے تھے اور اس اسماعیل دہلوی کے حمایتی نے مسلک امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خلاف اپنا ایک نیا پانچواں مسلک کھڑا کردیا اور سنی مسلمانوں کو ورغلایا کہ مزار شریف کو چومنا منع

ہے، مزار پر ایک چادر چڑھاؤ وہ بھی پھولوں کی، مزار کو چومنا منع ہے، فجر کے بعد مسجد میں باآوازِ بلند سلام پڑھنا منع ہے، محفل میلاد میں ذکر شہادت منع ہے، تو حضور مجدد مرادآبادی نے دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر کے رکھدیا اور ساری دنیا کو بتادیا کہ سنیت اور ہے پانچواں مسلک اور ہے۔ جب ساری دنیا کے مسلمانوں کو غلط بیانی کا شکار کر کے جمعہ کی اذانِ ثانی کو داخلِ مسجد کے بجائے خارج مسجد جوتوں میں کرانے کی مہم چلائی جارہی تھی تو مجدد مرادآبادی کے قلم کی شمشیر نے ان جھوٹوں کے جھوٹ کا سر قلم فرمادیا۔ جب سرکار شہید اعظم امام حسین شہید کربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامانِ تشہیر تعزیہ شریف کو علم وتخت کو ناجائز وحرام کہہ کر بغضِ اہلبیت کا اظہار کیا جارہا تھا تو مجدد مرادآبادی نے ان دشمنانِ اہلبیت کو دن میں تارے دکھادئے۔ جب کشمیر کی دھرتی پر کوئی سنیت کو جانتا پہچانتا نہ تھا اس وقت کشمیر میں سنیت کا چراغ روشن کرنے والی ذات کا نام انتخاب حسین قدیری ہے، جب گجرات کی دھرتی کو دوسرا دیوبند کہا جانے لگا تھا اور سنی علماء کا وہاں داخلہ تقریباً بند ہو چکا تھا اس وقت حضور مجدد مرادآبادی نے گجرات کو وہابیت کی دلدل سے نکالا۔ جب ۱۹۹۵ء میں مالیگاؤں مہاراشٹر ایک وہابی مفتی کے نرغۂ کفر میں پھنس چکا تھا اور تقریباً ۴۵ تقریریں کر کے اس مفتی نے مہاراشٹر میں وہابیت کو پروان چڑھا رکھا تھا ایسے موقع پانچویں مسلک کے ماننے والے بڑے بڑے مولویوں نے اس مفتی کے کفری رتھ کو روکنے کی کوشش کی مگر ناکامی کے سوا کچھ ہاتھ نہ لگا اس کسمپرسی کے عالم میں خود پانچویں مسلک والوں نے حضور مجدد مرادآبادی کے چاہنے والوں وغلاموں سے درخواست کی کہ اس قدیری مداری شیرِ ببر کو بلاؤ اور اس مفتی کے کفری جال سے مہاراشٹر کو بچاؤ تو اپنے چاہنے والوں کی درخواست پر حضور مجدد مرادآبادی مالیگاؤں مہاراشٹر تشریف لے گئے اور صرف ایک خطاب سے ہی اس وہابی مفتی کی ایسی درگت بنائی کہ وہ مفتی اپنے طے شدہ بقیہ ۳۰ پروگرام چھوڑ کر مالیگاؤں سے فرار ہوگیا۔ جب سیدنا حضرت

امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بغض کا شکار لوگوں نے سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مصنوعی محبت کو ڈھال بنا کر صحابہ کی عظمتوں سے کھلواڑ کی کوشش کی تو اس قدیری مداری مردِ آہن نے رافضیت کی اینٹ سے اینٹ بجادی۔ جب قاتل امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید ملعون کو ایمان والا ثابت کرنے کی ناپاک مہم چلائی جارہی تھی تو کربلا والوں کے اس لال نے ان کھلے اور چھپے دونوں یزیدیوں کا جینا حرام کردیا۔

قدیری نام سے تیرے ہیں خائف دشمنانِ دیں

وہابی ہوں وہ جب والے، وہابی ہوں وہ اب والے

خلاصہ یہ ہے کہ جب جب اور جہاں جہاں سنیت کو تحریری قربانی کی ضرورت ہوئی تو حضور مجدد مرادآبادی کا قلم کام آیا، جہاں سنیت کو خون کی ضرورت محسوس ہوئی حضور مجدد مرادآبادی کا خون کام آیا، جہاں سنیت کو تقریر کی ضرورت ہوئی تو حضور مجدد مرادآبادی کی زبانِ سحر البیان نے اپنے فن کا لوہا منوایا۔

یہی وجہ ہے کہ آج سے تقریباً ۳۰ سال پہلے خطیب مشرق حضرت علامہ مفتی مشتاق احمد نظامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا تھا کہ ''کسی جماعت کو ایسا عالم صدیوں میں نصیب ہوتا ہے جیسے ہماری جماعت کو علامہ انتخاب قدیری ملے ہیں''۔ سبحان اللہ

اور میں کہتا ہوں کہ حضرت علامہ نظامی نے یہ حضور مناظر اعظم کے مجدد ہونے کی پیشگوئی فرمائی تھی ورنہ مولانا، علامہ، مصنف، مقرر، محدث، مفکر، مدبر تو پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں۔ لیکن کوئی ایسا انوکھا نرالا عالم صدیوں میں دکھائی دے جسے دیکھ کر اہل حق مسرور ہوں اور ساتھ ہی ساتھ اہل باطل اُسے دیکھ کر رنجور ہوں جو دشمنانِ دین پر ذوالفقارِ حیدری بنکر چمکے تو یہ اسکے مجدد ہونے کی ہی علامت ہے۔

جس کی ضیاء سے دور ہوئی تیرگیٔ جہل

علم و عمل کا ایسا ستارہ ہے انتخاب (فاضل افریقہ علامہ شجر مکنپوری)

چودھویں صدی میں کچھ لوگوں نے اپنے مولویوں کو مرنے کے بعد مجدد کہنا شروع کر دیا، جیتے جی اسلئے نہیں کہا کہ کہیں انکی پول نہ کھل جائے اور ان سے سوال نہ کر لیا جائے کہ اسمیں کیا خوبی ہے جو اسے مجدد بگھارا جا رہا ہے، اس نے کتابیں کتنی لکھیں؟ اس نے مناظرے کتنے کئے؟ اس نے مسلمانوں میں پھیلی ہوئی کتنی مذہبی بیماریوں کو دور کیا؟ لیکن یہ حضور مجدد مرادآبادی کی شان ہے آپ کی حیات ظاہری ہی میں علماء ومشائخ آپ کو مجدد فرمایا کرتے تھے چنانچہ تاجدار ملنگاں حضرت علامہ بابا معصوم علی شاہ ملنگ مدظلہ العالی گدی نشین پنیہار گوالیار تو آپ کو "مجدد اعلیٰ" فرمایا کرتے تھے۔

۲۶؍رجب المرجب ۱۴۳۲ھ کو مدرسہ اہلسنت قدیریہ اشرفیہ محلہ قانون گویان کے سالانہ جلسۂ معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں تشریف لے گئے، لیکن اچانک کافی نقاہت محسوس فرمانے لگے میں خطاب کر رہا تھا، جب میں خطاب سے فارغ ہوا تو ارشاد فرمایا کہ مجھے گھر لے چلو، میں نے فوراً آپکو رکشا میں بٹھایا اور گھر لے چلا لیکن جب کمزوری زیادہ محسوس ہونے لگی تو قریب میں محلہ فیض گنج میں آپکے حقیقی ماموں زاد بھائی جناب ڈاکٹر سید شہاب الدین صاحب کے کلینک لے گیا۔ انہوں نے آپکو دیکھا اور فوراً اپنی گاڑی سے ہاسپٹل لے گئے جہاں تین دن آپ نے بغرض علاج قیام فرمایا۔ آپ کے چہرۂ پاک پر نور کی ایسی برسات ہوتی تھی کہ دیکھنے والا بس آپکا ہو کر رہ جاتا تھا، لہٰذا اسکے باوجود کہ آپ ہاسپٹل اپنے علاج کیلئے تشریف لے گئے تھے لیکن آپکے نورانی چہرے کو دیکھ کر ہاسپٹل میں ایڈمٹ مریض اور انکے تیماردار آپ سے مرید ہونے لگے اور ہاسپٹل بھی ایک خانقاہ کی شکل میں نظر آنے لگا۔ ہاسپٹل میں علاج کے دوران ہی آپ نے اپنے دست مبارک سے تحریر کردہ وصیت کو قانونی جامہ پہنایا اور قلمی وصیت کو کمپیوٹر سے ٹائپ کرا کر گواہان کی موجودگی میں اس پر دستخط فرمائے اور بقیہ قانونی کاروائی مکمل فرمائی۔

۱۴؍شعبان ۱۴۳۲ھ کو مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کا سالانہ اجلاس ہوتا ہے۔ حضور مناظر

اعظم مجدد مرادآبادی اس اجلاس میں علالت کے باوجود رونق افروز ہوئے اور خطاب فرمایا اور ساتھ ہی ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہے۔
رمضانِ مبارک ۱۴۳۲ھ شروع ہونے والا تھا نقاہت کافی بڑھ چکی تھی لیکن اسکے باوجود بھی آپ پورے زور وشور سے جامع مداری شریف کی تیسری جلد کی تیاری میں مصروف تھے اور میرے ساتھ کمپیوٹر پر روزانہ چار پانچ گھنٹہ کتاب کی تصحیح فرماتے۔ تصحیح کا کام اس مقام تک پہونچ چکا تھا کہ سیدنا امیر المومنین حضور مولا علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل کا باب چل رہا تھا۔ رمضان مبارک شروع ہوا اور میں تخت والی مسجد میں نمازِ تراویح میں قرآن کریم سنانے میں مصروف ہوگیا اور جامع مداری شریف کی تصحیح کا کام رک گیا۔ ۶/ رمضان مبارک ۱۴۳۲ھ کو قرآن کریم مکمل ہوا اور اس موقع پر حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی تخت والی مسجد تشریف لائے۔ نقاہت کو دیکھتے ہوئے میں نے عرض کیا کہ صرف دعا فرمادیں خطاب نہ فرمائیں مگر آپ نے فرمایا کہ ہم خطاب کرینگے۔ آپ نے خطاب کا آغاز فرمایا اور فرمایا کہ میں اس پوزیشن میں نہیں تھا کہ مسجد تک آؤں مگر اسلئے آگیا کہ آپ سے آخری ملاقات کرلوں اور پھر چالیس منٹ روحانیت اور علمی نکات سے لبریز خطاب فرمایا اور ختم قرآن کریم کی پوری تقریب میں اخیر تک جلوہ افروز رہے اور سارے مریدین ومحبین سے تفصیلی ملاقات فرمائی اور دعاؤں سے نوازا۔
کیونکہ صرف نقاہت ہی تھی بقیہ کھانا پینا اور دیگر معمولات بدستور جاری تھے اور ہر معاملے میں اپنے اہل خانہ، مریدین ومحبین کی رہنمائی فرمارہے تھے لہٰذا آپکے حکم پر ۷/ رمضان مبارک ۱۴۳۲ھ کو میں گجرات، مہاراشٹر وآندھرا پردیش کے دورے پر روانہ ہوگیا۔ اسی دوران مجھے معلوم ہوا کہ تمل ناڈو میں جناب اکبر کوثر صاحب نام سے ایک پایہ کے حکیم ہیں جو کڈنی کے علاج میں ماہر ہیں تو میں نے فون پر والدگرامی حضور مناظر اعظم سے اجازت چاہی کہ میں ان سے آپکے سلسلے میں ملاقات کروں، آپ نے منع

فرمایا مگر میرے اصرار پر آپ نے اجازت مرحمت فرمادی۔

اور آخر ۱۹ر رمضان مبارک ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۰ اگست ۲۰۱۱ء ہفتہ کا دن آگیا۔ آپ نے حسب معمول دن بھر مریدین ومحبین سے ملاقات فرمائی۔ اپنی بڑی صاحبزادی سیدہ عائشہ گوہر قدیری سے فون پر کہا کہ آج میرا افطار تم بنا کر بھیجنا۔ انہوں نے افطار بنا کر بھیجا اور آپ نے اسکو پوری محبت کیساتھ تناول فرمایا۔

اس روز میں نے تملناڈو میں حکیم اکبر کوثر صاحب سے ملاقات کی، میرے ساتھ حضور مناظر اعظم کے چہیتے خلیفہ پیر طریقت حضرت صوفی منیر احمد قدیری صاحب خانقاہِ قدیریہ اشرفیہ مداریہ عنبر پیٹ حیدرآباد وعزیزی محمد عابد قدیری حیدرآبادی بھی تھے۔ میں نے حکیم صاحب کو والد گرامی حضور مناظر اعظم کے سارے حالات سنائے تو انہوں نے نسخہ لکھا اور کہا کہ باہر کاؤنٹر پر نو ہزار روپے جمع کرا کر یہ دوائیاں حاصل کرلیں۔

حکیم صاحب سے رخصت ہونے سے پہلے میں نے انکو اپنے موبائل سے حضور مناظر اعظم کا دیدار کرایا اور آپکا ترجمۂ قرآنِ کریم بصیرۃ الایمان وتفسیر قدیری بدیعی تحفتاً پیش کی۔ حکیم اکبر کوثر صاحب نے پانچ منٹ بصیرۃ الایمان کا مطالعہ کیا اور حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی کے دیدار وتحریر نے ان پر ایسا اثر کیا کہ انہوں نے فوراً ہی بیس (۲۰) بصیرۃ الایمان مزید بھیجنے کی درخواست کی اور میرے لاکھ منع کرنے پر اسکا ہدیہ بھی پیشگی پیش کردیا نیز دوائیوں کی رقم بھی واپس کردی۔ صوفی منیر احمد قدیری فرمانے لگے کہ میرے پیر کی ایسی شان ہے کہ جنکی صرف تحریر وتصویر دیکھ کر ہی لوگ ان پر فدا ہوجاتے ہیں۔

۱۹ر رمضان مبارک ۱۴۳۲ھ ۲۰ر اگست ۲۰۱۱ء کو شام چھ بجے میں اراکونم تمل ناڈو سے حیدرآباد کیلئے روانہ ہوا، راستے میں والد گرامی حضور مناظر اعظم سے فون پر بات ہوئی، میں نے حکیم صاحب کیساتھ پیش آیا سارا واقعہ سنایا تو اظہارِ مسرت فرمایا اور فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہر جگہ لاج رہے گی۔

اگلے دن ۲۱ ویں شریف تھی اور تخت والی مسجد میں حسب سابق سرکار مولائے کائنات رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ ہوئی تھی جسمیں افطار کا اہتمام ہوتا تھا جو کہ جناب محمد جاوید صاحب نیازی فرماتے تھے اور بعد تراویح طرحی منقبتی مشاعرہ ہونا تھا۔ لہٰذا بعد مغرب آپ نے سرکار مولائے کائنات کی طرحی منقبت شریف کہی جو کہ آپکی حیات پاک کا آخری کلام تھا۔ رات کو تقریباً ساڑھے نو بجے جناب جاوید نیازی صاحب کو بلایا اور اگلے دن ہونے والے افطار کی تیاریوں پر تبادلۂ خیال فرمایا۔ جب جاوید نیازی صاحب رخصت ہونے لگے تو فرمایا کہ نیازی صاحب! افطار کا انتظام ڈبل کر لینا کل لوگ بہت آئینگے۔ جناب جاوید صاحب نیازی فرماتے ہیں کہ میں کچھ دیر کیلئے اپنے خیالوں میں گم ہوگیا کہ کل آخر ایسی کیا خاص بات ہے کہ لوگوں کی تعداد ڈبل ہو جائے گی؟ مگر میں ادباً خاموش رہا اور گھر واپس آگیا۔

تقریباً دس بجے شب والد گرامی حضور مناظر اعظم نے برادرِ رشید مولوی حافظ قاری سید محمد المآب حسین قدیری کو حکم دیا کہ بھائی صاحب کو فون لگاؤ! مجھے فون لگایا گیا مگر میں ٹرین میں سو چکا تھا اسلئے بات نہ ہوسکی۔ دس بجکر بیس منٹ پر میری آنکھ کھلی تو گھر سے مس کال دیکھ کر واپس فون کیا تو تو والد گرامی حضور مناظر اعظم سے بات ہوئی لیکن آپ نے اس وقت کوئی بھی ایسی بات نہ فرمائی جو اہم ہو اور جس کیلئے فون کیا جائے جبکہ والد گرامی حضور مناظر اعظم موبائل پر بہت مختصر بات فرمایا کرتے تھے لیکن اس وقت بلا وجہ مجھے فون کرایا۔ لیکن بعد میں مجھ پر یہ راز کھلا کہ والد گرامی آخری سفر پر روانگی سے پہلے مجھے اپنی آواز سنانے کی نعمت سے سرفراز فرمانا چاہتے تھے۔

تقریباً ساڑھے دس بجے شب والد گرامی حضور مناظر اعظم کو کچھ بے چینی سے محسوس ہوئی، برادرِ رشید عزیزی مولانا حافظ قاری سید محمد انشعاب حسین قدیری نے بڑے تایا جناب الحاج سید سرتاج حسین صاحب اور انکے صاحبزادگان کو بلایا گیا تو انہوں نے

ہاسپٹل چلنے کیلئے اصرار کیا۔ مگر آپ راضی نہ ہوئے۔ جب یہ اصرار حد سے بڑھا تو آپ نے یہ کہہ کر ہاسپٹل جانے پر رضامندی دی کہ ''چلو تمہاری بھی مان لیتے ہیں ورنہ کہو گے کہ آخری وقت میں ہماری بات نہیں مانی'' اور تقریباً ۱۲ بجکر ۲۵ منٹ پر آپ ہاسپٹل کیلئے روانہ ہوئے۔ تایا جان کے چھوٹے صاحبزادے جناب الحاج سید منہاج حسین قدیری جو اپنے چچا حضور مناظر اعظم سے شرف بیعت بھی رکھتے ہیں' گاڑی چلا رہے تھے انکے ساتھ بڑے تایا بیٹھے تھے جبکہ پچھلی سیٹ پر حضور مناظر اعظم کیساتھ تایا صاحب کے بڑے صاحبزادے جناب سید معراج حسین قدیری بیٹھے ہوئے تھے اور حضور مناظر اعظم کے لبوں سے اللہ' کا ذکر جاری تھا۔ تقریباً آٹھ منٹ کے سفر کے بعد ہاسپٹل آ گیا، زبان پاک سے ذکر اللہ' جاری تھا، جیسے ہی اسٹریچر پر لٹایا گیا، آپ نے اعزاء واقرباء پر اک نظر ڈالی، ہونٹوں پر ایک مسکراہٹ آئی، زبان پر کلمۂ طیبہ جاری ہوا اور ۲۰ ررمضانِ مبارک ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۱ راگست ۲۰۱۱ء ہفتہ واتوار کی درمیانی شب رات ۱۲ بجکر ۳۵ منٹ پر اپنی جان حسین رب العالمین کے سپرد فرما دی اور تمام زندگی دین کیلئے ملک کے کونے کونے کا سفر کرنے والا اہلسنت کا یہ عظیم امیر اپنے لاکھوں مریدین وکروروں محبین و معتقدین کی آنکھوں کو اشکبار کرتے ہوئے جنت الفردوس کے روحانی سفر پر روانہ ہوا۔

انا لله و انا اليه راجعون

پورے بھارت میں یہ خبر جنگل کی آگ سے بھی تیز پھیلی کہ اہلسنت آج اپنے پاسبان سے محروم ہو گئے، جس کو جو سادھن میسر ہوا وہ مرادآباد شریف کیلئے چل پڑا اور آخری دیدار کرنے والوں کی بھیڑ اسقدر تھی جس کو سنبھالنا مشکل ترین مرحلہ بن چکا تھا لیکن قابل تحسین ہیں مرادآباد شریف کے عوام اور خصوصاً محلہ نئی بستی وکسرول کے نوجوان جنہوں نے اس مرحلہ کو بڑی مستعدی سے سنبھالا اور بلیاں باندھ کر بھیڑ کو کنٹرول کیا۔ دیدار کرنے والوں کا عالم یہ تھا کہ اپنا اگر ایک گھنٹہ میں ایک بار دیدار کو آتا تھا تو وہ لوگ

جنہوں نے زندگی بھر حضور امیر اہلسنت سے مذہبی یا بلا وجہ ذاتی بغض رکھا وہ کئی کئی بار دیدار کو آتے کیونکہ حضور امیر اہلسنت کا چہرہ ایسا چمک رہا تھا کہ اس سے پھوٹنے والی نور کی کرنیں بار بار دیدار کی پیاس کو بڑھا رہی تھیں۔ آخری کچھ ماہ میں نقاہت کے کچھ اثرات جو آپکے چہرۂ پاک پر دکھائی بھی دینے لگے تھے بعدِ وصال وہ سارے نشانات یکسر غائب ہو گئے تھے اور چہرۂ مبارک آئینہ کی طرح صاف وشفاف نظر آرہا تھا۔

حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی آخری آرامگاہ کیلئے مراد آباد شریف سے پندرہ کلومیٹر دور دلپت پور میں ۲۲ بیگھہ زمین اپنی ذاتی پیسے سے خریدی تھی جہاں الجامعۃ القدیریہ بصیری کالج بھی بنانے کا ارادہ تھا اور وہیں اپنی قبر شریف کیلئے کمرہ بھی تیار کرالیا تھا۔ لیکن آپکے وصال شریف سے ایک ہفتہ پہلے کئی دن مسلسل زوردار بارش ہوئی جس سے وہاں تقریباً ۴ افٹ پانی کھڑا ہو گیا اور جب آپکے وصال شریف کے اگلے دن لوگ دلپت پور اس زمین پر پہونچے جہاں آپکی قبر شریف کیلئے کمرہ بنا ہوا تھا تو تقریباً چار فٹ پانی تب بھی وہاں موجود تھا۔ والد گرامی حضور امیر اہلسنت کے انتہائی عزیز دوست اور ہمراز محسن اہلسنت الحاج حافظ محمد مسلم صاحب اشرفی ایکسپورٹر نے مجھے سارے حالات فون پر بتائے تو میں نے ان سے عرض کیا کہ جیسے بھی ممکن ہو اس جگہ کو ہموار کر دیں تا کہ تدفین میں کوئی دشواری نہ ہو۔ حضرت محسن اہلسنت اور آل جماعت اہلسنت کے جانبازوں واہل مراد آباد شریف نے موٹر پمپ اور بالٹیوں سے انتھک محنت کر کے اس پانی کو وہاں سے نکالا اور بعد نماز مغرب وہاں ٹرالی والوں کو رات میں بھراؤ ڈالنے کا کام سونپ کر آگئے۔ حد تو یہ ہے کہ جہاں قبر تیار کی گئی تھی وہاں اندر پانی کا سوت بن چکا تھا۔

وقت وصال کیونکہ میں خود بھی چنئی اور حیدر آباد کے درمیان تھا اسلئے ۲۱ راگست ۲۰۱۱ء اتوار کو صبح آٹھ بجے حیدر آباد پہونچا اور وہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز دہلی اور پھر شام چھ بجے مراد آباد شریف پہونچا۔ رات کا اندھیرا تھا اور دلپت پور میں اس مقام پر لائٹ کا

کوئی سادھن نہ تھا اسلئے رفقاء نے صبح وہاں جانے کا مشورہ دیا۔
اگلے دن یعنی جس دن تدفین عمل میں آنا تھی صبح پانچ بجے میں دلپت پور پہونچا تو دیکھا کہ جوٹرالیاں مٹی کا بھراؤ ڈالنے آئیں تھی وہ بھی کیچڑ اور گارے میں پھنس چکی تھیں اور ساری زمین پر گارا ہی گارا نظر آتا تھا۔ میرے ساتھ حضرت مولانا شاداب قدیری رامپوری، جناب محمد اعظم مداری ساکن بدھولیا بریلی اور جناب ریاست حسین قدیری ٹرانسپورٹر ساکن پاکبڑا مرادآباد شریف تھے۔ میں نے ان سے مشورہ کیا تو سب افراد نے بیک زبان ایک ہی بات کہی کہ یہ مقام حضور امیر اہلسنت کی تدفین کے قابل نہیں ہے۔
میں نے فوراً اپنے تایا جان جناب الحاج سید سرتاج حسین صاحب اور انکے صاحبزادگان و دیگر خاندان کے افراد کیساتھ جناب الحاج محمد مسلم صاحب اشرفی سے ملاقات کی تو انہوں نے فرمایا کہ میں تو پہلے ہی وہاں تدفین کے حق میں نہیں تھا۔
جب اہل خاندان اور محبین و مخلصین نے اس بات پر مہر تصدیق ثبت کردی کہ یہ جگہ تدفین کے لائق نہیں ہے، اگر آج پانی سوکھ بھی گیا تو ہر سال ان مشکلات سے دوچار ہونا پڑے گا اور آستانہ و خانقاہ بنانے میں بڑی دشواریاں ہونگی۔ تب سب یہ سوچنے پر مجبور ہوگئے کہ اب تدفین کہاں کی جائے؟ کسی عام قبرستان میں تدفین نہیں کی جاسکتی تھی کیونکہ عام قبرستان میں پکی قبر بنانا ناجائز ہے اور حضور امیر اہلسنت کا تو مکمل آستانہ تیار ہونا تھا۔ بہت ساری تجاویز سامنے آئیں مگر کسی مقام پر بھی اتفاق رائے نہ ہوسکا۔
جب میری والدہ ماجدہ کو اس ساری کشمکش کی خبر پہونچی تو انہوں نے ایک عجیب وغریب واقعہ بیان فرمایا کہ اپنے وصال سے ایک ہفتہ قبل جبکہ مرادآباد شریف میں زبردست بارش ہورہی تھی تو حضور امیر اہلسنت نے مذاقاً میری والدہ ماجدہ سے ارشاد فرمایا کہ جن! ایسے موسم میں تو ہمارا دنیا سے جانا بھی لوگوں کیلئے مشکل کھڑی کردیگا کیونکہ دلپت پور میں تو بہت پانی کھڑا ہوجاتا ہے لوگ ہمیں وہاں کیسے دفن کرینگے؟ تو میری والدہ ماجدہ

نے عرض کیا کہ کمپنی باغ والے قبرستان میں دفن ہو جانا وہ آپکا آبائی قبرستان ہے، حضور امیر اہلسنت نے فرمایا کہ عام قبرستان میں پکی قبر نہیں بنے گی لہٰذا مجھے وہاں دفن مت کرنا، تب والدہ ماجدہ نے عرض کیا کہ آپ اسی نئی بستی والے آبائی مکان میں دفن ہو جانا کیونکہ یہی آپکی جائے پیدائش بھی ہے اور آپ پہلے کہتے بھی تھے کہ مجھے میری جائے ولادت میں ہی دفن کر دینا۔ تب حضور امیر اہلسنت نے فرمایا کہ جگن! تمہارا یہ مشورہ اچھا ہے اگر دلپت پور میں کوئی پریشانی آئے تو مجھے یہیں دفن کر دینا۔

چنانچہ میری والدہ ماجدہ نے گھر کے تمام افراد و گھر میں موجود سینکڑوں خواتین کے سامنے یہ واقعہ بیان کیا اور مجھے حکم دیا کہ اسی نئی بستی والے مکان میں تدفین کی جائے۔

اس موقع پر چند مفاد پرست لوگوں نے ایک ایسے شخص کے ساتھ ملکر اس فیصلے کو چیلنج کرنے کی ناپاک و ناکام کوشش کی جس نے حضور امیر اہلسنت کو انکی زندگی کے آخری پانچ سالوں میں سوائے دکھ و تکلیف کے اور کچھ نہیں دیا اور حضور امیر اہلسنت کو سیدنا حضرت نوح علیہ السلام اور سیدنا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت پر عمل کرنے کا موقع دیا۔ لیکن میری والدہ ماجدہ کے فیصلے اور سونے پر سہاگہ یہ کہ سیدنا سراج عالم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالاحد میاں قبلہ مدظلہ العالی سجادہ نشین دربار حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف جو کہ کراچی پاکستان میں جلوہ گر تھے، انہیں جب سارے حالات بتائے گئے تو انہوں نے حضرت حافظ قاری صوفی ریاض احمد قدیری پیلی بھیتی کو حکم فرمایا کہ ہماری طرف سے اعلان کردو کہ انتساب میاں جو کچھ کر رہے ہیں ہمارے حکم اور اجازت سے کر رہے ہیں اور سب لوگ انکی پیروی کریں۔

اس اعلان کے بعد سارے مفاد پرستوں کے حوصلے ٹھنڈے ہو گئے اور وہ سارے حاسدین مع اپنے گروگھنٹال کے گدھے کے سینگ کی طرح غائب ہو گئے اور قدیری منزل محلہ نئی بستی میں قبر شریف کی تیاری شروع کی گئی۔

قبل نمازِ فجر آپکو غسل دیا گیا جسمیں مجھ فقیر کے علاوہ حضرت علامہ مفتی سلطان احمد قدیری شیخ الحدیث مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ، حضرت علامہ سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری، علامہ شاداب حسین قدیری رامپوری، صوفی منیر احمد قدیری حیدرآبادی، سید مسراج حسین قدیری، سید منہاج حسین قدیری شامل تھے۔ جیسے ہی آپکے جسد خاکی کو تختۂ غسل پر رکھنے کیلئے پلنگ سے اُٹھایا گیا تو مذکورہ حضرات نے اللہ' کا نعرہ بلند کیا تو موجودہ سب لوگوں نے دیکھا کہ حضور امیر اہلسنت کے چہرۂ پاک پر مسکراہٹ پھیل گئی اور موجودہ تمام لوگ بیک زبان پکار اُٹھے کہ ''حضرت مسکرائے'' اور حضور امیر اہلسنت کی اس زندۂ جاوید کرامت پر سبکی آنکھوں سے اشک مسرت جاری ہوگئے کہ جو ذات گرامی اللہ' کا ذکر کرتے کرتے دنیا سے رخصت ہوئی وہ اس وقت بھی ذکر اللہ' سے کتنی شادماں ہے۔

تقریباً ۳۰ گھنٹے گزر جانے کے بعد بھی آپکا جسم مبارک خوشبو بکھیر رہا تھا اور بے پناہ گرمی کے باوجود ایسا تر و تازہ و خوشبوؤں سے آراستہ نظر آرہا تھا جیسا کہ ابھی وصال فرمایا ہو۔

زمزم شریف کے مقدس پانی سے آراستہ اور کعبہ شریف سے مَس کیا گیا کفن آپکو پہنایا گیا۔ پیارے نبی ﷺ کا عطا فرمودہ جبہ شریف آپکو پہنایا گیا اور آپکے پیر بھائی عارف حق ولی کامل حضرت الحاج صوفی اعجاز محمد میاں قدیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نانکار شریف نے آپکو آپکے پیر و مرشد سرکار تاج الاولیاء قطب زماں حضرت علامہ شاہ سید محمد عبدالقدیر میاں پیلی بھیتی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمامہ شریف باندھا۔

۲۱ رمضانِ مبارک ۱۴۳۲ھ مطابق ۲۲ اگست ۲۰۱۱ء بروز پیر صبح نو بجے آپ کا جنازۂ مبارکہ قدیری منزل محلہ نئی بستی سے محمد علی روڈ پر اُسی تخت والی مسجد کے سامنے لاکر رکھا گیا جہاں تقریباً ۳۳ سال آپ اعزازی منصب امامت اور منصب تولیت پر فائز رہے، اُسی مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کی پُر شکوہ عمارت کے سامنے آپکی نمازِ جنازہ ادا کی گئی جس کی تعمیر میں آپ نے اپنے مقدس ہاتھوں سے اینٹیں اُٹھائیں تھی۔ نمازِ جنازہ پڑھانے کی

سعادت مجھ فقیر کو میسر ہوئی۔ حالتِ روزہ اور بے پناہ گرمی کے باوجود جلوس جنازہ میں ہر مذہب و مسلک کے افراد پر مشتمل ایسا جم غفیر دیکھا گیا جو آج تک کسی آنکھ نے نہیں دیکھا تھا۔ ہر طرف سر ہی سر نظر آتے تھے، جنازے کی مسہری میں ۲۰ فٹ کے پائپ باندھنے کے بعد بھی کاندھا دینے میں باری آنا مشکل ہو رہا تھا۔

دو گھنٹے بعد جلوسِ جنازہ شہر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا محلہ نئی بستی پہونچا۔ اہل خانہ و علما و مشائخ نے آخری دیدار کیا اور پھر وہ وقت آ گیا جب رب قدیر کی یہ عظیم امانت اسکے سپرد کرنا تھی۔ حافظ محمد ریاض قدیری پیلی بھیتی اور الحاج سید منہاج حسین قدیری قبر شریف میں اُترے اور بقیہ موجودہ حضرات کی معاونت سے حضور امیر اہلسنت کو قبر شریف میں اُتارا گیا۔ قبر شریف میں سو سے زائد بوتلیں عرق گلاب چھڑکا گیا اور اتنی ہی عطر کی بوتلیں بھی تھیں اور ایک سچے عاشق رسول نے ایسے عالم میں اپنے آقا سے ملاقات کی کہ اسکی قبر روحانی خوشبوؤں کیساتھ ساتھ دنیاوی خوشبوؤں سے بھی آراستہ تھی۔

مجھے یہاں ایک معلوماتی واقعہ یاد آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور امیر اہلسنت قبر کے حالات بیان فرما رہے تھے تو ایک صاحب نے مذاقاً دریافت کیا کہ حضرت! کیا آپ اپنی قبر اپنے قد کے برابر کھدوانے کا حکم فرمائیں گے تاکہ پیارے نبی ﷺ کا استقبال و دیدار کھڑے ہو کر کریں؟ تو حضور امیر اہلسنت نے ارشاد فرمایا کہ مومن کی قبر دنیا والوں کے کشادہ کرنے سے کشادہ نہیں ہوتی بلکہ اسکی ایمانی پختگی روحانی طور پر اُسے تا حد نظر کشادہ کر دیتی ہے اور الحمد للہ میں سچا پکا خانقاہی سنی مسلمان ہوں۔

ہزاروں لوگوں نے قبر مبارک میں مٹی پیش کی اور پھر قبر شریف مکمل کی گئی۔ دار النور مکنپور شریف سے آیا ہوا سیدنا حضور مدار العالمین حضرت سید بدیع الدین زندہ شاہ مدار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزارِ پاک پر مکمل سال بھر پڑا رہنے والا غلاف شریف مزارِ حضور امیر اہلسنت پر چڑھایا گیا جو کہ پیر طریقت حضرت علامہ سید فاران شکوہ میاں قبلہ جعفری

مداری اور محقق عصر حضرت علامہ سید منور علی میاں قبلہ جعفری مداری لیکر آئے تھے۔ یہ غلاف شریف صرف خانوادۂ سرکار مدار العالمین کے افراد ہی استعمال کرتے ہیں لیکن یہ حضور امیر اہلسنت پر سرکارِ مدار العالمین کی خصوصی عنایت تھی کہ مزارِ مجدد مرادآبادی پر پہلا خلاف سرکارِ مدار العالمین کے مزار مبارک کا چڑھایا گیا۔

سورۂ بقرہ شریف وقل شریف پڑھا گیا اور مجاہد اعظم حضرت علامہ ڈاکٹر سید محمد مرغوب عالم جعفری مداری مدظلہٗ سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ مداریہ مکنپور شریف نے بلندیٔ درجات کی دعا فرمائی اور مولانا سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری نے قبر پراذان پڑھی۔

سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذات گرامی کی عظمت اس سے سمجھی جاسکتی ہے کہ آپکے آخری دیدار کیلئے ہر طبقہ اور ہر فرقے کے لوگ جوق در جوق حاضر ہوئے اور انہوں نے محسوس کیا کہ آپکے چہرۂ پاک پر برسنے والے انوارآپکی پاکباز زندگی کو بیان کررہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ آپ نے اپنی زندگی میں جو کچھ کیا وہ حق تھا اور آپ کی زندگی حق وصداقت کی آئینہ دار تھی۔

میں نے مختصر طور پر والدگرامی سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حالات قلمبند کرنے کوشش کی ہے ورنہ اس ذات گرامی کی ایک ایک خوبی کو تفصیلی انداز میں بیان کیا جائے تو ہزاروں صفحات بھی کم پڑجائیں۔

رب قدیر اس عظیم ہستی کے درجات کو بلند فرمائے اور حضور امیر اہلسنت جو اصلی خانقاہی سنیت کو عام کرنے کا مشن ہمیں عطا فرما کر گئے ہیں اس پر گامزن رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ سیدنا رحمۃ للعالمین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ابوالاحتساب و الکامیاب

سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

عفاعنہ البصیر

۲۱ر رمضان مبارک ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۰ر اگست ۲۰۱۲ء جمعۃ المبارکہ

کرامات حضور مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱) ولی کامل پیر روشن ضمیر حضرت شاہ ولی محمد صاحب قدیری بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ واقعہ پیلی بھیت شریف میں ۱۹۸۸ء میں منعقد جشن حضور اللہ ہو میاں کے اسٹیج پر سینکڑوں حضرات علماء و مشائخ کی موجودگی میں بیان فرمایا کہ ایک رات وہ مسجد نبوی شریف مدینۂ منورہ میں عبادت میں مصروف تھے کہ سفید لباس میں ایک بزرگ نمودار ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ ولی محمد! رسول پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمہیں تحفہ بھیجا ہے اور انہوں نے مجھے ایک جبہ شریف اور ایک کرتہ شریف عطا فرمایا۔ میں نے اس تحفے کو سر آنکھوں سے لگایا اور مسرت میں جھومتا ہوا اُس تحفے کو لیکر بریلی شریف آ گیا۔ جب اگلی بار میں مدینۂ منورہ حاضر ہوا تو پھر حسب معمول رات میں مسجد نبوی شریف میں مصروف عبادت تھا تو وہی بزرگ پھر نمودار ہوئے۔ میں خوشی میں جھوم اُٹھا کہ آج پھر میرے آقا کا کوئی تحفہ میرے لئے آیا ہے لیکن اس بار اُن بزرگ کا ہاتھ خالی تھا اور انہوں نے مجھ سے فرمایا ولی محمد! پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا فرمودہ اس تحفے میں کرتا تمہارا ہے اور جبہ تمہارے پیر بھائی انتخاب قدیری کا ہے۔ لہٰذا وہ جبہ تم انکو عطا کر دینا۔ حضور شاہ ولی محمد قدیری نے یہ واقعہ بیان فرما کر اسی موقع پر نم آنکھوں سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا وہ جبہ شریف حضور مناظر اعظم کو پہنایا اور حضور مناظر اعظم سے فرمایا کہ اگر مجھے حکم نہ ہوتا تو یہ جبہ میں آپکو ہرگز نہ دیتا۔ حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم نے اس جبہ شریف کو محفوظ فرما لیا اور یہ وصیت فرمائی کہ جب میرا وصال ہو جائے تو کفن کے بعد مجھے یہ جبہ شریف پہنا کر دفن کرنا۔ چنانچہ حسب وصیت آپکو کفن شریف دینے کے بعد وہ جبہ شریف پہنایا گیا لیکن میں (انتساب قدیری) اس بات کو بخوبی سمجھتا تھا کہ یہ جبہ شریف عظیم نعمت ہے اور آنے والی نسلیں اس نعمت عظمیٰ کے دیدار سے بھی محروم ہو جائیں گی لہٰذا میں نے اس جبہ

شریف کا ایک ٹکڑا محفوظ کرلیا اور جبہ شریف کا یہ ٹکڑا میرے پاس محفوظ ہے اور ہر سال حضور امیر اہلسنت مناظر اظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس پاک کے موقع پر عوام کو اس کی زیارت سے مشرف کیا جائیگا۔

یہ انتخاب قدیری کو عظمتیں ہیں ملیں

گئے ہیں ملکِ عدم جبۂ نبی لے کر (انتساب قدیری)

(۴) خلیفہ حضور مناظر اعظم صوفیٔ باصفا حضرت صوفی منیر احمد قدیری صاحبِ خانقاہ قدیریہ عنبر پیٹ حیدرآباد آندھرا پردیش بیان فرماتے ہیں کہ یہ اُس وقت کی بات ہے جب شہر حیدرآباد میں بارش بہت کم ہوگئی تھی جس کی وجہ سے یہاں کے مشہور تالاب سوکھنے لگے تھے اور تمام علماء کرام عثمان ساگر وحمایت ساگر جیسے بڑے بڑے ساگروں کی زمینوں پر بارش کی دُعا کیلئے جانے لگے۔ شہر حیدرآباد میں رہنے والوں کے لیے یہ وقت بہت مشکلوں کا وقت تھا۔ گھروں میں تین تین چار چار دن تک پانی نہیں آتا تھا۔ پانی کی کافی کمی ہوگئی تھی۔ اسی دوران حضور امیر اہل سنت شہر حیدرآباد تشریف لائے جلسۂ میلاد النبی ﷺ کو مخاطب کرنے کیلئے۔ یہ جلسہ آکاش نگر عنبر پیٹ میں تھا۔ جیسے ہی حضور امیر اہل سنت اسٹیج پر رونق افروز ہوئے لوگوں نے یہ گذارش کی کہ حضور آج آپ بارش کیلئے بھی دُعا فرمائیں۔ حضور امیر اہل سنت ان حسرت بھری سداؤں کو سنتے رہے اور اپنے خطاب جلیلہ کو مکمل کرلینے کے بعد دُعا کیلئے ہاتھ اُٹھائے۔ دورانِ دُعا تین بار فرمایا۔ یا اللہ تو باران رحمت نازل فرمادے یا اللہ اپنے محبوب پاک ﷺ کے صدقے بارش نازل فرمادے۔ یا اللہ فقیر قدیری کے اُٹھے ہوئے ہاتھوں کی لاج رکھ لے۔ آپ نے رات میں دُعا فرمائی اور دیر رات سے ہی رحمت کے بادل سروں پر منڈلانے لگے اور مسلسل پانچ دن تک بارش ہوتی رہی۔

(۳) تھانہ ناگ پھنی مرادآباد شریف کا رہنے والا پرویز نام کا صفائی مزدور بیان کرتا ہے

کہ سولہ سال پہلے اسکی بڑی بیٹی سریتا عجیب وغریب بیماری میں مبتلا ہوگئی جو ڈاکٹروں کی سمجھ سے بھی باہر تھی، میں اس بیٹی کو لیکر حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور امیر اہلسنت نے ابھی اسکا علاج بھی شروع نہ کیا تھا کہ اس بچی کا ماموں آ گیا اور اسکو زبردستی ایک ڈاکٹر کے لے گیا جہاں اس بچی کی موت ہوگئی۔

چھ مہینے بعد میری دوسری بیٹی کویتا بھی اسی مرض میں مبتلا ہوگئی اور ڈاکٹروں کے ذریعے اسکا علاج ہوتا رہا۔ ایک رات قریب دو بجے اس بچی کی حالت بہت بگڑ گئی تو میں اسکو لیکر حضرت کے پاس آیا، یہ حضرت کی ہم پر کرپا کہ آپ نے رات کو دو بجے بھی ہمیں اپنے در سے واپس نہ کیا اور دروازہ کھولدیا گیا لیکن اس سے پہلے کہ حضرت نیچے آفس میں تشریف لاتے میری بیٹی نے دم توڑ دیا۔ میرا اور میری بیوی سمیت ساتھ میں سب لوگوں کا رو رو کر بُرا حال تھا۔ حضرت تشریف لائے اور میری بیٹی کو دیکھ کر فرمایا کہ یہ اب چل بسی ہے آپ اِسے لیجائیں۔ میری بیوی نے جذبات میں آکر اپنی بچی کویتا کو حضرت کے قدموں میں ڈالدیا اور کہنے لگی کہ میں اپنی ایک بچی کھو چکی ہوں اب یہ بچی میں زندہ لیکر جاؤنگی۔ میری بیوی کی گریہ وزاری دیکھ کر حضرت کی آنکھیں بھی نم ہوگئیں اور آپ نے اُس بچی پر کچھ پڑھ کر دم کیا اور پانی پر کچھ پڑھ کر اس بچی پر چھینٹے ڈالے تو میری بیٹی فوراً اُٹھ کر بیٹھ گئی اور ہم سب نے حضرت کے قدموں پر سر رکھدیا۔ اس دن کے بعد سے میرے دھرم کے سینکڑوں لوگ حضرت کے پاس آنے لگے اور فیض پانے لگے۔

(۴) عبدالقیوم قدیری ساکن نورانی نگر گلی نمبر ۱۰ میٹھی کھاڑی سورت بیان کرتے ہیں کہ میری ۱۸ سالہ لڑکی شہنشاز قدیری کی آنکھوں کی روشنی اچانک چلی گئی۔ پورے گھر میں ماتم چھا گیا، اگلے دن مجھے کسی نے بتایا کہ سیدنا امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانقاہ قدیریہ میٹھی کھاڑی تشریف لا چکے ہیں۔ میں اپنی اندھی بیٹی کو لیکر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور روتے ہوئے اپنی بچی کو سرکار امیر اہلسنت کے قدموں

میں رکھدیا اور سارا ماجرا بیان کردیا۔ حضور امیر اہلسنت نے مجھے تسلی دی اور کچھ پڑھکر میری بچی کی آنکھوں پر دم کردیا۔ دم کرنا تھا کہ میری بچی کی آنکھوں کی بینائی واپس آگئی اور پھر کبھی اسکی آنکھوں کی بینائی تو کیا جاتی کبھی تکلیف بھی نہ ہوئی۔ اس واقعہ کو تقریباً سات سال گزر چکے ہیں۔ اس موقع پر میری اہلیہ اور خانقاہِ قدیریہ کے افراد موجود تھے۔

(۵) عبد الجبار قدیری ساکن قدیری روڈ میٹھی کھاڑی سورت بیان کرتے ہیں کہ میری بہو حاملہ تھی۔ طبیعت خراب ہوئی تو ہم لوگ مدر گیٹ اسپتال لے گئے جہاں ڈاکٹر رکشا بہن نے معائنہ کے بعد بتایا کہ ماں کے پیٹ میں بچہ مرچکا ہے اور آپریشن کر کے بچہ نکالنا پڑیگا ورنہ ماں کی جان کو بھی خطرہ ہوسکتا ہے۔ میں نے محمد شعیب قدیری خادم خانقاہِ قدیریہ کے ذریعہ اس کی اطلاع اپنے پیر و مرشد حضور امیر اہلسنت کو فون پر دی۔ آپ نے فرمایا کہ آپریشن مت کرانا اور خانقاہِ قدیریہ میں ہمارے تعویز رکھے ہیں وہ لیجا کر اپنی بہو کی ران پر بندھوا دینا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور تعویز باندھنے کے تیس ۳۰ منٹ کے بعد مَرے ہوئی لڑکی بنا آپریشن کے پیدا ہوئی۔ ڈاکٹر رکشا بہن نے جب یہ دیکھا تو کہا کہ میرا چالیس سال کا تجربہ فیل ہوگیا اور ایسا میں نے پہلی بار دیکھا ہے۔

(۶) حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب بھی سورت گجرات تشریف لیجاتے تو جناب عبد الستار قدیری بانگڑی والے ساکن قدیری روڈ سورت کے مکان پر جلوہ فرما ہوتے۔ عبد الستار قدیری کے پانچ لڑکیاں تھیں اور بیٹے کی نعمت سے محروم تھے۔ ایک دن بڑی حسرت سے اپنے مرشد سے عرض کرنے لگے حضور! میرے تو صرف بیٹیاں ہی بیٹیاں ہیں، جب میری تمام بیٹیوں کی شادی ہوجائے گی اور میں بوڑھا ہوجاؤنگا یا مرجاؤں گا تو آپ کی خدمت کیسے ہوگی اور میرے گھر کا چراغ کیسے جلے گا؟ حضور امیر اہلسنت مسکرائے اور فرمایا کہ اب کی بار جب تمہاری اہلیہ حاملہ ہو تو مجھے بتانا، عرض کیا حضور! بیوی پھر تین ماہ کی حاملہ ہے۔ حضور مجدد مراد آبادی نے

ارشاد فرمایا کہ اب کی بار تمہارے بیٹا ہوگا اور ہم آج ہی اسکا نام محمد زبیر قدیری رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ چھ ماہ بعد رب قدیر جل مجدہٗ نے عبد الستار قدیری کو بیٹے کی دولت سے نوازا اور آج وہ ۲۵ سال کا نوجوان ہے اور دو بچوں کا باپ ہے۔

عبد الستار قدیری تمام زندگی حضور امیر اہلسنت کی خدمت کرتے رہے۔ جب خانقاہِ قدیریہ سورت کی تعمیر ہوگئی اور حضور امیر اہلسنت خانقاہ میں قیام فرمانے لگے تو عبد الستار قدیری نے اپنا قدیری روڈ والا مکان چھوڑ دیا اور بیوی بچوں کو لیکر خانقاہ قدیریہ کے برابر میں مکان لیکر رہنے لگے تاکہ حسب سابق اپنے پیر کی خدمت کرسکیں اور جب سے حضور امیر اہلسنت کا وصال ہوا ہے تب سے اپنے ہوش وحواس کھو چکے ہیں اور ہر وقت اپنے پیر کو یاد کرکے روتے رہتے ہیں اور تادم تحریر انکا یہی حال ہے۔

(۷) جناب یعقوب قریشی ساکن شاہ پورہ سورت بیان کرتے ہیں کہ میری بیٹی کی آنکھوں کی روشنی کم ہونے لگی اور ایک دن ایسا آیا کہ وہ بالکل اندھی ہوگئی۔ ہم لوگ پریشان رہتے کہ اب کیسے اسکی شادی ہوگی اور ہمارے بعد اسکا کیا ہوگا۔ ہم بہت سارے ڈاکٹروں اور پیروں کا علاج کرا چکے تھے مگر فائدہ کچھ نہ ہوا۔ تبھی کسی نے ہمیں سیدنا امیر اہلسنت حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارےمیں بتایا تو میں اپنی بیٹی کو لیکر بارگاہِ قدیری میں حاضر ہوا تو حضرت نے میری بیٹی کو گلاب جل اور سرمہ پڑھکر دیا۔ تین دن بعد ہی میری بیٹی کی بینائی واپس آگئی اور آج میری وہ بچی شادی کے بعد اپنے گھر میں خوشحال زندگی بسر کررہی ہے۔

میرے مرشد تری ہر بات نرالی دیکھی
تیرے منگتوں کی کبھی جھولی نہ خالی دیکھی

(۸) جناب عبد الرؤف قدیری قریشی ساکن میٹھی کھاڑی سورت بیان کرتے ہیں کہ میری بیوی کی ڈلیوری کا موقع تھا اور ڈاکٹروں نے کہدیا کہ بنا آپریشن بچہ پیدا نہیں ہوگا

ورنہ ماں اور بچے کی جان جاسکتی ہے۔ میرے پیرومرشد حضور مناظر اعظم مجد دمرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورت میں جلوہ گر تھے میں نے جا کر عرض کیا اور سارا واقعہ سنایا۔ حضور امیر اہلسنت نے گُڑ دم کر کے دیا اور تعویز دیا۔ میں نے اپنی بیوی کے تعویز باندھا اور گُڑ کھلایا تو پندرہ منٹ میں ہی بچے کی ولادت بنا آپریشن ہوگئی۔

اور یہ اس طرح کا ایک واقعہ نہیں ہے بلکہ اس طرح کے ہزاروں واقعہ ہیں کہ جن ڈلیوری کیسوں میں ڈاکٹروں نے آپریشن کو لازمی قرار دیا تھا ان میں حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعا سے بنا آپریشن بچے پیدا ہوئے۔ اگر سارے واقعات میں لکھوں تو ہزاروں صفحے بھر جائیں گے اور مجھے اختصار سے کام لینا ہے۔

(۹) طاہرہ قدیری بدھ سوسائٹی سورت گجرات بیان کرتی ہیں کہ میں حاملہ تھی تو حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ حضور بیٹے کی تمنا ہے۔ حضور امیر اہلسنت خاموش رہے اور دیگر لوگوں سے بات چیت میں مصروف ہو گئے، میں نے پھر وہی عرض کی، حضرت پھر بھی میری طرف متوجہ نہ ہوئے۔ تو میں اُٹھ کر آنے لگی تو حضورِ امیر اہلسنت نے مجھے روکا اور فرمایا کہ طاہرہ! تمہارے یہاں بیٹا پیدا ہوگا اسکا نام محمد حبیب قدیری رکھنا اور اگلے سال بیٹی پیدا ہوگی اسکا نام حبیبہ قدیری رکھنا۔ میں خوش وخرم اپنے گھر واپس ہوئی۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا میرے پیر حضور امیر اہلسنت نے فرمایا تھا۔

مانگو خلوصِ دل سے ملیگی ہر اک مراد
آلِ حسینِ پاک شہِ انتخاب ہیں (انتساب قدیری)

(۱۰) عبدالقدیر قدیری ساکن بیٹھی کالونی سورت بیان کرتے ہیں کہ ۱۹۹۸ کی بات ہے مجھے پاگل پن کے دورے پڑتے تھے اور اسکی وجہ سے میرا سارا کاروبار برباد ہوگیا تھا۔ ایک روز میرے گھر والوں نے مجھے حضور امیرِ اہلسنت کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے مجھے ایک دوائی اور پانی دم کر کے دیا۔ ایک ہفتے میں ہی میں بالکل صحیح ہوگیا اور پھر سے

میرا کاروبار چمکنے لگا اور تب سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیر و مرشد کے کرم سے بالکل ٹھیک ہوں اور فیضانِ قدیری کے مزے لے رہا ہوں۔

کرم کا خُلق کا عرفاں کا علم وحکمت کا
قدیری در تو سمندر دکھائی دیتا ہے

(۱۱) رحیمہ قدیری ساکن بس اسٹینڈ مالیگاؤں مہاراشٹر بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے بھائی محمد شکیل قدیری باغبان جو حضور امیر اہلسنت کے خلیفہ صوفی عبدالرشید قدیری مالیگانوی کے مرید ہیں' کیساتھ حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کہ حضور میرے اولاد نہیں ہے اور شادی کو کئی سال ہو چکے ہیں۔ حضور امیر اہلسنت نے فرمایا کہ کل صبح فجر کے بعد آنا۔ میں اگلے دن پھر حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو حضور امیر اہلسنت نے فرمایا کہ تمہارے گھر اگلے سال لڑکی پیدا ہوگی اور اسکا نام غوثیہ قدیری رکھنا۔ میں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد واپس ہونے لگی تو فرمایا ٹھہرو! وہ بچی تمہارے پاس ۱۰ سال اللہ تعالیٰ کی امانت ہوگی اسکی اچھی طرح پرورش کرنا۔ کیونکہ اس وقت خوشی کے عالم میں میرے ہوش وحواس درست نہیں تھے تو میں حضور امیر اہلسنت کی اس بات کا مطلب نہ سمجھ سکی۔ اگلے سال میرے یہاں بچی پیدا ہوئی اور میں حکم کے مطابق اسکا نام غوثیہ قدیری رکھا۔ اس دوران میرے چار بچے اور ہوئے لیکن جیسے ہی وہ بچی غوثیہ قدیری دس سال کی ہوئی تو اچانک تیز بخار آیا اور اس بچی کا انتقال ہوگیا۔ تب مجھے حضور امیر اہلسنت کا وہ ارشاد یاد آیا کہ یہ بچی تمہارے پاس ۱۰ سال اللہ تعالیٰ کی امانت ہوگی اسکی اچھی طرح پرورش کرنا۔ میرے باقی بچے ماشاء اللہ بالکل صحیح سالم ہیں۔ ایسے روشن ضمیر ولی تھے میرے پیر و مرشد حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نوٹ) انہیں رحیمہ قدیری کے بھائی محمد شکیل قدیری باغبان کے مکان پر مالیگاؤں میں ہر ماہ حضور امیر اہلسنت مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکسویں شریف منعقد ہوتی ہے جسمیں محفل میلاد پاک، قل شریف و لنگر ہوتا ہے۔

(۱۲) جامع نگر اوکھلا دہلی میں رہنے والے نور احمد قدیری بیان کرتے ہیں کہ میری اہلیہ ریشما قدیری حضور امیر اہلسنت کی مریدہ تھیں لیکن میں وہابی خیالات رکھتا تھا اور پیر ولیوں کو نہ مانتا تھا اور نہ ان سے کوئی تعلق رکھتا تھا۔ لیکن شادی ہونے کے بعد ایک مدت تک ہم اولاد کی خوشی سے محروم رہے آخر ''مرتا کیا نہ کرتا'' میری بیوی نے اپنے پیر و مرشد حضور امیر اہلسنت سے ملنے کے بارےمیں کہا تو میں نے انکو اجازت دیدی کہ وہ حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں اولاد کیلئے عرضی لگائیں لیکن میں خود نہیں گیا۔ حضور امیر اہلسنت نے میری اہلیہ کو تعویذات و دعاؤں سے نوازا اور فرمایا کہ اگلے ماہ تمہیں حمل ٹھہرے گا۔ حضور امیر اہلسنت کی پیشنگوئی کے مطابق اگلے ماہ میری اہلیہ حاملہ ہوگئیں اور یہ خوشخبری دینے کیلئے حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوئیں تو آپ نے اظہار خوشی فرمایا اور ایک اور تعویز عطا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ تمہارے بیٹا ہوگا اور اسکا نام ''محمد'' رکھنا۔ نو ماہ بعد اللہ تعالیٰ نے ہمیں بیٹے کی دولت سے نوازا اور وہ تاریخ ۱۰ر رمضان مبارک ۱۴۳۳ھ تھی۔ میں نے اسپتال سے ہی حضور امیر اہلسنت کو فون کیا اور یہ خوشخبری عرض کی تو آپنے دعاؤں سے نوازا۔ مجھے اپنی غلطی اور بدعقیدگی پر شرمندگی ہوئی اور اُسی روز میں نے ارادہ کرلیا کہ عید کے بعد حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضری دونگا اور آپ سے شرف بیعت حاصل کرونگا مگر میری بدنصیبی کہ گیارہ روز کے بعد حضور امیر اہلسنت نے پردہ فرمالیا۔ میں اور میرے اہل خانہ عید کے بعد آپکے مزارِ مقدسہ پر حاضر ہوئے اور چادر پوشی کی اور آپکے جانشین حضور شیر اہلسنت علامہ مفتی سید محمد انتساب حسین قدیری مدظلہ العالی سجادہ نشین آستانۂ عالیہ حضور مجدد دین وملت مرادآباد شریف سے شرف بیعت حاصل کیا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے بدعقیدگی کی دلدل سے نکالا اور سنیت کا باغ و بہار عطا فرمایا یہ سب حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولایت اور روشن ضمیری کا صدقہ ہے۔

(۱۳) جناب قاری شفیق الرحمٰن صاحب قدیری ٹرانسپورٹر ساکن للوارہ ضلع مرادآباد شریف

بیان کرتے ہیں کہ میرے عزیز ڈاکٹر محمد انیس قدیری ساکن للوارہ ایک شام اپنے گاؤں جارہے تھے کہ راستے میں ان پر ڈکیتوں نے حملہ کیا اور انکے پاس موجود تمام رقم لوٹ کر لے گئے۔ اس حملے میں انہیں دس سے زائد چاقو مارے گئے اور ایک گھنٹہ ڈاکٹر انیس قدیری راستے میں پڑے رہے جس بنا پر انکا بہت خون بہہ گیا اور وہ بیہوش ہوگئے۔ بعد میں ہم لوگوں کو اطلاع ملی تو ہم انکو ضلع اسپتال مرادآباد شریف لے آئے جہاں ڈاکٹروں نے انکو لاعلاج کردیا اور کہا کہ یہ کچھ منٹوں کے مہمان ہیں۔ حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے مریدوں سے بہت پیار فرماتے تھے لہٰذا جیسے ہی آپ کو اطلاع پہونچی آپ فوراً اپنے فرزند اکبر حضور شیر اہلسنت کیساتھ ضلع اسپتال تشریف لائے۔ سب گھر والوں کا رورو کر بُرا حال تھا آپ نے انکو دلاسہ دیا اور کچھ پڑھ کر ڈاکٹر انیس قدیری پر دم کیا اور اپنا دست مبارک انکے بدن پر پھیرا۔ آپ کا دست مبارک انکے بدن پر پھیرنا تھا کہ ڈاکٹر انیس قدیری نے آنکھیں کھولدیں اور اپنے پیر و مرشد حضور امیر اہلسنت سے عرض کرنے لگے کہ حضور آپ کھڑے ہیں اور میں لیٹا ہوں اور یہ کہتے ہوئے اُٹھ کر بیٹھ گئے۔ فوراً ڈاکٹروں کو بلایا گیا تو ضلع اسپتال مرادآباد شریف کے ڈاکٹر یہ منظر دیکھ کر حیرت زدہ رہ گئے اور کہنے لگے کہ آج ہم نے مُردہ زندہ ہوتے ہوئے دیکھ لیا۔ آج اس واقعہ کو تقریباً دس سال گزر چکے ہیں اور ڈاکٹر انیس قدیری بالکل صحتیاب ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ میرا پورا خاندان اور میرے گاؤں کے اکثر خاندان حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے شرف بیعت رکھتے ہیں۔ اور یہ تو میں نے ایک واقعہ بیان کیا ہے، میں نے ۱۵ سال مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف میں تدریسی خدمات انجام دی ہیں اس دوران میں نے حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم سے کن کن کرامتوں کا ظہور ہوتے دیکھا ہے اگر بیان کرنے پر آجاؤں تو ایک پوری کتاب اُن کرامتوں سے بھر جائیگی جنکا شاہد میں خود ہوں۔ رب تعالیٰ نے حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تقویٰ و پرہیزگاری کا

بادشاہ بنایا تھا۔کبھی کبھی ایسا ہوتا کہ مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ کا بجٹ رمضان شریف سے کئی ماہ پہلے ختم ہوجاتا لیکن حضور امیر اہلسنت مدرسین کو اپنی جیب سے وقت پر تنخواہ عطا فرماتے۔ مطبخ کا خرچہ بھی خود فرماتے۔منشاء یہ تھی کہ چاہے اپنی جیب خاص سے خرچہ کرنا پڑے مگر دین کا کام رکنا نہیں چاہئیے ۔میں مرکز اہلسنت جامعہ قدیریہ مرادآباد شریف میں چھ سو روپے ماہوار پر مدرس تھا اور بڑی مشکل سے گزر بسر ہوتا تھا، آج رب قدیر نے مجھے ٹرانسپوٹر بنادیا ہے دولت کی ریل پیل ہے یہ سب حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیض ہے اور انکی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔

(۱۴) اسد العلماء حضرت علامہ مولانا قاری علاء الدین قدیری بھاگلپوری علیہ الرحمۃ والرضوان نے یہ واقعہ بارہا بیان کیا اور حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نعتیہ مجموعہ ’یا نبی‘ میں بھی یہ واقعہ حضرت اسد العلماء کی تقریظ میں لکھا ہوا ہے کہ ۱۹ ؍مئی ۱۹۷۸ء کو موضع بھنورا ضلع دھنباد بہار میں حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ ایک اجلاس میں شریک تھا۔اعلان ہوا کہ محمد مسلم صاحب قریشی کے والد کا انتقال ہوگیا ہے جونہایت متقی و پرہیز گار شخصیت تھے اور حالتِ نماز ہی میں انتقال بھی ہوا۔دو خبریں بستی میں ایک ساتھ پھیلیں ایک تو یہ کہ قریشی میاں کا انتقال ہوگیا ہے دوسری یہ کہ بستی میں حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم تشریف لائے ہیں مگر لوگ جوق در جوق حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مرادآبادی کی زیارت کو عجیب وغریب انداز میں حاضر ہونے لگے۔میری سانلا نہ نگاہ اُٹھی اور مجھے تجسس ہوا کہ لوگ اسطرح بھاگتے دوڑتے حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم مجدد مرادآبادی کی زیارت کو کیوں آرہے ہیں تو محمد مسلم قریشی نے بتایا کہ سارا علاقہ میرے والد کو اللہ کا ولی جانتا مانتا ہے اور انہوں نے فرمایا تھا کہ جس دن اس بستی میں اپنے وقت کا سب سے بڑا عالم آئیگا اُسی دن میرا انتقال ہوجائیگا۔ یہ سارے علاقے کو معلوم تھی اسلئے لوگ حضور

میرا کاروبار چمکنے لگا اور تب سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل اور پیر و مرشد کے کرم سے بالکل ٹھیک ہوں اور فیضانِ قدیری کے مزے لے رہا ہوں۔

کرم کا خُلق کا عرفاں کا علم و حکمت کا
قدیری در تو سمندر دکھائی دیتا ہے

(۱۱) رحیمہ قدیری ساکن بس اسٹینڈ مالیگاؤں مہاراشٹر بیان کرتی ہیں کہ میں اپنے بھائی محمد شکیل قدیری باغبان جو حضور امیر اہلسنت کے خلیفہ صوفی عبدالرشید قدیری مالیگانوی کے مرید ہیں' کیساتھ حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوئی کہ حضور میرے اولاد نہیں ہے اور شادی کو کئی سال ہو چکے ہیں۔ حضور امیر اہلسنت نے فرمایا کہ کل صبح فجر کے بعد آنا۔ میں اگلے دن پھر حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو حضور امیر اہلسنت نے فرمایا کہ تمہارے گھر اگلے سال لڑکی پیدا ہوگی اور اسکا نام غوثیہ قدیری رکھنا۔ میں کچھ دیر بیٹھنے کے بعد واپس ہونے لگی تو فرمایا ٹھہرو! وہ بچی تمہارے پاس ۱۰ سال اللہ تعالیٰ کی امانت ہوگی اسکی اچھی طرح پرورش کرنا۔ کیونکہ اس وقت خوشی کے عالم میں میرے ہوش و حواس درست نہیں تھے تو میں حضور امیر اہلسنت کی اس بات کا مطلب نہ سمجھ سکی۔ اگلے سال میرے یہاں بچی پیدا ہوئی اور میں حکم کے مطابق اسکا نام غوثیہ قدیری رکھا۔ اس دوران میرے چار بچے اور ہوئے لیکن جیسے ہی وہ بچی غوثیہ قدیری دس سال کی ہوئی تو اچانک تیز بخار آیا اور اس بچی کا انتقال ہو گیا۔ تب مجھے حضور امیر اہلسنت کا وہ ارشاد یاد آیا کہ یہ بچی تمہارے پاس ۱۰ سال اللہ تعالیٰ کی امانت ہوگی اسکی اچھی طرح پرورش کرنا۔ میرے باقی بچے ماشاء اللہ بالکل صحیح سالم ہیں۔ ایسے روشن ضمیر ولی تھے میرے پیر و مرشد حضور امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ (نوٹ) انہیں رحیمہ قدیری کے بھائی محمد شکیل قدیری باغبان کے مکان پر مالیگاؤں میں ہر ماہ حضور امیر اہلسنت مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اکسویں شریف منعقد ہوتی ہے جسمیں محفل میلاد پاک، قل شریف و لنگر ہوتا ہے۔

دروازے سے سائل کو خالی نہیں ٹالا نثار احمد قدیری کو اجازت دے دی کہ وہ الماب میاں کو لیجائیں۔ خادم کے دل کو اس بات کا افسوس ہونے لگا کہ آج ہم ایسی کرامت دیکھنے سے رہ گئے جو ہم نے صرف پڑھی تھی یا سنی تھی خادم اسی افسوس میں بیٹھا تھا کہ اچانک حضور امیر اہل سنت کے لب پُر اثر سے یہ آواز نکلی ٹھہر جا۔ خادم حیرت سے حضور امیر اہل سنت کی طرف دیکھنے لگا کہ کیا حضور ہم سے فرما رہے ہیں۔ جب سر اُٹھا کر دیکھا تو حضور اسی لکڑی سے فرما رہے تھے جو آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ نے لکڑی کو ہوا میں ٹھہرایا اور فرمایا ٹھہر جا اور وہ لکڑی ٹھہر گئی۔ حضور امیر اہل سنت نے خادم کی طرف توجہ فرمائی اور اپنے ولایت بھرے انداز میں ارشاد فرمایا۔ اگر یہ حکم الماب میاں بھی دیتے تو یہ لکڑی ٹھہر جاتی۔ یہ کرامت خادم کے ساتھ ساتھ بہت سارے لوگوں نے دیکھی ہے۔ مگر یہاں پر شیخ الطاف حسین قدیری نیازی کا نام قابل ذکر ہے۔ آج تک حضور امیر اہل سنت کی وہ کرامت خادم کے دل و دماغ پر وجد کرتی ہیں۔

میرے مرشد ولی ہیں ان میں ہر ممکن فضیلت ہے
شریعت ہے طریقت ہے سیادت ہے کرامت ہے

(۱۶) محمد مشیر قدیری ساکن آکاش نگر عنبر پیٹ بیان کرتے ہیں کہ میں و دیگر مریدین جن میں محمد ایوب قدیری محمد داؤد قدیری شامل ہیں، محمدی لائن قلعہ گولکنڈہ سے ہم حضور امیر اہل سنت کو لے کر عنبر پیٹ آرہے تھے، کچھ دور چلنے کے بعد آپ نے فرمایا گاڑی روکو! گاڑی روکدی گئی۔ حضور امیر اہل سنت گاڑی سے اُترے اور ایک تربوز والے کے پاس جا کر فرمانے لگے کیا بات ہے بڑی مشکل میں معلوم ہوتے ہو اس تربوز والے نے کہا حضور کیا بتاؤں بڑی مشکلوں سے گذر رہا ہوں دس ہزار روپے قرض لے کر یہ کاروبار شروع کیا، کل بھی دھندا ٹھنڈا تھا اور آج تو عالم یہ ہے کہ تین بج رہے ہیں اور ابھی تک بسم اللہ تک نہیں ہوئی۔ حضور امیر اہل سنت نے اس شخص کی یہ درد بھری داستان سن کر

فرمایا آپ فکر نہ کریں ہم بسم اللہ کر دیتے ہیں۔ وہ شخص حضور امیر اہل سنت کے اس اظہار محبت پر بہت خوش ہوا اور ایک بڑا تربوز حضور امیر اہل سنت کے لیے پیش کیا وہ شخص حضور امیر اہل سنت سے روپے نہیں لینا چاہتا تھا مگر حضور امیر اہل سنت نے اس شخص کو روپے دے دیئے اور فرمایا ہم آکاش نگر جارہے ہیں ہم جب واپس آرہے ہوں گے تب تک آپ کے سارے تربوز بک چکے ہوں گے۔ اللہ اکبر! یہ آپ کے لبہائے مبارکہ سے نکلے الفاظ کا اثر تھا کہ جب ہم واپس جارہے تھے تو وہ شخص جس کے کاروبار کو گرہن لگ گیا تھا ایسا محسوس ہورہا تھا کہ وہ اس آفتابِ ولایت کا منتظر تھا۔ باخدا حضور امیر اہل سنت نے جو فرمایا تھا وہ فرمان پورا ہوا اور اس شخص کے سارے تربوز بک چکے تھے۔ اور وہ شخص حضور امیر اہل سنت کا مرید ہو گیا۔ حضور امیر اہل سنت نے بہت ساری دُعائیں اپنے اس نئے مرید کو عطا فرمائیں، آج عالم یہ ہے کہ وہ شخص جدہ میں ہے اور بہت خوشحال ہے۔

(۱۷) خلیفۂ حضور مناظر اعظم حضرت صوفی منیر احمد قدیری اشرفی مداری فرماتے ہیں حضور امیر اہل سنت سے مرید ہونے سے قبل میرے حالات کافی برے تھے میں دانے دانے کا محتاج تھا۔ کبھی کبھی تو ایسا بھی وقت آتا کہ صبح کو کھایا تو شام کو بھوکے اور اگر شام کو کھایا تو صبح کو بھوکے۔ میں اس پریشان حال زندگی سے تنگ آچکا تھا۔ ایک روز حیدرآباد کے مولانا سراج الدین صاحب نے باتوں باتوں میں فرمایا منیر بھائی آج مولانا انتخاب صاحب قدیری کا بیان ہے۔ اگر آپ ان کو ایک مرتبہ سن لیں گے تو میرا یقین ہے کہ دوبارہ سننے کی خواہش کریں گے۔ اس دن شام کو میں اور میرے ساتھی مل کر جلسہ گاہ میں پہنچے جب میری نظر حضور امیر اہل سنت پر پڑی تو پھر ہٹی ہی نہیں۔ میں اس علم کے آفتاب و ماہتاب کو بس دیکھتا ہی رہ گیا۔ شام کو بیان ختم ہونے کے بعد جب میں گھر واپس آیا تو پھر وہی پرانے حالات میرے سامنے تھے۔ میں نے رات میں یہ ارادہ کرلیا کہ حضور امیر اہل سنت کے دست حق پرست بیعت کرلیتا ہوں، ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس

محبوب بندے کے ہاتھ پر بیعت کرنے کے بعد میرے حالاتِ زندگی تبدیل ہو جائیں۔ میں راتوں رات بنا کسی کو کچھ بتائے حضور امیر اہل سنت سے بیعت کرنے محمدی لائن قلعہ گولکنڈہ نکل پڑا اور محمدی لائن پہنچنے کے بعد حضور امیر اہل سنت سے ملاقات کی اور شرفِ بیعت سے مالا مال ہوا۔ شرف بیعت سے مالا مال ہونے کے بعد میں نے حضور امیر اہل سنت کو گھر پر بلانے کا اِرادہ کیا اور یہ خواہش حضور امیر اہل سنت کے سامنے پیش کی کہ حضور آپ ایک مرتبہ غریب خانے پر چلے آئیں تو مہربانی ہوگی۔ حضور امیر اہل سنت نے میری اس خواہش کو قبول فرمایا اور ارشاد فرمایا ہم کل آپکے گھر آئیں گے۔ میری محبت کا تقاضہ تھا کہ حضور امیر اہل سنت کو ایک بار گھر پر بلایا جائے۔ مگر حالات کی اجازت نہیں تھی اور میرے پاس عقیدت کے علاوہ حضور امیر اہل سنت کو پیش کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا۔ حضور امیر اہل سنت غریب خانہ پر چلے آئے اور میرے تمام حالات کا جائزہ لیا اور مجھے بھرپور دُعاؤں سے نوازا۔ وہ دن ہے اور آج کا دن ہے جس دن سے حضور امیر اہل سنت کے قدم غریب خانے میں پڑے برکتوں کا طوفان اُمڈ آیا۔ مشکلات کافور ہوگئے مصیبت چھٹ گئی پریشانیاں بھاگ گئیں۔

یہ حضور امیر اہل سنت سے نسبت اور ان کی دُعاؤں کا فیضان ہے پہلے میں دانے دانے کا محتاج تھا اور آج حالات یہ ہے کہ نہ جانے میں کتنوں کو کھلاتا ہوں۔

(۱۸) محمد تنویر قدیری ساکن آکاش نگر حیدر آباد بیان کرتے ہیں کہ ایک روز حضور امیر اہل سنت خانقاہِ قدیریہ آکاش نگر عنبر پیٹ میں رونق افروز تھے۔ اچانک ایک تیز آندھی چلی وہ آندھی اتنی تیز تھی کہ ہمیں یہ گمان ہونے لگا کہ اس آندھی کی وجہ سے کہیں ہمارے گھر کے ٹین نہ اُڑ جائیں۔ حضور امیر اہل سنت اندر آرام فرما رہے تھے۔ میں حضور امیر اہل سنت سے یہ کہنے والا تھا مگر ابھی کہہ بھی نہ پایا تھا کہ سرکار قدیری اُٹھے اور آنگن میں کھڑے ہو کر جہاں سے آندھی آرہی تھی اس طرف رُخ فرمایا اور کچھ پڑھ کر

پھونک دیا۔ حضور امیر اہل سنت کے پھونکنے کی دیر تھی کہ وہ آندھی جس کے متعلق ہمارا یہ گمان تھا کہ کہیں ہمارے گھر کے ٹین نہ اُڑا لیجائے۔ فوراً تھم گئی۔ محمد سمیع اللہ قدیری ایل آئی سی ایجنٹ بیان کرتے ہیں کہ اکثر و بیشتر حضور امیر اہل سنت جو فرماتے وہ ہو جاتا ایک روز ایسا بھی ہوا کہ خادم حضور امیر اہل سنت کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک عورت حضور امیر اہل سنت سے رو رو کر عرض کرنے لگی۔ حضور میری بیٹی کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہے۔ شادی کو تقریباً چھ سال ہو چکے ہیں اب اس کے سسرال والوں کا یہ کہنا ہے کہ اگر اس سال یہ صاحب اولاد نہ ہوئی تو اس کو چھوڑ دیں گے۔ حضور امیر اہل سنت اس عورت کی بات سن کر عرض کرنے لگے جاؤ تمہاری بیٹی کو اس سال اللہ تعالیٰ اولاد کی نعمت سے مالا مال فرمائے گا۔ وہ عورت کہنے لگی حضور کوئی تعویذ دیجئے یا پانی پر پڑھ کر دے دیجئے۔ حضور امیر اہل سنت نے فرمایا ضرورت نہیں ہے ہم کہہ چکے ہیں ان شاء اللہ اس سال تمہاری بیٹی صاحب اولاد ہو جائے گی۔ وہ عورت اس یقین کے ساتھ وہاں سے چلی گئی کہ اس سال اس کی بیٹی صاحب اولاد ہو جائے گی۔ اگلے سال جب حضور امیر اہل سنت شہر حیدرآباد تشریف لائے تو وہ عورت حضور امیر اہل سنت کے پاس ایک لڑکے کو لیکر آئی اور عرض کرنے لگی حضور یہ میری بیٹی کا بیٹا ہے۔ حضور امیر اہل سنت بہت خوش ہوئے اور اس عورت سے کہنے لگے اب آپکے بیٹی کے سسرال والوں کا کیا کہنا ہے۔ وہ عورت اپنی عقیدت و محبت کا اظہار حضور امیر اہل سنت کی بارگاہ میں آنسوؤں سے کرنے لگی اور وہاں سے یہ کہتی ہوئی چلی گئی کہ آپ عام انسان نہیں ہیں نہ آپ نے کوئی تعویذ دیا اور نہ ہی کچھ پڑھ کر دیا بس کہہ دیا اور ہو گیا آپ عام انسان نہیں ہیں۔ اللہ اکبر!

ایسا کوئی دلکش کوئی دلگیر نہیں ہے
جیسا ہے میرا پیر کوئی پیر نہیں ہے

(۱۹) حضرت صوفی منیر احمد قدیری حیدرآبادی بیان فرماتے ہیں کہ حضور امیر اہل سنت

مسجد محمد یہ محمدی لائن قلعہ گولکنڈہ میں جمعہ کی نماز پڑھا کر بعد سلام منبر پر رونق افروز تھے۔ سامعین کا جم غفیر آپ سے دست بوسی و پابوسی کی سعادتیں حاصل کرر ہا تھا اس مجمع میں دو شخص ایسے تھے جو حضور امیر اہل سنت کو بڑی عقیدت ومحبت سے دیکھ رہے تھے ایسا معلوم ہورہا تھا کہ یہ اشخاص حضور امیر اہل سنت کو پہلے سے جانتے پہچانتے ہوں۔ سارا مجمع آپ سے ملکر چلا گیا یہ اشخاص حضور امیر اہل سنت سے کہنے لگے۔ حضور آپ کا سفر کیسا رہا آپ نے جواب میں فرمایا اللہ اور اس کے حبیب پاک ﷺ کا کرم ساتھ رہا۔ جواب میں یہ اشخاص کہنے لگے حضور شہر حیدر آباد میں آپ کیسے، آپ نے تو فرمایا تھا کہ آپ مراد آباد کے رہنے والے ہیں۔ حضور امیر اہل سنت محو حیرت ان اشخاص کو دیکھنے لگے اور فرمانے لگے معاف کیجئے میں نے آپ حضرات کو پہچانا نہیں آپ حضرات کون ہیں؟ غالباً میں آپ حضرات سے پہلی بار مل رہا ہوں حضور امیر اہل سنت کی زبان سے یہ جملہ سن کر وہ اشخاص کہنے لگے حضور ہمیں نہیں پہچانا ہم وہ ہیں جو آپ سے کعبہ شریف میں ملے تھے۔ طوافِ کعبہ ہم نے آپ کے ساتھ کیا چاشت زم زم پر بھی ہم آپکے ساتھ تھے۔ حطیم پر ہم آپکے ساتھ تھے منیٰ میں ہم اور آپ ساتھ ساتھ تھے۔ حضور ہمیں نہیں پہچانا صفا ومروہ کی سعی ہم نے آپکے ساتھ کی حِجرِ اسود کو بوسہ ہم نے آپکے بعد دیا پھر وہاں سے مدینہ شریف تک ہم آپ کے ساتھ گنبد خضریٰ کی چھاؤں میں ہم اور آپ مل کر کچھ دیر ٹھہرے تھے پھر روضہ سرکار مدینہ پر صلوٰۃ وسلام کے آداب آپ نے ہمیں بتائے ہم اور آپ نے مل کر پیارے نبی ﷺ کی بارگاہ میں صلوٰۃ وسلام پیش کیا حضور ہمیں نہیں پہچانا؟۔ حضور امیر اہل سنت ان اشخاص کی باتوں کو سنتے رہے اور جواب میں فرمایا آپ ان حضرات سے پوچھئے جو یہاں موجود ہیں میں پچھلے دو مہینوں سے مسلسل پروگراموں میں مصروف ہوں۔ یہاں آنے سے پہلے ۱۵ دِن دہلی میں تھا پھر وہاں سے پندرہ دن سورت میں رہا پھر وہاں سے پندرہ دن کیلئے شہر حیدر آباد آیا ہوں اور یہاں سے مالیگاؤں

جانے کا اِرادہ ہے ان دومہینوں میں ظاہری طور پر نہ میں کعبہ شریف گیا ہوں نہ روضہ رسول ﷺ پر۔ آپ حضرات اتنے یقین سے کہہ رہے ہیں کہ میں انکار بھی نہیں کرسکتا کیوں کہ میں اس سال بہت چاہتا تھا کہ کعبۂ مقدسہ کے درودیوار کو دیکھوں اور روضہ رسول پر سلام کی غرض سے جاؤں۔ وہ اشخاص حضور امیر اہل سنت کی زبان سے یہ جملے سنتے ہوئے بڑی حیرت سے ایکدوسرے کو دیکھنے لگے اور جواب میں کہنے لگے ہمیں عزت والے پروردگار کی قسم ہم جو کہہ رہے ہیں اس کا ایک ایک لفظ سچا ہے۔ اس واقعہ کے وقت خادم کیساتھ ساتھ خلیفۂ حضور امیر اہلسنت حضرت صوفی عبدالرحمٰن قدیری علیہ الرحمہ، محمد ایوب قدیری، شیخ امام قدیری، محمد صادق قدیری وغیرہم بھی موجود تھے۔

(۲۰) محمد داؤد قدیری و محمد نثار قدیری حیدرآبادی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ بڑی ہی سخت دھوپ تھی اور ہمیں حضور امیر اہل سنت کے ساتھ بہت دور جانا تھا۔ گرمی کی وجہ سے حال بے حال تھا۔ حضور امیر اہل سنت نے فرمایا چلو راستہ میں بارش ملے گی۔ ہم نے بڑے ہی ادب سے عرض کیا حضور موسم گرما ہے سخت دھوپ ہے اور آپ فرما رہے ہیں کہ بارش ملے گی؟ سرکار قدیری نے بڑی ہی محبت سے فرمایا چپ چاپ بیٹھو اور دیکھتے رہو۔ دھوپ کی شدت سے حال بُرا تھا، ابھی ہم کچھ دور چلے ہی تھے کہ اچانک موسم بولنے لگا اور اتنی بارش ہوئی کہ ہمیں گاڑی روک کر بارش کے تھمنے کا اِنتظار کرنا پڑا۔ حضور امیر اہل سنت نے اپنے خدام کی طرف توجہ فرمائی اور مسکراتے ہوئے فرمایا کیوں بارش ملی نہ۔ پھر ارشاد فرمایا اب ہمارے جانے تک موسم ایسا ہی رہے گا۔ اللہ اکبر! اور پھر ایسا ہی ہوا آپ کے جانے تک موسم ایسا ہی تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا تھا۔

(۲۱) محمد ایوب قدیری حیدرآبادی بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اچانک دیر رات میری بہن کی طبیعت بہت خراب ہوگئی جب انہیں ڈاکٹروں کو دکھایا گیا تو ان ڈاکٹروں نے صاف صاف بتادیا کہ یہ کیس ہمارے بس کا نہیں ہے۔ آپ انہیں کسی بڑے دواخانے کو

لیجایئے یہ سنتے ہی میرے طوطے اُڑ گئے اور میں حیرت میں پڑ گیا۔ کہ کیا بات ہوگئی جو ڈاکٹروں نے اس طرح کہدیا۔ میری بہن پیٹ کے درد سے تڑپ رہی تھی۔ اس حالت میں انہیں آندھرا مہیلا سبھا ہاسپٹل لے جایا گیا۔ وہاں کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ آپ کی بہن صرف تین یا چار گھنٹے کی مہمان ہے۔ یہ خبر سنتے ہی ہمارے گھر میں جیسے ماتم سا چھا گیا کسی کے بھی آنکھ سے آنسو نہیں رُک رہے تھے۔ خادم نے حضور امیر اہل سنت کو فون کیا اور سارا واقعہ بیان کر دیا کہ حضور شہر حیدرآباد کا یہ جانا مانا ہاسپٹل ہے اور یہاں کے ڈاکٹروں نے یہ بتایا ہے کہ میری بہن صرف تین یا چار گھنٹے کی مہمان ہے۔ حضور امیر اہل سنت نے فرمایا ہوا کیا ہے؟ عرض کی حضور پیٹ میں درد ہے یہی بتا رہی ہے اور میں کچھ نہیں جانتا، میں نے بڑے ہی یقین کیساتھ آپ کو فون کیا ہے آپ میری بہن کو بچا لیجئے۔ حضور امیر اہل سنت نے جب میرے یہ جذبات سے لبریز الفاظ سنے تو اِرشاد فرمایا ٹھیک ہے ان شاء اللہ آپ کی بہن کو کچھ نہیں ہوگا میں نے عرض کی حضور اور جو ڈاکٹروں نے کہا ہے اس کا کیا؟۔ حضور امیر اہل سنت نے بڑے ہی جلال بھری آواز میں فرمایا اس کو گولی مارو ہم کہہ رہے ہیں آپ کی بہن پوری صحت وسلامتی کیساتھ ان شاء اللہ آپ کے گھر پر ہوگی۔ چونکہ میں نے حضور امیر اہل سنت کی بہت ساری کرامتیں دیکھی ہوئی تھیں اسلئے مجھے پورا یقین تھا کہ اب میری بہن کو کچھ نہیں ہوسکتا کیوں کہ آل نبی نے اولادِ علی نے میری بہن کی زندگی کی ضمانت دی ہے۔ میں نے آکر سب کو تسلی دی کہ حضور امیر اہل سنت نے فرمایا ہے کہ آپ کی بہن کو کچھ نہیں ہوگا۔ گھر والوں کو بھی اس بات کا یقین ہوگیا کہ جب حضور امیر اہل سنت نے فرمادیا ہے تو پھر کچھ نہیں ہوسکتا۔ اور پھر ایسا ہی ہوا سارے ڈاکٹر حیرت زدہ رہ گئے کہ یہ ممکن کیسے ہوا۔ بات دراصل یہ تھی کہ میری بہن کی انتڑی پیٹ میں پھٹ چکی تھی ۔ یہی وجہ تھی جو ڈاکٹروں نے یہ کہا تھا کہ آپ کی بہن تین یا چار گھنٹے کی مہمان ہے۔ لیکن وہ ڈاکٹر یہ نہیں جانتے تھے کہ ہمارے

سروں پر ایک ایسا ہاتھ ہے جو موت کو زندگی سے تبدیل کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔
جب میں نے حضور امیر اہل سنت کو فون کیا اور یہ خوشخبری سنائی کہ حضور خطرہ ٹل چکا ہے میری بہن صحیح سلامت ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی حیرت کا اظہار کیا ہے کہ یہ ناممکن بات ممکن کیسی ہوگئی۔ جواب میں حضور امیر اہل سنت نے فرمایا کہ ہمارے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ہماری بات کی لاج رہے گی۔ آج میری وہ بہن جس کی زندگی کے متعلق ڈاکٹروں نے یہ کہا تھا کہ آپ کی بہن تین یا چار گھنٹے کی مہمان ہے۔ آج پوری صحت وسلامتی کے ساتھ اپنے شوہر اور دو بچوں کے ساتھ خوشی کی زندگی بسر کر رہی ہے۔ میں خادم امیر اہل سنت محمد ایوب قدیری میری چھوٹی بہن کی زندگی کو حضور امیر اہل سنت کی کرامت مانتا ہوں اور نسبت قدیری پر بڑا ناز کرتا ہوں۔

(۲۲) صوفی منیر احمد قدیری اشرفی مداری مدظلہ العالی خلیفہ حضور مناظر اعظم اکثر یہ کرامت بیان فرماتے رہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور امیر اہل سنت کا آنا موسم گرما میں ہوا۔ خانقاہِ قدیریہ بہت چھوٹی تھی۔ حضور امیر اہل سنت کمرہ میں آرام فرمارہے تھے۔ اچانک کرنٹ چلا گیا جو کافی دیر تک نہیں آیا۔ گرمی سے حال بے حال ہورہا تھا۔ حضور امیر اہل سنت نے بھی گرمی کی شدت ظاہر فرمائی میں نے عرض کیا حضور کرنٹ کے آنے تک آپ خانقاہ کے چھت پر چل کر آرام فرمایئے جب کرنٹ آجائے گا میں آپ کو اطلاع دے دونگا۔ حضور امیر اہل سنت نے میری اس تجویز کو قبول فرمایا اور آرام فرمانے کے لیے چھت پر چلے گئے۔ کچھ دیر آرام فرمانے کے بعد اچانک کھڑے ہوگئے اور اپنی انگلی کے اشارہ سے کہنے لگے ایسا ایسا ایسا آپ اس کو بنوایئے۔ میں نے عرض کی حضور میرے کھانے کے لالے پڑے ہوئے ہیں اور آپ خانقاہ کی تعمیر کی بات فرمارہے ہیں۔ حضور امیر اہل سنت میری اس بات پر مسکرانے لگے اور مسکراتے مسکراتے فرمانے لگے انشاء اللہ ہم جب اگلے سال آئیں گے تو یہ کام ہو چکا ہوگا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ نہ

جانے کہاں کہاں سے میرے پاس مریض آنے لگے اور شفا پانے لگے اور میں نے یہ تعمیری کام شروع کردیا دیکھتے ہی دیکھتے یہ چھوٹی سی خانقاہ بہت بڑی ہوگئی۔ میں منیر احمد قدیری اس بات کا اعلان کرتا ہوں کہ یہ خانقاہ قدیریہ اشرفیہ مداریہ عنبر پیٹ حیدرآباد آندھرا پردیش کی تعمیر اور یہ خانقاہ حضور امیر اہل سنت کی کرامت ہے۔

(۲۳) غلام رسول ابن شیخ ابراہیم ساکن ادنیٰ یارڈ سورت گجرات بیان کرتے ہیں کہ انکی پہلی بیوی سے تین لڑکیاں تھیں۔ لڑکے کی خواہش میں دوسری شادی کی لیکن اس سے بھی لڑکی ہوئی۔ پھر ۱۹۹۷ء میں سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم کے ایک مرید جناب محمد انور قدیری عرف انو کے کہنے پر حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے میری دونوں بیویوں کو بلایا اور دونوں کو تعویذات عطا فرمانے کے بعد فرمایا کہ تم دونوں کے یہاں اگلے سال بیٹے ہونگے ایک کا نام غلام محمد رکھنا اور دوسرے کا نام غلام معین رکھنا۔ چنانچہ اگلے سال دونوں بیویوں سے رب تعالیٰ نے مجھے بیٹے عطا فرمائے۔

(۲۴) محمد حامد قدیری ساکن محمدی لائن گولکنڈہ قلعہ بیان کرتے ہیں۔ ایک مرتبہ حضور امیر اہل سنت شہر حیدرآباد کی ممتاز شخصیت جناب جہانگیر پہلوان مرحوم کے گھر رونق افروز تھے۔ ایک شخص آئے اور کہنے لگے حضور میرے بچے کو بچا لیجئے۔ حضور امیر اہل سنت نے فرمایا کیا بات ہے۔ آپ کے بچے کو کیا ہوا ہے۔ اس شخص نے جواب دیا کہ حضور ایک عامل نے مجھے یہ بتایا ہے کہ میرے بچے پر دو جنات کا اثر ہے۔ جس کی وجہ سے وہ کافی بیمار رہتا ہے اور اگر حال یہی رہا تو میرے بچے کا بچنا ناممکن ہے۔ حضور امیر اہل سنت نے کہا آپ بچے کو لے آؤ۔ اس نے کہا حضور میرا گھر تو بہت دور ہے اور اس بچے کی حالت ایسی ہے کہ آنا بڑا مشکل ہے۔ حضور امیر اہل سنت نے کاغذ نکالا اور اس کاغذ پر کچھ لکھدیا اور فرمانے لگے جب آپ کے بچے پر وہ جنات کا اثر ظاہر ہونے لگے تو یہ تعویذ آپ بچے کو دیدینا جنات کا اثر ختم ہوجائے گا۔ وہ شخص کہنے لگا حضور اگر نہیں ہوا

تو؟ حضور امیر اہل سنت نے کہا ہم کہہ رہے ہیں ہو جائے گا۔ اس شخص نے اپنے الفاظ دوہرائے حضور امیر اہل سنت کو جلال آگیا اور آپ نے بڑے ہی جلال میں فرمایا اگر نہیں ہوا تو کہدینا کہ انتخاب حسین قدیری نے دیا ہے۔ حضور امیر اہل سنت کے اس اندازِ بیاں کو دیکھ کر وہ شخص وہاں سے چلا گیا۔ جب اگلے سال وہ شخص مجھے ملا تو میں نے اس سے بچے کے بارےمیں معلوم کیا تو اس نے بتایا کہ جب سے حضرت کا تعویذ اسکے گلے میں باندھا ہے تب سے اس پر ایسا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوا اور وہ بچہ بالکل ٹھیک ہے۔

(۲۵) جناب صوفی منیر احمد قدیری و محمد ایوب قدیری حیدرآبادی بیان کرتے ہیں کہ حضور امیر اہل سنت کی خدمت میں ہم موجود تھے اور حضور امیر اہل سنت بار بار یہ فرمارہے تھے۔ آپ بڑی ہی کیف و مستی میں فرمارہے تھے۔

میں علی کا ہوں قلندر میں علی کا ہوں قلندر
آل علی ہوں سایہ ہے ان کا میرے سر پر
میں علی کا ہوں قلندر میں علی کا ہوں قلندر

ہم یہ سمجھے کہ شاید حضور امیر اہل سنت کوئی منقبت لکھنا چاہتے ہونگے اور مصرع تلاش فرمارہے ہیں مگر حضور امیر اہل سنت تقریباً آدھے گھنٹے تک یہی الفاظ ادا کرتے رہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ حضور کیا فرمارہے ہیں۔ کیوں کہ ہم نے اکثر و بیشتر چھ یا سات منٹ میں آپ کو مشکل سے مشکل قافیہ کی نعت لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ ہم چپ چاپ حضور امیر اہل سنت کو دیکھتے رہے۔ جب آپ پر وہ وجد کے آثار دکھائی نہ دینے لگے تو ہم نے بڑے ہی ادب واحترام سے حضور امیر اہل سنت سے یہ پوچھنے کی ہمت کر لی کہ حضور ہم نے آپکو مشکل سے مشکل قافیہ کی نعت یا منقبت چھ یا سات منٹ میں لکھتے ہوئے دیکھا ہے۔ آخر کیا بات ہے کہ آپ تقریباً آدھے گھنٹے تک صرف اتنا فرمارہے ہیں کہ

میں علی کا ہوں قلندر میں علی کا ہوں قلندر

آلِ علی ہوں سایہ ہے ان کا میرے سر پر

کیا آج آپ سے مصرعے نہیں ہورہے تھے؟ آپ مسکراتے مسکراتے فرمانے لگے میں منقبت نہیں لکھ رہا تھا بلکہ کسی کو جواب دے رہا تھا۔ ہم نے کہا حضور ایک گھنٹے سے ہم آپ کی خدمت میں ہیں اور ایک گھنٹے سے یہاں کوئی دوسرا نہیں آیا۔ آپ جواب کس کو دے رہے تھے۔ آپ نے مسکراتے ہوئے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ آج سرکار مولائے کائنات نے ہمیں کچھ عطا فرمایا ہے۔ ہم نے عرض کیا کہ حضور کیا عطا فرمایا ہے؟ جواب میں حضور امیر اہل سنت نے فرمایا کہ جب وقت آئے گا تب پتہ چل جائے گا۔ اس واقع کو پورے دو سال گذر چکے تھے مگر مجھے کوئی جواب نہیں ملا۔ لیکن اچانک حضور امیر اہل سنت کی وصال کی خبر نے مجھے جواب دیدیا کہ ۲۱/ رمضان مبارک کی شب یہ سیدنا حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تاریخ شہادت ہے۔ جب ہم حضور امیر اہل سنت کے پاس بعد وصال پہنچے تو ہم نے صاف صاف اپنا جواب پالیا کہ حضور امیر اہل سنت کو ہم نے مسکراتے ہوئے دیکھا گویا کہ حضور امیر اہل سنت یہ فرما رہے ہیں کہ اب تم کو اپنے سوال کا جواب مل گیا کہ سرکار مولا علی نے مجھے کیا عطا فرمایا تھا؟۔

(۲۶) محمد نعیم قدیری ساکن اقبال نگر گیا بہار بیان کرتے ہیں کہ میرے پانچ بیٹیاں تھیں اور ہمیشہ دل میں یہ حسرت رہتی تھی کہ رب تعالیٰ مجھے ایک بیٹا عطا فرمادیتا تا کہ کوئی میرے گھر میں چراغ جلانے والا تو ہوتا۔ اسی دوران میں سلیا شریف ضلع گیا بہار سیدنا حضرت مولوی وزیر الدین شاہ میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عرس پاک میں حاضر ہوا جہاں مجھے سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دیدار ہوا تو میں نے آپ سے اپنا مدعا بیان کیا۔ سیدنا امیر اہلسنت نے میری اہلیہ کو تعویز عطا فرمایا اور فرمایا کہ اگلے سال جب ہم یہاں آئینگے تو تم بیٹے کے باپ بن چکے ہوگے۔ چنانچہ ٹھیک دس مہینے بعد رب تعالیٰ نے مجھے بیٹے کی دولت سے نوازا۔ میں اگلے سال

پھر عرس وزیری میں اپنے بیٹے کو لیکر حاضر ہوا اور ہمارے پورے خاندان نے آپکے دست حق پرست پر شرف بیعت حاصل کیا۔

(۲۷) محمد وسیم اشرفی ساکن انگوری مسجد نزد تحصیل اسکول مرادآباد شریف بیان کرتے ہیں کہ جس رات سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم کا وصال شریف ہوا اس رات میں نے خواب دیکھا کہ تخت والی مسجد کے باہر بہت بڑا مجمع لگا ہوا ہے۔ معلوم کیا تو کسی نے بتایا کہ یہاں مدینہ شریف کے امام آئے ہوئے ہیں اور بہت بڑی جماعت ہونے والی ہے۔ جب سحری کے وقت میں جاگا تو معلوم ہوا کہ سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم کا وصال ہو گیا ہے۔

(۲۸) شہر سورت گجرات کے سابق ڈپٹی میئر جناب شبیر ماسٹر صاحب قدیری بیان کرتے ہیں کہ انکے بھانجے شیخ غلام حسین ابن شیخ ابراہیم ساکن اُدنیٰ سورت گجرات کے کوئی بیٹا نہ تھا انہوں نے سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیٹے کی خواہش ظاہر کی۔ آپ نے تعویزات سے نوازا اور فرمایا کہ اگلے سال بیٹا پیدا ہوگا اور اسکا نام محمد حبیب قدیری رکھنا۔ چنانچہ رب تعالیٰ نے انہیں اگلے سال بیٹے کی دولت سے نوازا اور اسکا نام محمد حبیب قدیری رکھا گیا۔ اس بچے کی ولادت کے اگلے سال جب سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم سورت تشریف لائے تو شیخ غلام حسین نے پھر وہی خواہش ظاہر کی کہ میری اہلیہ حاملہ ہیں اور میں ایک اور بیٹے کی خواہش رکھتا ہوں۔ آپ مسکرائے اور ارشاد فرمایا کہ چلو اس بار بھی بیٹا ہوگا اور اسکا نام محمد حسیب قدیری رکھنا۔ آپکے زبان مبارک کی برکت کہ اگلے سال رب تعالیٰ نے پھر مجھے بیٹا عطا فرمایا جسکا نام آپکے حسب حکم رکھا گیا۔

(۲۹) جناب عبد اللہ قدیری ریلوے انجینئر ساکن جمال پور کانچ والی مسجد احمد آباد گجرات بیان کرتے ہیں کہ انکی اہلیہ ممتاز قدیری کو بانجھ قرار دیکر ڈاکٹروں نے لاعلاج

قرار دیا تھا اور انکی شادی کو ۶ سال گزر چکے تھے مگر اولاد کی دولت سے محروم تھے۔اسی دوران انکی ڈیوٹی سورت ریلوے اسٹیشن پر لگی اور انکو کسی ذریعے سے سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت حضور مناظر اعظم تک رسائی حاصل ہوئی۔انہوں نے اپنی پریشانی بیان کی تو حضرت نے انکو دعاؤں سے نوازا اور فرمایا کہ انشاء اللہ جلد تمہیں اولاد کی نعمت ملے گی۔ابھی سال پورا بھی نہ ہونے پایا تھا کہ رب قدیر نے انکو بیٹی کی دولت سے نوازا۔وہ اپنی بچی کو لیکر سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین وملت کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور گزارش کی کہ سرکار ایک بیٹا اور ہو جائے تو سارے غم دور ہو جائیں۔آپ نے بیٹے کی دعاؤں سے نوازا اور اگلے سال ہی رب تعالیٰ نے بیٹے کی دولت سے نوازا۔ جناب عبداللہ قدیری اپنے دونوں بچوں کو لیکر مرادآباد شریف حاضر ہوئے اور سیدنا امیر اہلسنت کے حکم پر پیلی بھیت شریف حاضر ہوئے اور وہاں عظیم الشان لنگر کیا۔اس موقع پر دربارِ سیدنا حضور اللہ ہو میاں پیلی بھیت شریف میں سیدنا حضور قبلۂ عالم دامت برکاتہم القدسیہ بھی جلوہ افروز تھے،آپ نے عبداللہ قدیری کی زبانی سارا واقعہ سنا اور مزید دعاؤں سے نوازا۔

(۳۰) خیرن بی قدیری ساکن آکاش نگر عنبر پیٹ حیدرآباد آندھرا پردیش بیان کرتی ہیں، ۲۰۰۶ء میں مجھے پیٹ میں شدید درد ہوا، حیدرآباد کے مشہور اسپتال عثمانیہ ہاسپٹل میں داخل کیا گیا تو ڈاکٹروں نے ایکسرے اور الٹراساؤنڈ کے بعد بتایا کہ آپکو اپینڈس ہے اور کل آپکا آپریشن کیا جائیگا۔ میں نے اپنے مرشد حضور امیر اہلسنت کو یاد کیا کہ اے میرے پیر میری مشکل دور فرمائیے۔رات کو خواب میں دیکھا کہ حضرت تشریف لائے اور میرے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے فرمایا کہ گھر جاؤ میں نے تمہارا آپریشن کر دیا۔ پوری رات میں آرام کی نیند سوئی، صبح جاگی تو میں نے اپنے گھر والوں سے خواب بیان کیا اور گھر چلنے کیلئے کہا۔ڈاکٹروں نے مجھ سے آپریشن کی ضد کی تو میں نے دوبارہ الٹرا سائنڈ کیلئے کہا۔ جب میرا دوبارہ الٹراساؤنڈ کیا گیا تو میرا مرض دور ہو چکا تھا۔ جب

سے لیکر آج تک میں بالکل صحیح ہوں اور پھر کبھی مجھے یہ درد نہیں ہوا۔

مریض لا دوا کو بھی دوا ملتی ہے اس در سے

چلے آؤ مریضو! یہ شفا خانہ قدیری ہے

(۳۱) روبینہ قدیری بنت رنیہ قدیری ساکن آکاش نگر عنبر پیٹ حیدرآباد بیان کرتی ہیں کہ انکی شادی کے بعد تین مرتبہ انکا حمل ضائع ہوگیا۔ میں نے حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں التجا کی کہ میری حاجت روائی فرمائیں۔ آپ نے مجھ پر کچھ پڑھ کر دم فرمایا اور آپ وصال شریف سے تین روز پہلے اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے دو بیٹوں سے نوازا۔

(۳۲) مولانا حافظ محمد معشوق اشرفی ساکن سہڑی خواجہ تحصیل حویلی ضلع پونچھ جموں کشمیر بیان کرتے ہیں کہ کشمیر کے مشہور و معروف بزرگ حضرت سائیں فقر دین کے ایک مرید جنکا نام لعل محمد ساکن منگناڑ تحصیل حولی ضلع پونچھ جموں کشمیر تھا نے ان سے بیان کیا کہ مجھے میرے پیر و مرشد نے دو باتیں بتائیں اور فرمایا کہ یہ باتیں کسی کو نہ بتانا۔ تقریباً چھ ماہ کے بعد میں ایک کام سے مرادآباد شریف حاضر ہوا تو اشتیاق ہوا کہ اس ذاتِ گرامی کی بارگاہ میں بھی حاضر ہوکر دیدار کی سعادت حاصل کروں جسکے دم سے کشمیر میں سنیت کی بہار آئی ہے تو میں حضور امیر اہلسنت مناظر اعظم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو آپ نے مجھے پُر تپاک ناشتہ کرایا اور پھر فرمایا کہ تمہارے پیر نے تمہیں جو دو باتیں بتائیں ہیں ان میں کی پہلی مجھے بتادو اور دوسری نہ بتانا ورنہ تمہیں نقصان ہوگا۔ میں حیرت زدہ رہ گیا کہ جو باتیں میرے پیر نے مجھے تنہائی میں بتائیں تھیں اور جن کا تذکرہ میں نے آج تک کسی سے نہیں کیا وہ حضور امیر اہلسنت کو کیسے معلوم ہوگئیں۔

(۳۳) عبدالرشید قدیری ساکن قدیری روڈ سورت گجرات بیان کرتے ہیں کہ میں نے اور حضرت صوفی عبدالستار قدیری قلندر صاحب نے ایک دن دو سو روپے کے حلیم کا انتظام کیا کہ آج فاتحہ کرا کر خانقاہ شریف میں جو دس بارہ لوگ ہوتے ہیں انکو کھلا دیا جائیگا۔ حضور

مجدد مرادآبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خانقاہ قدیریہ سورت میں جلوہ افروز تھے، میں نے اپنا یہ ارادہ جب حضور کو سنایا تو آپ نے سو روپے اپنی جیب سے عنایت فرمائے اور فرمایا کہ دو سو کے بجائے تین سو روپے کا حلیم پکانا۔ ہم نے ایسا ہی کیا لیکن مغرب کے بعد حضور امیر اہلسنت نے مسجد اللہ ہو میاں کے لاؤڈ اسپیکر پر اعلان فرمادیا کہ آج خانقاہ شریف میں حلیم کا لنگر ہے تمام حضرات شرکت کریں۔ یہ اعلان سنکر میرے ہوش اُڑ گئے کہ تین سو روپے کا حلیم اور یہ اعلان؟ اور جیسا میں نے سوچا تھا ویسا ہی ہوا کچھ ہی دیر میں خانقاہ شریف میں سو سے زیادہ لوگ جمع ہو گئے۔ میں نے بھی اُس تین سو روپے کے حلیم کو حضور مناظر اعظم کے سامنے لیجا کر رکھدیا کہ جس نے اعلان کر کے سو سے زیادہ لوگوں کو جمع کیا ہے اب وہ جانیں اور یہ تین سو روپے کا حلیم جانے۔ حضور مناظر اعظم نے اس حلیم پر فاتحہ پڑھی اور مجھے حکم دیا کہ اسمیں سے نکالے جاؤ اور سبکو کھلائے جاؤ۔ قسم خدا کی ایسا قدیری فیضان جھوم کر برسا کہ سو سے زائد لوگ حلیم کھا کر شکم سیر ہو گئے اور حلیم تھا کہ ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔ حضور مناظر اعظم نے مسکرا کر مجھ سے فرمایا عبدالرشید! اب تم بھی کھاؤ اور ہمیں بھی کھلاؤ اور باقی اُٹھا کر رکھدو تا کہ کوئی اور مہمان آئے تو اسکو بھی کھلا دیا جائے۔

(۳۴) غالباً ۲۰۰۳ء کا واقعہ ہے جب سیدنا حضور قبلۂ عالم شیخ العرب والعجم مرشد محترم شبیہ سیدنا حضور غوث اعظم حضرت علامہ الحاج شاہ سید محمد عبدالرشید میاں قبلہ مدظلہ العالی نبیرۂ سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرس سیدنا حضور اللہ ہو میاں رضی اللہ تعالیٰ کے موقع پر قل شریف کی محفل میں دعا فرماتے فرماتے ارشاد فرمایا کہ اے لوگو سنو! مولانا سید انتخاب حسین قدیری ہمیں بہت عزیز ہیں اور ان سے ہم بھی راضی ہیں اور ہمارے حضرات بھی راضی ہیں اور جو ان سے بغض رکھتا ہے عداوت رکھتا ہے حسد رکھتا ہے وہ آج ان سے معافی مانگ لے تو ہم بھی معاف کردیں گے اور ہمارے حضرات بھی معاف کردیں گے ورنہ بعد میں پچھتانا پڑے گا۔ سیدنا حضور قبلۂ عالم دامت برکاتہم

القدسیہ کے اس اعلان کے بعد بہت سارے ایسے لوگ جو کہ اُوپر سے حضور امیر اہلسنت سے محبت کا دم بھرتے تھے لیکن دل میں بغض رکھتے تھے، انہوں نے معافی مانگی۔

(۳۵) جناب اچھن صاحب ساکن محلّہ فیل خانہ مرادآباد شریف بیان کرتے ہیں کہ میں نے بنارس میں شوز کی دوکان کھولی۔ ایک مہینہ گزر گیا لیکن اتنا بھی کاروبار نہیں چل رہا تھا کہ ہم لوگ اپنا خرچہ بھی نکال سکیں اور ہم لوگ واپس مرادآباد شریف آنے کا پلان بنانے لگے کہ ایک رات ہمیں اپنے کمرے پر حضور مناظر اعظم کی آواز سنائی دی اور آپ کسی اجلاس کو خطاب فرما رہے تھے۔ میں دوڑا دوڑا جلسے میں پہونچ گیا اور جلسے کے بعد جب حضور مناظر اعظم سے ملاقات کی تو آپ بہت خوش ہوئے۔ میں نے اگلے دن کی دعوت پیش کی تو آپ نے فرمایا کہ ہماری دعوت تو کہیں اور ہے لیکن ہم تمہارے ساتھ ضرور چلیں گے۔ اگلے دن میں آپکو اپنی دوکان پر لے گیا اور ناشتے کے بعد میں نے اپنی پریشانی عرض کی کہ ایک ماہ ہو چکا ہے اور دوکان کی حالت یہ ہے کہ بند کرنے کی نوبت آچکی ہے۔ حضور مناظر اعظم مسکرائے اور مجھے اگربتی پڑھ کر دیں اور ایک تعویز عطا فرمایا کہ اسے دوکان میں لگادو۔ ابھی حضور مناظر اعظم میری دوکان سے رخصت بھی نہ ہوئے تھے کہ میری دوکان پر گراہکوں کا تانتا لگ گیا اور میں نے آپکی موجودگی میں ہی اتنا مال بیچ لیا جو کہ پورے مہینے نہیں بیچ پایا تھا اور پھر میں نے ۱۲ سال بنارس میں دھوم کیساتھ کاروبار کیا۔

(۳۶) شاعر اہلسنت شاگرد حضور امیر اہلسنت جناب معراج انور قدیری مرادآبادی بیان کرتے ہیں کہ وصال شریف سے چند روز قبل میں حضور مجدد مرادآبادی کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کے بعد کچھ علمی گہر حاصل کئے۔ حضور امیر اہلسنت نے ارشاد فرمایا کہ آج ڈھائی اشعار ہوئے ہیں سن لو! پھر آپ نے ایک کاغذ اُٹھایا تھوڑی دیر اُسے دیکھ کر ایک آہ بھری اور پھر کچھ اس طرح گویا ہوئے۔

میں پیش خدا با وضو جا رہا ہوں

مجھے فخر ہے سرخرو جا رہا ہوں
جن آنکھوں نے دیکھے ہیں جلوے خدا کے
انہیں دیکھنے رو برو جا رہا ہوں
سناؤں گا میں ان کو نعتیں لحد میں

یہ ڈھائی اشعار سنا کر آپ نے چشمہ اُتار لیا اور وہ آنسو اپنے رومال میں جذب فرمالئے جو ہونے والے دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشی میں آنکھوں سے نکلنے کو بیقرار تھے۔ آپ کافی دیر خاموش رہے، میں نے ادباً عرض کیا کہ حضور! آخر آنسو کیوں؟ تو صرف اتنا فرمایا کہ معراج انور قدیری! میرے آقا نے مجھے بہت بہت نوازا ہے اور یہ کہہ کر پھر آنکھوں سے اشکوں کا دریا رواں ہو گیا۔

گیارہ مہنے گزر جانے کے بعد میں نے تصوارت میں حضور مجدد مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اجازت طلب کرتے ہوئے پانچواں مصرع کہنے کی جسارت کی:

سناؤں گا میں ان کو نعتیں لحد میں
لئے دل میں یہ آرزو جا رہا ہوں

آج بھی جب یہ واقعہ میں یاد کرتا ہوں تو اشک مسرت میری آنکھوں سے جاری ہو جاتے ہی کہ میرا رہبر میرا پیشوا کس ایمانی تیاری اور روحانی تازگی کیساتھ اپنے محبوب اعظم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار کیلئے تشریف لے گیا ہے۔

(۳۷) محمد اقبال صابری قدیری ساکن وارثی نگر جامع مسجد مرادآباد شریف تقریباً چار سال قبل کا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بارگاہ میں اکثر حاضری دیا کرتا تھا اور گھنٹوں گھنٹوں مالش کرتا تھا اور پاؤں دباتا تھا لہٰذا کبھی کبھی بے تکلفی سے کچھ عرض بھی کر دیا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن میں نے حضور سے عرض کیا کہ حضرت! اکثر اللہ والے اپنے وصال کی تاریخ پہلے ہی بتا دیتے ہیں لہٰذا آپ بھی اپنی

تاریخ مجھے بتادیں تاکہ میں ابھی سے اس تاریخ پر فاتحہ کا اہتمام کیا کروں، حضور امیر اہلسنت نے میرے سوال کو ٹال دیا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر میں نے وہی سوال کیا تو پھر حضرت نے مسکرا کر میری بات ان سنی فرمادی۔ پھر ایک دن میں ضد پکڑ کر بیٹھ گیا اور میں نے عرض کیا کہ آج تو میں تاریخ معلوم کر کے ہی جاؤنگا، میری اس بات پر حضور امیر اہلسنت کو جلال آگیا اور فرمایا کہ بیکار کی باتیں مت کیا کرو۔ میں ڈر گیا اور اسکے بعد کافی دنوں تک بارگاہِ قدیری میں حاضری نہ دے سکا، ایک دن جب دیدار کی پیاس حد سے بڑھ گئی تو میں حضور امیر اہلسنت کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور دست بوسی کے بعد چپ چاپ ایک طرف بیٹھ گیا، اور بھی کئی لوگ حاضر تھے اور حضور امیر اہلسنت ان سے گفتگو میں مصروف تھے۔ جب وہ لوگ چلے گئے اور میں اکیلا رہ گیا تو حضور مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا اقبال! کیا ناراض ہو گئے تھے؟ میں نے عرض کیا کہ حضور کبھی غلام بھی آقا سے ناراض ہوسکتا ہے، حضور امیر اہلسنت کی مسکراہٹ میں اضافہ ہوگیا اور پھر بڑے ہی پیار سے فرمایا اچھا چلو تمہاری خواہش پوری کر دیتے ہیں لیکن اتنا یاد رکھنا کہ ہماری زندگی میں کبھی یہ بات تمہارے علاوہ کسی کو معلوم نہ ہونے پائے اور تمہیں بھی اسلئے بتارہے ہیں کہ کہیں تم ہم سے بدظن نہ ہو جاؤ اور پھر تھوڑی آنکھیں بند فرمائیں، کچھ دیر کے بعد آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ حضور مولا علی کی اکیسویں یاد رکھنا اور اسکے بعد آپ کی آنکھوں سے اشک جاری ہو گئے۔ اسکے بعد جب بھی قمری مہینے کی اکیس تاریخ آتی میرے دل کی دھڑکنوں میں اضافہ ہوجاتا لیکن مجھے کیا معلوم تھا شیر خدا کا یہ شیر حضور مولائے کائنات کی اصل اکیسویں یعنی ۲۱ رمضان مبارک کا ذکر فرمارہا تھا۔

کمالاتِ قدیری کو خدا جانے نبی جانیں
کمال انکے بیاں میں نے کئے جتنے کہ ظاہر تھے

حضور مناظر اعظم مجدد مرادآبادی کا شجرۂ نسب

رب قدیر جل مجدہٗ نے سیدنا امیر اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آل ہونے کا شرف عطا فرمایا۔
آپ کا آبائی گاؤں انچولی ضلع میرٹھ ہے جہاں سے آپکے والد گرامی مرادآباد شریف تشریف لائے اور یہیں سکونت اختیار فرمائی اور ایک بڑا پیتل کارخانہ قائم فرمایا۔
سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے بانی سیدنا حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیر و مرشد سیدنا حضرت امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد ہونے کے سبب آپکے خاندان کو کُلال کہا جاتا ہے اور چونکہ آپکے جد اعلیٰ سیدنا حضرت امیر کُلال کا شجرۂ بیعت سیدنا امیر المومنین افضل البشر بعد الانبیاء حضور ابوبکر صدیق اکبر خلیفہ بلا فصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے اسلئے آپکو صدیقی بھی کہا جاتا ہے۔
آپکے مندرجہ ذیل شجرۂ نسب کی جلیل القدر حضرات مشائخ اہلسنت وعلماء اہلسنت و جملہ سنی خانقاہوں کے حضرات سادات کرام نے تصدیق فرمائی ہے۔

شجرۂ نسب

(۱) سیدنا اعلیٰ حضرت پیارے نبی احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ مکی مدنی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(۲) سیدنا امیر المومنین حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳) سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴) سیدنا حضرت امام زین العابدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۵) سیدنا حضرت امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۶) سیدنا حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۷) سیدنا حضرت امام موسیٰ کاظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) سیدنا حضرت امام علی موسیٰ رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹) سیدنا حضرت امام تقی الجواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰) سیدنا حضرت امام علی نقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۱) سیدنا حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۲) سیدنا حضرت امام علی رضا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۳) سیدنا حضرت امام علی جواد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۴) سیدنا حضرت امام محمد صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۵) سیدنا حضرت امام زین العابدین ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۶) سیدنا حضرت امام محمد قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۷) سیدنا حضرت امام حسین محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۸) سیدنا حضرت امام عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۹) سیدنا حضرت امام عبد الستار رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۰) سیدنا حضرت امام فرید الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۱) سیدنا حضرت امام رکن الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۲) سیدنا حضرت امام عبد الخالق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۳) سیدنا حضرت امام علیم اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۴) سیدنا حضرت شیخ محمد بقا رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۵) سیدنا حضرت شیخ عبد الوہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۶) سیدنا حضرت شیخ شمس الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۷) سیدنا حضرت شیخ ابوالاسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۸) سیدنا حضرت شیخ ابوالحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۲۹) سیدنا حضرت شیخ امیر یعقوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳۰) سیدنا حضرت شیخ امیر کلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳۱) سیدنا حضرت شیخ امیر حمزہ بابا میر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳۲) سیدنا حضرت شیخ جمال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۳۳) سیدنا حضرت شیخ سید چاند رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳۴) سیدنا حضرت شیخ سید امام علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳۵) سیدنا حضرت شیخ سید بھورے قادر بخش رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳۶) سیدنا حضرت شیخ سید عبدالحکیم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳۷) سیدنا حضرت شیخ سید نواب درویش علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳۸) سیدنا حضرت شیخ حکیم سید ملیح الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۳۹) سیدنا حضرت شیخ سید مطیع محی الدین رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴۰) سیدنا حضرت شیخ سید صفدر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴۱) سیدنا حضرت شیخ سید سعادت علی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴۲) سیدنا حضرت شیخ سید عبداللطیف شیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴۳) سیدنا حضرت شیخ سید الطاف حسین قدیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(۴۴) سیدنا حضرت سید محمد انتخاب حسین قدیری اشرفی مداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۴۵) شہزادۂ حضور مناظر اعظم سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

☆ شہزادۂ حضور مناظر اعظم سید محمد فیضیاب حسین قدیری اشرفی مداری

☆ شہزادۂ حضور مناظر اعظم سید محمد انشعاب حسین قدیری اشرفی مداری

☆ شہزادۂ حضور مناظر اعظم سید محمد المآب حسین قدیری اشرفی مداری

(۴۶) سید محمد احتساب حسین قدیری اشرفی مداری (صاحبزادہ سید محمد انتساب حسین قدیری)

☆ سید محمد کامیاب حسین قدیری اشرفی مداری (صاحبزادہ سید محمد انتساب حسین قدیری)

اے مرے انتخاب

ازقلم: حسان الہند شہنشاہِ ملک سخن حضرت علامہ خواجہ سید مصباح المراد قبلہ جعفری
شیخ الحدیث الجامعۃ المداریہ مکنپور شریف

عالم سنیت کے عظیم آفتاب اے مرے انتخاب
ہے ترے نور سے اک جہاں فیضیاب اے مرے انتخاب

واقعی وہ بصیرت ہے ایمان کی فیض قطب دوعالم سے تم نے لکھی
ایسی تفسیر جسکا نہیں ہے جواب **اے مرے انتخاب**

اللہ اللہ شانِ مداری شریف دنگ ہے دیکھ کر جسکو ہر اک حریف
شمعِ نور ہے جس کا ہر ایک باب **اے مرے انتخاب**

نکہتیں جس کی ہیں انجمن انجمن پھیلی دنیا میں ہر سو ہے جس کی پھبن
تم علی کے چمن کے ہو ایسے گلاب **اے مرے انتخاب**

حق بیانی پہ اہل صداقت فدا اور لہجے پہ اہل فصاحت فدا
آسمانِ خطابت کے اے ماہتاب اے مرے انتخاب

تم محبّ علی عاشق پنجتن تم سے رکھتا ہے جو شخص بھی سوئے ظن
وہ رہے گا زمانے میں خانہ خراب **اے مرے انتخاب**

ورثہ دارِ علی شانِ طالب رہے یہ دعا ہے کہ دشمن پہ غالب رہے
آپ کا جانشیں آپ کا انتساب **اے مرے انتخاب**

قطعۂ تاریخ وفات

از قلم: حسان الہند حضرت علامہ خواجہ سید مصباح المراد قبلہ جعفری مدظلہ، مکنپوری

اس پہ مصباحؔ سو جان سے ہو فدا کیوں نہ روحِ بہار
وہ زمیں جس میں مدفون ہے قالب انتخاب مدار
۱۴۳۲ھ

زندہ ہے انتخاب

از قلم: شہنشاہِ ترنم فاضل افریقہ حضرت علامہ سید شجر میاں جعفری وقاری
مکنپور شریف

قطب جہاں کی آنکھ کا تارا ہے انتخاب
غوث الوریٰ کے قلب کا ٹکڑا ہے انتخاب
جس کی ضیا سے دور ہوئی تیرگیٔ جہل
علم و عمل کا ایسا ستارہ ہے انتخاب
مرتے ہی نہیں وہ کہ جو مردانِ خدا ہیں
واللہ اپنی قبر میں زندہ ہے انتخاب
نہر فرات سے ہے شجرؔ جس کا رابطہ
قطرے یہ جانتے ہیں وہ دریا ہے انتخاب

بارگاہِ مجدد مراد آبادی میں حضرات شعرائے کرام کا خراج عقیدت

جہانِ علم کا اک آفتاب بخشا ہے — ہر اک سوال کا اکمل جواب بخشا ہے
ہے جسکے نام لرزاں منافقت مصباؔح — ہمیں مدار نے وہ انتخاب بخشا ہے

حضرت علامہ خواجہ سید مصباؔح المراد مکنپوری

آج دنیا سے انتخاؔب گئے — عالم دین لاجواب گئے
کر کے خدمت مدؔار کے در کی — جنتی ہو کے بے حساب گئے

حضرت علامہ ڈاکٹر سید مصطفٰے حسین اثؔر مکنپوری

دوستوں کے میاں انتخاب آپ ہیں — دشمنوں پہ گراں انتخاؔب آپ ہیں
کون ہے جس پہ ہے حق بیانی کو ناز — سب کہیں یک زباں انتخاؔب آپ ہیں
نجدیت کی تپش سے دی جسنے اماں — ہم پہ وہ سائباں انتخاب آپ ہیں

جناب راحؔد علی قدوسی مراد آبادی

علم کی کہکشاں انتخاؔب آپ ہیں — دین کے ترجماں انتخاؔب آپ ہیں
زینت گلستاں انتخاب آپ ہیں — دین کے پاسباں انتخاب آپ ہیں

جناب حکیم اثر مراد آبادی

جس ذات کا مناظرِ اعظم خطاب ہے — ایسے خطیب کا نہیں کوئی جواب ہے
پڑھ کر تو دیکھیۓ گا مداری شریف کو — احکامِ مصطفٰے کی مدلل کتاب ہے
اے راؔز انتخابِ قدیری کے فیض سے — عزت مآب ہے کوئی عالی جناب ہے

جناب راؔز شادانی مراد آبادی

دین و دنیا کی دولت اُسے مل گئی — جس پہ بھی مہرباں انتخاب آپ ہیں
لاج رکھنا مری از پئے شاہ جی — نوؔر کے رازداں انتخاب آپ ہیں

جناب نوؔر قادری مراد آبادی

قدرت کے انتخاب کا جو انتخاب ہے — اس پر نگاہِ لطفِ رسالت مآب ہے
چرچا ہر اک زباں پہ یہی انتخاب ہے — تو لاجواب آل تری لاجواب ہے
سرخی ہے انتخاب کے خونِ جگر کی وہ — گلشن پہ سنیت کے جو حسن وشباب ہے
اکیسویں سے ہو گئی نسبت وصال کو — یہ فیض خاص مولا علی بوتراب ہے
بعدِ وصال دیکھ کے چہرے کو یہ لگا — چہرہ ہے انتخاب کا یا ماہتاب ہے
نازاں تھا کل بھی بخت پہ نازاں ہے آج بھی — انور قدیری در سے ترے فیضیاب ہے

جناب معراج انور قدیری مراد آبادی

فضل خدا ہے فیض رسالت مآب ہے — لب پہ ہمارے منقبت انتخاب ہے
تفسیر کا حدیث و فقہ کا امام بھی — سارے علوم کا وہ مکمل نصاب ہے
تحریر کی مثال نہ تقریر کی مثال — ہر فضل و ہر کمال میں وہ لاجواب ہے
ہر طور سے ہے اپنے اکابر کی یادگار — وارث و جانشین ترا انتساب ہے

جناب احمد میاں عثمانی مراد آبادی

کرتی رہے گی آپ کے روشن قلوب کو — لکھی ہوئی حضور کی جو بھی کتاب ہے
باطل پہ جس کا خوف رہے آپ کے سوا — اب ایسا کون مردِ مجاہد جناب ہے

جناب ساحل قریشی مراد آبادی

عاشقِ سرکارِ اللہ ہو میاں ہیں انتخاب — اہلسنت کے امیر کارواں ہیں انتخاب
اہلسنت کو بچایا ہے انھوں نے دہر میں — کہہ رہا ہوں بالیقیں غوثِ زماں ہیں انتخاب

جناب شعیب قدیری، سورت گجرات

جب کبھی سنیت پہ سوال آ گیا — انتخاب اس کا بنکر جواب آ گیا
جب منافق چہکنے لگے چارسو — بنکے شانِ عمر انتخاب آ گیا

جناب سمیع قدیری بنارسی

سرکارِ قدیریؔ سے بیحد مجھے الفت ہے
سرکارِ دو عالم کی واللہ یہ عطرت ہے
بیباک مقرر تھے بیباک مناظر تھے
سرکارِ قدیریؔ کی واللہ یہ شہرت ہے

صوفی منیر احمد قدیری حیدر آبادی

تقوے پہ ناز ہے نہ عبادت پہ ناز ہے
ہم کو قدیریؔ آپ کی نسبت پہ ناز ہے
اولادِ مصطفےٰ کا شرف آپ کو ملا
ہم کو قدیریؔ آپکی عظمت پہ ناز ہے

جناب محمد ایوب قدیری حیدر آبادی

نسبت قدیریؔ سے مصطفےٰ کو پایا ہے
مل گئے ہیں جب آقا تب خدا کو پایا ہے
سرورِ دو عالم نے آپ کو کہا بیٹا
نام ہے قدیریؔ جو اہل حق کو بھایا ہے

جناب محمد داؤد قدیری حیدر آبادی

اعلان

ہر سال ۱۹/۲۰/۱۲/ شوال المکرّم کو سیدنا امیر اہلسنت مجدد دین ملت حضور مناظر اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عرس مبارک آستانۂ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مراد آبادی، محلّہ نئی بستی مراد آباد شریف میں منعقد ہوگا۔

اہل عشق و محبت شرکت فرما کر دارین کی سعادتیں حاصل فرمائیں۔

اپیل کردہ

(مفتی) سید محمد انتساب حسین قدیری اشرفی مداری

سجادہ نشیں آستانۂ عالیہ قدیریہ حضور مجدد مراد آبادی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

محلّہ نئی بستی مراد آباد شریف۔ موبائل:09456885786

https://t.me/faizequtbulmadarlibrary 9528105335